ہفت روزہ
القلم پشاور
566
WEEKLY
ALQALAM-e-PESHAWAR
www.alqalamonline.com

رنگ و نور
سعدی کے قلم سے

اَللّٰہُ لا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ...... اَللّٰہُ اَحَد ...... اَللّٰہُ نَاصِرُنَا ، اَللّٰہُ حَافِظُنَا، اَللّٰہُ نَاظِرُنَا، اَللّٰہُ مَعَنَا ...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ...... حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ...... مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ...... وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ

اللہ تعالیٰ توفیق عطاء فرمائے ...... ان تمام مبارک کلمات کو ایک بار پڑھ لیں ......

متفرق باتیں

تعزیت

اُستاذ محترم حضرت مولانا منظور احمد نعمانی قدس سرہ کے دست راست ...... مایہ ناز فاضل، پیکر عجز و وفا حضرت مولانا حاجی "احمد" صاحب وفات پا گئے ...... انا للہ وانا الیہ راجعون ...... غالباً ۱۹۹۰ء میں اُن سے پہلی ملاقات "افغانستان" صوبہ خوست کے جہادی مرکز "ژاور" میں ہوئی تھی ...... حضرت نعمانی ایک وفد میں وہاں تشریف لائے ...... بندہ کو میزبانی کا شرف حاصل ہوا ...... اپنے مرکز میں حضرت کے بیان کے بعد ہم ان کے وفد کو عربوں کے معسکر الفاروق لے گئے ...... وہاں مجاہدین کا مظاہرہ تھا ...... کچھ مجاہدین کیموفلاج حالت میں نمودار ہوئے تو حضرت کے وفد میں سے ایک دیہاتی حلیے والے صاحب کو پکار اُٹھے او ڈیکھو گھنے آندے جن ...... وہ دیکھو مینڈھے آرہے ہیں ...... ان کے اس فرمان پر جہاں قہقہے بلند ہوئے وہاں وہ خود بھی نظروں میں آگئے ...... معلوم ہوا کہ سرتا پا دیہاتی حلیے میں ملبوس یہ صاحب ...... مایہ ناز عالم دین اور بلند پایہ مدرس ہیں ...... مگر اس پورے سفر میں وہ اپنی بے ساختہ سادگی ہی بکھیرتے رہے ...... نہ بیان فرمایا اور نہ کبھی علمیت دکھائی ...... اللہ تعالیٰ اُن کو مغفرت اور رفع درجات کا اعلیٰ مقام نصیب فرمائے ...... اُن کے اہل خانہ اور تلامذہ سے قلبی تعزیت ہے ......

وضاحت

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ...... اس نے "مکتوب خادم" کے سلسلے کو جاری فرمایا ہوا ہے ...... میرے ذاتی اور پھر جماعتی حالات کے تحت یہ سلسلہ بظاہر مشکل اور ناممکن نظر آتا ہے ...... مکتوب لکھنا، اسے پہنچانا، اسے چلانا یہ سب مراحل ہمارے حالات کے پیش نظر آسان نہیں ہیں ...... لیکن "الحمدللہ" یہ سلسلہ چل رہا ہے اور "ماشاءاللہ لاقوۃ الا باللہ" دنیا بھر میں مسلمانوں کو اس سے فائدہ پہنچ رہا ہے ...... مکتوب کے معاملہ میں ہمارے جو رفقاء محنت اور جانفشانی کرتے ہیں اُن کے لئے دل کی گہرائی سے دعاء نکلتی ہے ...... اور جو حضرات و خواتین پھر مزید اسے آگے پھیلاتے ہیں اُن کے لئے بھی دل سے ڈھیروں دعائیں ہیں ...... مکتوب عمومی طور پر "استخارے" اور جماعتی حالات ومہمات کے زیر اثر رہتا ہے ...... مگر کبھی کبھار اس میں کسی کی وفات کی خبر اور نماز جنازہ کی دعوت بھی آجاتی ہے ...... لیکن حقیقت میں یہ "مکتوب" کا اصل موضوع اور مقصد نہیں ہے ...... اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ ہر شہادت اور ہر وفات پر مکتوب جاری ہو ...... بعض اوقات رفقاء کی طرف سے تقاضہ آجاتا ہے کہ ...... فلاں کی وفات پر مکتوب آجائے ...... یہ تقاضہ طبیعت پر بہت بھاری پڑتا ہے ...... کیونکہ کبھی سفر، کبھی حضر ...... کبھی اسباب دستیاب، کبھی مفقود ...... اور ہر مکتوب کم از کم تین چار افراد کی ...... کم از کم تین چار گھنٹے کی محنت مانگتا ہے ...... اس لئے ازراہ کرم ایسا مطالبہ نہ کیا کریں ...... ویسے بھی رنگ و نور اور مکتوبات کو سب مسلمانوں کے لئے "آزاد اور کھلا" رہنا چاہیے ...... اور ان کو فرمائشوں اور مطالبات کا تابع نہیں بننا چاہیے ...... اسی لئے کئی افراد مجھے جماعت کے بارے میں اپنے خواب اور بشارتیں لکھ کر بھیجتے ہیں کہ ...... ان کو رنگ و نور یا مکتوب میں دے دیں تو میں ان سے معذرت کر لیتا ہوں کہ ...... اگر کوئی خواب اچھا ہے تو اس کی تعبیر خود آجائے گی ...... اور ہر شخص اپنے خواب کو خود سنبھالے ...... اسی طرح اور بھی کئی فرمائشیں آتی ہیں ...... جن پر معذرت یا خاموشی اختیار کر لی جاتی ہے ...... اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کی نصرت اور رہنمائی فرمائے ...... اور ہمیں دین کے مقبول کاموں سے محروم نہ فرمائے ...... آمین یا ارحم الراحمین

آج کے ملکی حالات

ملکی اور سیاسی حالات آپ سب مجھ سے زیادہ جانتے ہیں ...... اس وقت جبکہ میں یہ الفاظ لکھ رہا ہوں ...... یکم نومبر کی تاریخ ہے ...... اور ملک کے دارالحکومت میں ہنگامے اور جھگڑے جاری ہیں ...... ملک کا ایک صوبہ ...... باقی ملک سے کاٹ دیا گیا ہے ...... اور ملک کی بڑی عدالت میں ایک اہم مقدمہ کی سماعت ہو رہی ہے ...... شریف برادران کی حکومت نے اس ملک سے صدیوں کا انتقام لیا ہے ...... مگر معلوم نہیں کہ یہ انتقام کس چیز کا لیا جا رہا ہے ...... دین دشمنی، ملک دشمنی اور حد درجہ ظلم وستم ...... ماضی میں جو لوگ پرویز مشرف پر تنقید کرتے تھے اور آج وہ موجودہ حکومت کا حصہ ہیں ...... معلوم نہیں وہ اپنے ضمیر کو کیسے مطمئن کرتے ہوں گے ......

ملک چاروں طرف سے خطرات میں گھر چکا ہے ...... اور سرحدوں پر انڈین فورسز مسلسل دہشت گردی کر رہی ہیں ...... ادھر مقبوضہ کشمیر میں ...... مظالم کی کالی آندھی بدستور چل رہی ہے ...... مگر کشمیری ماں اور کشمیری بیٹے چٹانوں کی طرح ڈٹے ہوئے ہیں ...... ملکی تاریخ میں یہ پہلا سنہری موقع تھا کہ حکومت موجودہ حالات سے فائدہ اُٹھاتی اور انڈیا کو اس کی اوقات یاد دلاتی ...... مگر ملک کی سیاسی حکومت کے انڈیا کے ساتھ کئی طرح کے خفیہ اور دیرینہ تعلقات ہیں ...... اسی لئے وہ مجاہدین کشمیر کو دبا کر انڈیا کو خوش کرنے کی کوشش کر رہی ہے ...... حسبنا اللہ ونعم الوکیل ......

> ملکی تاریخ میں یہ پہلا سنہری موقع تھا کہ حکومت موجودہ حالات سے فائدہ اُٹھاتی اور انڈیا کو اس کی اوقات یاد دلاتی ...... مگر ملک کی سیاسی حکومت کے انڈیا کے ساتھ کئی طرح کے خفیہ اور دیرینہ تعلقات ہیں ...... اسی لئے وہ مجاہدین کشمیر کو دبا کر انڈیا کو خوش کرنے کی کوشش کر رہی ہے ......

کھلی آنکھوں سے

چند دن پہلے کسی ایران نواز پاکستانی کالم نویس نے ...... سعودی حکومت کے خلاف ایک مضمون لکھا ہے ...... اس میں وہ ایران کو سامراج دشمن اور سعودیہ کو سامراج نواز قرار دیتا ہے ...... حالانکہ ساری دنیا کھلی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے کہ ...... آج "موصل" پر امریکہ اور ایران ایک دوسرے سے کندھا ملا کر "حملہ آور" ہیں ...... پہلے دکھاوے کے لئے ہی سہی مگر یہ دونوں ملک آپس میں ظاہری فاصلہ رکھتے تھے ...... مگر "موصل" کی جنگ میں ان کی مکمل یاری، دوستی اور ناجائز تعلقات کی کیفیات کھل کر سب کے سامنے آگئی ہیں ...... اب بھی اگر کوئی شخص ایران کو "سامراج مخالف" سمجھتا ہے تو اسے کیا کہا جا سکتا ہے؟ ......

> "موصل" پر امریکہ اور ایران ایک دوسرے سے کندھا ملا کر "حملہ آور" ہیں ...... پہلے دکھاوے کے لئے ہی سہی مگر یہ دونوں ملک آپس میں ظاہری فاصلہ رکھتے تھے ...... مگر "موصل" کی جنگ میں ان کی مکمل یاری، دوستی اور ناجائز تعلقات کی کیفیات کھل کر سب کے سامنے آگئی ہیں ......

کالم نویس نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ ...... ایران جس ملک میں بھی مداخلت کر رہا ہے وہاں وہ سامراج کے خلاف لڑنے والی طاقتوں سے تعاون کر رہا ہے ...... حالانکہ یہ کھلا جھوٹ ہے ...... افغانستان میں "امارت اسلامی" سامراج کے خلاف سب سے بڑا جہاد کر رہی ہے ...... مگر اسے ایرانی حمایت نہیں بلکہ ایرانی دشمنی کا سامنا ہے ...... عراق میں بھی ایران اور امریکہ متحد ہیں ...... باقی رہ گیا شام تو وہاں بھی ...... اب ایران اور امریکہ ایک دوسرے کے قریب آرہے ہیں ......

اہل اسلام سے گذارش ہے کہ ...... وہ حلب اور موصل کے مسلمانوں کے لئے خاص دعاؤں اور توجہات کا اہتمام کریں ...... موصل پر دنیا بھر کا کفر چڑھ دوڑا ہے ...... دوسری طرف "دولت اسلامیہ" کے دنیا بھر میں پھیلے نام نہاد بے وقوف حامیوں نے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے ...... اہل ایمان کی دعاؤں والے ہاتھ باندھ دیئے ہیں ...... پاکستان ہو یا افغانستان ...... سعودیہ ہو یا امارات ...... دولت اسلامیہ کے نام نہاد حامیوں نے ایسی بھونڈی حرکتیں کی ہیں کہ ...... مسلمانوں کے کلیجے چھلنی کر دیئے ہیں ...... چنانچہ دعاؤں کا وہ لشکر جو عسکری لشکر کی کمر پر تھا وہ کمزور پڑ گیا ...... اور اس کا خسارہ عراق و شام میں دولت اسلامیہ کو بھگتنا پڑا ...... اللہ تعالیٰ برے حامیوں اور بے وقوف دوستوں سے ہر اسلامی لشکر کی حفاظت فرمائے ...... بہرحال جو کچھ بھی ہو ...... موصل پر کفر کی یلغار اور حلب پر کفر کے حملے کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ...... دعاؤں کے ہاتھ پھیلا دیں ......

لا الہ الا اللّٰہ، لا الہ الا اللّٰہ، لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

اللھم صل علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

☆......☆......☆

کلمۂ حق
مولانا محمد منظور احمد
i.maqsood313@yahoo.com

ماہِ صفر اور من گھڑت باتیں

آج مسلمان کہلانے والوں میں سے بہت سے لوگوں کا نہایت مہلک اور بدترین عیب توہم پرستی میں مبتلا ہونا ہے۔

عام طور پر کچھ لوگ جو کمزور عقیدے کے حامل اور ذہنی طور پر پسماندہ ہوتے ہیں، اس لیے وہ حالات سے بہت جلد دلبرداشتہ ہو جاتے ہیں۔ اگر ان کی مرضی کے مطابق کوئی کام نہ ہو تو دل چھوڑ بیٹھتے ہیں اور درپیش معاملے کو عقل و شعور کی روشنی میں دیکھنے جانچنے اور پرکھنے کے بجائے مختلف قسم کے توہمات کا شکار ہو جاتے ہیں۔

بعض لوگ تو اس قدر توہم پرست ہوتے ہیں کہ اگر کوئی شخص خود اپنی طرف سے کوئی بات بنا کر کہہ دے کہ فلاں دن فلاں واقعہ رونما ہوا تھا، لہٰذا اس دن کام نہ کرنا اور اگر تم نے کوئی کام کیا تو تم طرح طرح کی مشکلات اور مصیبتوں میں پھنس جاؤ گے، تو وہ نادان لوگ اس دن اپنا کام کاج ہی چھوڑ دیتے ہیں۔

"کالی بلی راستہ کاٹ دے تو آج کا دن منحوس ہوگا"

"کوا منڈیر پر بولے تو آج مہمان آئیں گے"

"دائیں آنکھ پھڑکے تو آج کوئی خوشی ملے گی اور بائیں آنکھ پھڑکے تو کوئی مصیبت آئے گی"

"ہتھیلی میں خارش ہو تو کہیں سے دولت آئے گی"

"محرم الحرام غم کا مہینہ ہے، اس لیے اس میں کی ہوئی شادی ناکام ہوگی"

"صفر کا مہینہ منحوس ہے، اس لیے اس میں مروجہ قرآن خوانی کروائی ہوگی"

"شام کو گھر میں جھاڑو نہیں لگائی ورنہ روزی کی تنگی ہو جائے گی"

"جوتی اُلٹی پڑی ہو تو لعنت اوپر جاتی ہے"

"نماز پڑھ کر جائے نماز کا کونہ تہہ کر دینا چاہیے ورنہ اس پر شیطان نماز پڑھتا ہے"

بعض لوگ لڑکی کی پیدائش کو نحوست خیال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب سے یہ پیدا ہوئی ہے گھر سے برکت اٹھ گئی ہے۔ میں نے اس کی پیدائش کے بعد کبھی خوشی کا منہ نہیں دیکھا۔ اس کے پیدا ہونے کی وجہ سے اہل خانہ مختلف تنگیوں اور آزمائشوں میں مبتلا ہیں۔ بعض خواتین یہی نظریہ اپنی بہو کے بارے میں بھی رکھتی ہیں۔

یہ اور اس طرح کے بے شمار عقیدے ہیں، جو جہالت اور دین سے دوری کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں رچ بس چکے ہیں۔ ان میں سے بہت سی باتیں جن کا تعلق توہم پرستی اور چھوت چھات سے ہے، وہ ہمارے ہاں ہندوؤں کے ساتھ رہن سہن کی وجہ سے آئیں اور باقی جو کسر رہ گئی تھی، وہ گھر گھر چلنے والی انڈین فلموں نے پوری کر دی۔

ہم نے جب صحیح بخاری شریف کے سبق میں یہ حدیث پاک پڑھی تھی:

لا عدوی ولا طیرۃ ولا ھامۃ ولا صفر

(چھوت چھات کی کوئی حقیقت نہیں۔ بدفالی لینا بھی کوئی نہیں۔ بے چین روح کا تصور بھی بے بنیاد ہے اور صفر کا مہینہ منحوس نہیں ہے)

اور استاد محترم نے اس کی تشریح کرتے ہوئے عرب کے دور جاہلیت میں پھیلے ہوئے توہم پرستی اور بدفالی کے نظریات پر طویل گفتگو فرمائی تو ہم یہ ہی سمجھے کہ شاید یہ سب کچھ اسلام آنے سے پہلے کی خرابیاں ہیں۔ اس وقت چونکہ لوگوں کے سامنے نہ تو قرآن مجید تھا، نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات، اس لیے وہ ایسی جاہلانہ خیالات کا آسانی سے شکار ہو جاتے تھے۔ اب تو یہ سب باتیں صرف "کتابی" ہی معلوم ہوتی ہیں۔

مگر بعد میں جب عملی زندگی میں قدم رکھا اور عوام سے واسطہ پڑا تو پتہ چلا کہ یہ ہماری محض خوش گمانی تھی کہ صرف دور جاہلیت کے عرب ہی ان توہمات کا شکار تھے۔ یہاں تو صورت حال یہ ہے کہ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد ان باتوں میں اگر دور جاہلیت کے لوگوں سے ایک قدم آگے نہیں تو یقین جانیں ایک قدم پیچھے بھی نہیں ہے۔ توہم پرستی، بدفالی اور نحوست کے خیالات دلوں میں ایسے بیٹھے ہوئے ہیں کہ ان کی اہمیت، قرآن مجید اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بیان کردہ واضح احکامات سے بھی زیادہ ہی ہوئی ہے۔ ایسے لوگوں سے آپ کو بہت کم کوئی شخص ملے گا جو یہ کہے کہ:

"میرے گھر میں پریشانیاں اس لیے ہیں کہ ہم لوگ نماز کی پابندی نہیں کرتے"۔

"ہمارے ہاں گھناؤنی بیماریاں اس لیے زیادہ ہیں کہ ہم توبہ و استغفار نہیں کرتے"۔

"ہر کچھ عرصے بعد ہمارا نقصان اس لیے ہو جاتا ہے کہ ہم زکوۃ اہتمام سے ادا نہیں کرتے"۔

"ہمارے دل اس لیے بے چین اور مضطرب رہتے ہیں کہ ہم نے شرعی پردے کی پابندی چھوڑ دی ہے"۔

"ہمارے گھروں کے در و دیوار پر اس لیے ہر وقت وحشت برستی ہے کہ دن رات وہاں عریاں فلمیں چلتی ہیں"۔

"ہمارا کوئی کام اس لیے ڈھنگ سے نہیں ہوتا کہ ہماری روزی حلال نہیں بلکہ اس میں سود، رشوت، ملاوٹ یا دھوکہ دہی کی ملاوٹ ہے"۔

حالانکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ نحوست کسی شخص، کسی بلی، کسی الو، کسی کوے یا کسی وقت میں نہیں، صرف اور صرف ہمارے برے اعمال اور گناہوں میں ہے۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ بہت سے گناہ ایسے ہیں جن کی سزا دنیا میں ہی مل جاتی ہے۔ یہ دنیا کی سزا کبھی اللہ تعالیٰ کی عبادت سے محرومی، کبھی سنت پاک کے مبارک طریقوں سے غفلت، کبھی رزق کی تنگی، کبھی دل کی بے سکونی، کبھی قسما قسم کی بیماریوں، کبھی اولاد کی نافرمانی اور کبھی تھانے کچہریوں کے چکر کی شکل میں ہوتی ہے۔

ایک مسلمان کیلئے تو اتنی ہی بات کافی ہے کہ جب قرآن مجید اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اس توہم پرستی سے منع کر دیا گیا تو اب اُسے ایسے بے بنیاد خیالات سے باز آجانا چاہیے۔ یہ توہم پرستی اور نحوست کا عقیدہ اتنا برا نظریہ ہے کہ اس کی براہ راست زد اسلام کے بنیادی عقیدۂ توحید اور تعلق مع اللہ پر پڑتی ہے۔ پھر صفر کے مہینے کے بارے میں خاص طور پر سوچنے کی بات یہ ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس سال کی عمر مبارک میں اعلان نبوت فرمایا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۳ سال تک صحابہ کرامؓ کے درمیان تشریف فرما رہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ ۲۳ مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے صفر کا مہینہ آیا، لیکن کبھی ایک مرتبہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منحوس نہیں قرار دیا، بلکہ ہم تو یہ دیکھتے ہیں کہ گزشتہ حدیث پاک جو ابھی ہم نے پڑھی ہے اُس میں دوسری بات جس کا آپ ﷺ نے شدت سے انکار کیا ہے، وہ ہے بدشگونی لینا، کسی چیز، دن، مہینہ یا فرد کو منحوس سمجھنا ہے۔

ہر مسلمان کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض چیزوں کو مفید بنایا ہے اور بعض چیزوں کو نقصان دہ لیکن کسی چیز میں ہرگز کوئی نحوست نہیں رکھی۔ مختلف اشیاء کے منحوس ہونے یا ان سے بدشگونی لینے کا عقیدہ رکھنا مشرکین مکہ کا طرز عمل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے دور میں مختلف قسم کی بدشگونیاں لی جاتی تھیں جن میں سے تین کا تذکرہ آپ ﷺ نے گزشتہ حدیث میں کیا ہے کہ ان دونوں کی مطلقاً کوئی حقیقت نہیں ہے۔

پھر جس بات کی رسول اللہ ﷺ نے واضح طور پر تردید فرمائی وہ ماہ صفر کو منحوس سمجھنا ہے۔ چونکہ عرب محرم میں جنگ و جدال کو حرام سمجھتے تھے، جیسا کہ ہماری شریعت مطہرہ کے مطابق بھی یہ حرمت والا مہینہ ہے، تو عموماً محرم گزرنے کے بعد ان کے ہاں لڑائی جھگڑوں اور جنگ و جدال میں شدت آجاتی تھی، لیکن وہ اپنا قصور ماننے کے بجائے ماہ صفر کو منحوس قرار دیتے تھے کہ اس میں قتل و غارت اور خون ریزی کا بازار گرم ہو جاتا ہے، جنگ کے شعلے بھڑک اٹھتے ہیں اور مصیبتیں نازل ہوتی ہیں۔

ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ مذکورہ بالا تمام امور سے بدشگونی لینے سے باز آجائے کیونکہ بدشگونی کو رسول اللہ ﷺ نے شرک قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

الطیرۃ شرک، الطیرۃ شرک

(سنن ابی داؤد)

"بدشگونی شرک ہے، بدشگونی شرک ہے"

ہم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ یہ عقیدہ اپنا لے کہ کوئی بھی چیز اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر بذات خود بھلائی رکھتی ہے نہ برائی، بلکہ جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ صرف اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہوتا ہے۔

آل فرعون بھی اپنے اوپر نازل ہونے والے عذاب الٰہی کو موسیٰ علیہ السلام کی نحوست سمجھتے تھے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"جب ان پر خوش حالی آتی تو کہتے: یہ ہمارے ہی لیے ہے اور اگر انہیں بدحالی آلیتی تو اسے موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی نحوست ٹھہراتے ہیں۔ خبردار! ان کی نحوست اللہ کے ہاں (علم میں) ہے لیکن ان میں سے اکثر (لوگ) نہیں جانتے۔" (سورۃ الاعراف۔ ۱۳۱)

حضرت عکرمہؒ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے پاس بیٹھا تھا، اچانک ایک پرندہ چیختا ہوا گزرا تو لوگوں میں سے ایک شخص نے اس سے شگون لیتے ہوئے کہا کہ اس میں خیر ہے اور اب بھلائی آئے گی تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا:

ما عند ھذا، لا خیر ولا شر

"اس پرندے کے پاس کوئی خیر ہے نہ کوئی شر۔" (القرطبی)

لوگوں کے توہمات میں سے ایک ستاروں کے انسانی زندگی پر اثر انداز ہونے کا عقیدہ ہے۔ اور لوگوں کی اسی دلچسپی کے باعث علم نجوم صرف لوٹ کھسوٹ کا دھندا بن کر رہ گیا ہے۔ لوگ نت نئے طریقوں سے سادہ لوح عوام بلکہ اچھے خاصے پڑھے لکھے لیکن دین سے بے خبر لوگوں کو بھی اپنے جال میں پھنسا کر انہیں لوٹتے ہیں۔ وہ انہیں سنہری قسمت سازی کے سبز باغ دکھاتے ہیں اور یہ بیچارے پکے پھل کی طرح ان کی جھولی میں گر پڑتے ہیں۔

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ انسان کی قسمت سازی میں ستاروں کا کوئی دخل ہے نہ وہ اس کام کے لیے بنائے گئے ہیں۔

ماہ صفر کی آمد آمد ہے اور بہت سے احباب نے اس مہینے میں شادی اور دیگر کاموں کے بارے میں پوچھنا شروع کر دیا ہے، اسی لیے اس موضوع پر یہ چند باتیں عرض کر دی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو مسلمان 'کالی بلی' 'الو' 'کوا' 'جھاڑو' اور اپنے سائے سے بھی ڈرے گا وہ بے چارہ دشمنان اسلام کا کیا مقابلہ کر سکے گا۔ ایسا مسلمان تو وقت آنے پر کفار کے لیے تر نوالہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لیے ہمیں ایسے فالتو، بے ہودہ اور بے اصل خیالات سے اپنے دلوں کو پاک رکھنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو دین کی صحیح سمجھ اور اُس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

اظہار تعزیت

بھائی یار محمد (والہ دین) کی والدہ، غلام یاسین شہیدؒ کے والد محترم، بھائی عبد الغفار (شعبہ مالیات) کی چچی اور بھائی عابد (اختر کالونی کراچی) کی نانی محترمہ کے سانحۂ ارتحال پر ان کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعاء گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو مغفرت کاملہ اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین

منجانب

امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

و ادارہ القلم

صفحہ ہدایت

معارف سورۃ یوسف

صورت یوسف علیہ السلام اور سورت یوسف

حضرت مولانا بشیر احمد حسینی

آیت ۲۳ کی بابت مفسرین کرام کے بیانات

حضرت علامہ ابن کثیرؒ اس آیت مقدسہ کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

ترجمہ

"اس عورت نے جس کے گھر میں یوسف تھا، یوسف کو بہلانا پھسلانا شروع کیا کہ وہ اپنے نفس کی نگرانی چھوڑ دے، دروازے بند کر کے کہنے لگی: لو آ جاؤ، یوسف نے کہا: اللہ کی پناہ! عزیز مصر میرا سردار ہے مجھے اس نے بہت اچھی طرح رکھا ہے، بے انصافی کرنے والوں کا بھلا نہیں ہوتا۔"

تفسیر

عزیز مصر جس نے آپ کو خریدا تھا اور بہت اچھی طرح مثل اولاد کے رکھا تھا اپنی گھر والی سے بھی تاکیداً کہہ دیا تھا کہ انہیں کسی طرح تکلیف نہ ہو عزت واکرام سے انہیں رکھو، اس عورت کی نیت میں کھوٹ آ جاتی ہے، جمال یوسف علیہ السلام پر فریفتہ ہو جاتی ہے دروازے بھیڑ کر بن سنور کر برے کام کی طرف یوسف علیہ السلام کو بلاتی ہے لیکن حضرت یوسف علیہ السلام بڑی سختی سے انکار کر کے اسے مایوس کر دیتے ہیں، آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تیرا خاوند میرا سردار ہے اس وقت اہل مصر کے محاورہ میں بڑوں کے لئے یہی لفظ بولا جاتا تھا، آپ علیہ السلام فرماتے ہیں تمہارے خاوند کی مجھ پر مہربانی ہے، وہ میرے ساتھ حسن وسلوک سے پیش آتے ہیں پھر کیسے ممکن ہے کہ ان کی خیانت کروں، یاد رکھو! چیز کو غیر جگہ رکھنے والے بھلائی سے محروم ہو جاتے ہیں۔" (تفسیر ابن کثیرؒ اردو)

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ مذکورہ بالا آیت مبارکہ کا ترجمہ اور تفسیر یوں تحریر فرماتے ہیں:

ترجمہ

"اور پھسلایا اس کو عورت نے، جس کے گھر میں تھا، اپنے جی تھامنے سے اور بند کئے دروازے اور بولی شتابی کر، کہا خدا کی پناہ وہ عزیز مالک ہے میرا، اچھی طرح رکھا ہے مجھ کو، البتہ بھلا نہیں پاتے جو لوگ بے انصاف ہیں۔"

تفسیر

"یعنی اس کے ناموس میں کیوں کر خلل کروں۔" (موضح القرآن)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اسی آیت مبارکہ کی بابت تحریر فرماتے ہیں:

"اور جس عورت کے گھر میں (یوسف علیہ السلام) رہتے تھے، وہ (ان پر مفتون ہو گئی اور) اُن سے اپنا مطلب حاصل کرنے کو ان کو پھسلانے لگی اور (گھر کے) سارے دروازے بند کر دیئے اور (ان سے) کہنے لگی کہ آ جاؤ تم ہی سے کہتی ہوں، یوسف (علیہ السلام) نے کہا (کہ اول تو یہ خود بڑا بھاری گناہ ہے) اللہ بچائے (دوسرے) وہ (یعنی تیرا شوہر) میرا مربی (اور محسن) ہے کہ مجھ کو کیسی اچھی طرح رکھا، (تو کیا اسی کے ناموس میں خلل اندازی کروں) ایسے حق فراموش کو فلاح نہیں ہوا کرتی (بلکہ اکثر تو دنیا ہی میں خوار اور پریشان ہوتے ہیں ورنہ آخرت تو وقت موعود ہی ہے)

تفسیر

"اول یوسف علیہ السلام نے جو قبح کی علت میں یہ فرمایا: انہ ربی حالانکہ زنا مطلقاً قبیح ہے۔ وجہ اس کی دو ہیں: اول یہ کہ اس صورت میں زیادہ قبیح ہے جیسا حدیث میں پڑوسن سے اس فعل کے ارتکاب میں زیادہ وعید آئی ہے۔ دوسرے یہ کہ مخاطب زلیخا تھی وہ قبح شرعی کو تو سمجھتی نہ تھی اور قبح عقلی و تحقیق کو بھی نہ سمجھی۔ اس لئے ایک قبح عقلی جو بالکل ظاہر ہے اس کو بیان کر دیا کہ اس پر حجت ہو۔" (بیان القرآن)

شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے اس آیت مبارکہ کی تفسیر یوں تحریر فرمائی ہے:

ترجمہ

"اور پھسلایا اس کو اس عورت نے جس کے گھر میں تھا اپنا جی تھامنے سے اور بند کر دیئے دروازے اور بولی شتابی کر، کہا خدا کی پناہ وہ عزیز مالک ہے میرا اچھی طرح رکھا ہے مجھ کو، بے شک بھلائی نہیں پاتے جو لوگ کہ بے انصاف ہوں۔"

تفسیر

"ادھر تو الطاف غیبیہ حضرت یوسف علیہ السلام کی عجیب وغریب طریقہ سے تربیت فرما رہے تھے، ادھر عزیز کی بیوی (زلیخا) نے ان کے سامنے ایک نہایت ہی مزلۃ الاقدام موقع امتحان کا کھڑا کر دیا۔ یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن وجمال پر زلیخا مفتون ہو گئی اور دلکشی و ہوشربائی کے سارے سامان جمع کر کے چاہا کہ یوسف علیہ السلام کے دل کو ان کے قابو سے باہر کر دے۔ ایک طرف عیش ونشاط کے سامان، نفسانی جذبات پورے کرنے کے لئے ہر قسم کی سہولتیں، یوسف علیہ السلام کا ہر وقت زلیخا کے گھر موجود رہنا اس کا نہایت محبت اور پیار سے رکھنا تنہائی کے وقت خود عورت کی طرف سے ایک خواہش کا بے تابانہ اظہار، کسی غیر کے آنے جانے کے سب دروازے بند، دوسری طرف جوانی کی عمر، قوت کا زمانہ، مزاج کا اعتدال، تجرد کی زندگی، یہ سب دواعی و اسباب ایسے تھے جن سے ٹکرا کر بڑے سے بڑے زاہد کا تقویٰ بھی پاش پاش ہو جاتا مگر خدا نے جس کو محسن قرار دے کر علم و حکمت کے رنگ میں رنگین کیا اور پیغمبرانہ عصمت کے بلند مقام پر پہنچایا، اس پر کیا مجال تھی کہ شیطان کا قابو چل جاتا۔ اس نے ایک لفظ کہا: "معاذ اللہ" (خدا کی پناہ) اور شیطانی جال کے سارے حلقے توڑ ڈالے، کیونکہ جس نے خدا کی پناہ لی اس پر کس کا وار چل سکتا ہے؟

یعنی خدا کی پناہ! میں ایسی قبیح حرکت کیسے کر سکتا ہوں؟ علاوہ بریں "عزیز" میرا مربی ہے، جس نے مجھے ایسی عزت وراحت سے رکھا، کیا میں اپنے محسن کے ناموس پر حملہ کروں؟ ایسی محسن کشی اور بے انصافی کرنے والے کبھی بھلائی اور کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔ نیز جب ظاہری مربی کا ہم کو اس قدر پاس ہے تو سمجھ لو کہ اس پروردگار حقیقی سے ہمیں کس قدر شرمانا اور حیا کرنا چاہئے جس نے محض اپنے فضل سے ہماری تربیت فرمائی اور اپنے بندوں کو ہماری خدمت اور راحت رسائی کے لئے کھڑا کر دیا۔ (تنبیہ) بعض مفسرین نے "انہ ربی" کی ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف راجع کی ہے۔" (فوائد عثمانیؒ)

☆......☆......☆

کلامِ ہادیٔ عالم ﷺ

السنہ

معارف نبوی

عذاب قبر برحق ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: "بات یہ ہے کہ اس یہودی عورت پر رویا جا رہا ہے اور اس کو اس کی قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔"

تشریح: اس حدیث میں ایک یہودی عورت کا قصہ بیان فرمایا ہے کہ اس کا انتقال ہو گیا تھا، اس کے گھر کے لوگ اس کو رو پیٹ رہے تھے، آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ اس پر روتے ہیں حالانکہ اس کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

قبر کا عذاب برحق ہے، میت کو جب اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور لحد بند کر دی جاتی ہے تو دو فرشتے جن کو منکر اور نکیر کہتے ہیں وہ آ کر اس سے سوال کرتے ہیں، تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور آنحضرت ﷺ کی طرف اشارہ کر کے پوچھا جاتا ہے کہ تو ان صاحب کے بارے میں کیا کہتا تھا؟

اگر نیک آدمی ہوگا تو وہ صحیح جواب دے گا، تیرا رب کون ہے؟ اس کے جواب میں کہے گا: "ربی اللہ" میرا رب اللہ ہے۔ تیرا دین کیا ہے؟ اس کے جواب میں کہے گا: میرا دین اسلام ہے، میں اسی کے مطابق زندگی گزارتا تھا اور تیسرے سوال کے جواب میں کہے گا: یہ ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ ہیں جو ہمارے پاس واضح دلائل لے کر آئے تھے، ہم نے ان کی تصدیق کی اور ان پر ایمان لائے اور پھر اس کے لئے قبر جہاں تک اس کی نگاہ پہنچے اتنی فراخ کر دی جاتی ہے اور اس کو خوشبو پہنچتی رہتی ہے اور فرشتے اس سے کہتے ہیں: "نم کنومۃ العروس لا یوقظھا الا احب اھلہ الیہ" "تو اس طرح سو جا جیسے دلہن سو جاتی ہے کہ اس کے خاص کمرے میں اس کے خاندان کے محبوب ترین فرد کے سوا اور کوئی دوسرا آدمی نہیں آسکتا۔

اور اگر منافق ہوا تو کہتا ہے: "ھاہ ھاہ لا ادری" ہائے میں نہیں جانتا، وہ پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میں نہیں جانتا۔ وہ پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ کہتا ہے "لا ادری" میں نہیں جانتا۔

جب رسول اللہ ﷺ کے متعلق پوچھتے ہیں تو بھی یہی کہتا ہے کہ: "لا ادری" میں نہیں جانتا۔ فرشتے اس کو کہتے ہیں: لا دریت ولا تلیت "نہ تو نے خود جانا، نہ کسی جاننے والے کے پیچھے چلا۔ اور پھر اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے، یہاں تک کہ پسلیاں ایک دوسرے میں نکل جاتی ہیں، اللہ کی پناہ! اور اس پر عذاب کے فرشتے مسلط کر دیئے جاتے ہیں اور اس کی قبر میں دوزخ کی طرف سے کھڑکی کھول دی جاتی ہے جس سے اس کی گرمی اور اس کا دھواں اس کو پہنچتا رہتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے قبر سے، اللہ تعالیٰ ہمیں قبر کے عذاب سے پناہ میں رکھے، اہتمام سے ہر نماز میں عذاب قبر سے پناہ مانگنی چاہئے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور دوسری کتابوں میں حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس سوال وجواب کو ذکر کر کے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھیں گے اہل ایمان کو قول ثابت کے ساتھ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔"

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہونے لگا تو ارشاد فرمایا: جب تم مجھے دفن کر دو تو تھوڑی دیر میری قبر پر ٹھہرنا: "حتی استأنس بکم وارجع رسل ربی" تاکہ میں تمہاری موجودگی کی وجہ سے تم سے انس حاصل کروں اور اپنے رب کے قاصدوں سے سوال وجواب کروں۔

یہ مرحلہ ہم میں سے ہر ایک کو پیش آنے والا ہے، حق تعالیٰ شانہ اس کو ہمارے لئے آسان فرما دے، ان چیزوں میں ایمان لانے کی ضرورت ہے، فضول بحثوں کی ضرورت نہیں، جو باتیں اپنی عقل میں نہیں آتیں لوگ ان کا انکار کر دیتے ہیں، فالتو بحث مباحثہ کرتے ہیں، یہ فضول بات ہے جتنی باتیں ہماری سمجھ میں آسکتی ہیں وہ رسول اللہ ﷺ نے بیان کر دیں اور پوری بات وہاں چل کر سمجھ میں آئے گی۔ یہ عالم غیب کی چیزیں ہیں یہاں ان کی پوری حقیقت سمجھ میں نہیں آسکتی۔

یہاں سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ لوگ جو مرنے والے کی جھوٹی تعریف کیا کرتے ہیں اس سے اس کو تکلیف ہوتی ہے، اس پر عورتیں بین کرتی ہیں کہ فلاں تو ایسا تھا، ویسا تھا، وہ بے چارا پکڑا ہوا ہے، فرشتے اس کو مارتے ہیں، جھوٹی تعریفیں کرنا کیسی لغویات ہے، نماز وہ نہیں پڑھتا تھا، زکوٰۃ وہ نہیں دیتا تھا، حلال حرام کی تمیز وہ نہیں کرتا تھا، کیا اس کی تعریف کرو گے؟ اور یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ قبر کے سوال وجواب کے وقت نفاق کام نہیں دے گا، زبان سے تو کلمہ پڑھتا تھا لیکن یہ کلمہ دل میں اترا ہوا نہیں تھا، واقعتاً وہ اپنا رب اللہ تعالیٰ کو سمجھتا بھی تھا یا نہیں؟ اور واقعی یہ اسلام کو اپنا دین مانتا تھا اور واقعی یہ رسول اللہ ﷺ کو اپنا رسول مان کر آنحضرت ﷺ کی پیروی کا عزم رکھتا تھا اگر یہ بات دل میں اتری ہوئی نہیں تھی بلکہ زبان ہی پر تھی تو پھر اللہ تعالیٰ ہی فضل فرمائے، اللہ تعالیٰ ان حقائق کو ہمارے دل میں اُتار دے۔ آمین

میت پر رونے سے اس کو عذاب ہوتا ہے

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: البتہ مردے پر عذاب ہوتا ہے زندہ کے رونے کی وجہ سے۔"

تشریح: اس حدیث کا مضمون پہلے بھی گذر چکا ہے کہ میت کو اس کے زندوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے، اس حدیث میں حضرت عائشہ اور حضرت عمر اور ان کے صاحبزادے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کا اختلاف تھا۔

☆......☆......☆

حضرت سلیمان علیہ السلام

قرآن کے سائے میں.....

ماخوذ از قصص القرآن

مولانا محمد حفظ الرحمن سیوہارویؒ

وہ فرماتے ہیں:

"اے خدا بادشاہ کو اپنی عدالتیں عطا کر اور بادشاہ کے بیٹے کو اپنی صداقت دے۔ وہ تیرے لوگوں میں صداقت سے حکم کرے گا...... ترسیس اور جزیروں کے سلاطین نذریں دیں گے اور سبا اور سبا کے بادشاہ ہدیے گزاریں گے...... وہ جیتا رہے گا سبا کا سونا اسے دیا جائے گا اس کے حق میں سدا دعا ہوگی۔" (زبور ۷۲ (سلیمان کا زبور)

چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام کی یہ دعا قبول ہوئی اور تقریباً ۹۵۰ق م میں ملکہ سبا نے حاضر ہو کر سبا کا سونا اور جواہرات نذر گزرانے بلکہ مسلمان ہو کر حکومت سبا کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے زیر فرمان کر دیا۔

سبا کی حکومت کا اصل مرکز عرب کے جنوبی حصہ یمن کے مشرقی علاقہ میں تھا اور دارالحکومت کا نام مآرب تھا۔ اس کو شہر سبا بھی کہتے تھے اور آہستہ آہستہ اس کا دائرہ وسیع ہو کر مغرب میں حضرموت تک وسیع ہو گیا تھا اور دوسری جانب افریقہ تک بھی اس کا اثر پہنچ چکا تھا، چنانچہ حبشہ میں اذینہ کا علاقہ سبا کے ماتحت تھا۔ جس پر معافر ایک سبائی گورنر حکومت کرتا تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ معین کی حکومت زوال پذیر تھی اور سبا نے یمن اور اطراف یمن میں اپنے مشہور قلعے تعمیر کر لئے تھے اور معین کے قلعے کھنڈر کی صورت میں بدلتے جا رہے تھے۔ سبا کی مختلف شاخیں تھیں اور عرصہ دراز کے بعد ان میں سے متعدد شاخوں نے یمن کو مرکز حکومت بنا کر عظیم الشان تمدن اور حکومت کی بنیادیں قائم کر لی تھیں۔ ان میں سے حمیرا اور تبابعہ مشہور حکمران شاخیں ہیں اور ان سے قبل کے سبا کے حکمران ملوک سبا کے لقب سے مشہور ہیں اور ملوک سبا کا آخری دور حکومت ۵۵۰ ق م بتایا جاتا ہے۔ (معجم البلدان ودائرۃ المعارف ذکر سبا)

ملکہ سبا کا نام

قرآن عزیز نے حضرت سلیمان علیہ السلام اور ملکہ سبا کے واقعہ میں نہ یہ بتایا کہ اس ملکہ کا نام کیا تھا اور نہ یہ تعیین کی کہ وہ سبا کے دائرہ حکومت کے تین مرکز یمن، حبشہ، شمالی عرب میں سے کس حصہ سے آئی تھی، کیونکہ اس کے مقصد کے لئے یہ دونوں باتیں غیر ضروری ہیں۔ مگر عرب یہودی اسرائیلی داستانوں میں اس کا نام بلقیس مذکور ہے اور اہل حبشہ "جن کو یہ دعویٰ ہے کہ وہ ملکہ سبا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی نسل سے ہیں" اپنی زبان میں ملکہ کا نام ماکدہ بیان کرتے ہیں۔

جہت کے متعلق ترگوم میں ہے کہ اس کا ملک فلسطین سے مشرق میں ہے اور انجیل میں ہے کہ فلسطین کے جنوب میں ہے۔ یوسفوس کی تاریخ میں ہے کہ وہ مصر وحبشہ کی ملکہ تھی اور اہل حبش اس کو حبشی تاجدار سمجھتے اور شاہان حبش آج تک فخریہ کہتے ہیں کہ وہ ملکہ سبا (بلقیس) کی نسل سے ہیں۔

ان روایات میں اہل تحقیق یوسفوس کی روایت کو غلط کہتے ہیں اور باقی دونوں روایتوں کا حاصل ایک ہی ظاہر کرتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ دونوں حصے یمن ہی کی حکومت کے حصے تھے اور انجیل کے بیان کو زیادہ صحیح مانتے ہیں۔ ماہرین اثریات (Archaedagists) کہتے ہیں کہ خاص یمن کے علاقہ میں کتبات اور دیگر حفریات سے کسی عورت کا حکمراں ہونا ثابت نہیں ہوتا، البتہ شمالی عرب متصل عراق میں چار قدیم حکمراں عورتوں کے نام ضرور ملتے ہیں لہٰذا زیادہ امکان یہ ہے کہ ملکہ سبا اسی حصہ سے حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پہنچی ہے۔

ہد ہد

قرآن عزیز نے بہت صاف اور واضح طور پر یہ بیان کیا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا قاصد ہد ہد پرندہ تھا۔ لیکن قانون قدرت اور نیچر کا نام لے کر آج کل کے بعض اہل علم اس قسم کے اعجاز نما واقعات سے بھڑکتے اور ان کو خلاف عقل کہہ کر آیات قرآنی کے انکار پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور اگر مذہب پر بہت احسان فرماتے ہیں تو آیات کی معنوی تحریف کر کے رکیک تاویلات اور قرآن کی مراد کے خلاف خود ساختہ توجیہات بیان کر دیتے ہیں، چنانچہ اس مقام پر بھی یہی پیش آیا کہ اول پرندہ کا بات چیت کرنا خلاف عقل قرار دیا گیا اور پھر واقعہ زیر بحث سے متعلق آیت کے معنی بیان کئے گئے اور کہا گیا کہ پہلے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ مشرکین اکثر اپنی اولاد کے نام دیوتاؤں اور کسی دیوی کے نام پر رکھ لیا کرتے تھے جن میں حیوانات کے نام بھی ہوتے تھے۔ لہٰذا اس جگہ بھی ہد ہد سے پرندہ مراد نہیں ہے بلکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا قاصد "انسان" مراد ہے، جس کا نام غالباً ہد ہد ہوگا۔ لیکن جب ان پر یہ اعتراض وارد ہوا کہ قرآن عزیز نے جبکہ صاف الفاظ میں یہ کہا ہے وتفقد الطیر (اور پرندوں کا جائزہ لیا) تو ہد ہد کو انسان کہنا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔ تب مولوی چراغ علی نے اس کی یہ توجیہ بیان کی کہ اس جگہ طیر کے معنی "فوج" کے ہیں۔ یعنی جب سلیمان علیہ السلام نے فوج کا جائزہ لیا۔ مگر افسوس کہ ان کے یہ معنی بے سند اور عربی لغت کے پیش نظر باطل ہیں اور یہ مسلم ہے کہ لغت میں اجتہاد کی گنجائش نہیں ہے بلکہ وہ اہل زبان کے استعمال کے تابع ہے اور اہل عرب حقیقی اور مجازی کسی معنی کے اعتبار سے بھی "طیر" بمعنی "فوج" نہیں استعمال کرتے بلکہ "الطیر" اور "طیر" متعلقات واضافات سے مجرد ہونے کی صورت میں صرف "پرندہ" کے معنی ہی میں بولا جاتا ہے۔

قرآن عزیز اس زندہ زبان میں نازل کیا گیا ہے جس کو لسان عربی مبین کہا گیا ہے۔ یہ کسی مردہ زبان میں نہیں اُتارا گیا کہ ہر شخص اپنی مرضی کے ماتحت جس لفظ کے جو چاہے معنی بیان کر دے۔ ایک شخص "اصحاب فیل" کے اصل واقعہ کا انکار کرنا چاہے تو طیراً ابابیل میں طیر کے معنی بدشگونی کے اختیار کر لے اور دوسرا شخص اگر ہد ہد سلیمان کو پرندہ تسلیم کرنے سے منکر ہو تو وتفقد الطیر میں "طیر" کے معنی "فوج" کے بیان کر دے، خواہ دونوں معنی اپنے اپنے مقام پر لغت عربی کے لحاظ سے قطعاً غلط اور محاورۂ عرب کے اعتبار سے باطل ہی کیوں نہ ہوں۔

سخت تعجب ہے مولانا سید سلیمان ندوی سے کہ اس مقام پر مولوی چراغ علی کی تاویل باطل کا رد کرنے کے باوجود اس مسئلہ کو عقلی بنانے کے خیال میں یہ تحریر فرما رہے ہیں:

"اور اگر پرندوں کا بولنا اب بھی کھٹکتا ہے تو فرض کر لو کہ نامہ بر کبوتروں کی طرح تربیت یافتہ نامہ بر ہد ہد ہوگا اور اس کے بولنے سے مقصود اس مضمون کا خط اس کے پاس ہونا سمجھو جیسا کہ خود اس موقع پر قرآن مجید میں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے خط دے کر اس کو ملکہ سبا کے پاس بھیجا۔ اسی طرح پہلے بھی خط لے کر آیا ہوگا۔ (ارض القرآن جلد اص ۲۶۸)

☆......☆......☆

جہاد نبی الرحمۃ والملاحم ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں

مشعل

ترجمہ: کتاب الجہاد...... صحیح بخاری

حدیث ۲۵۹: امیر لشکر کا اپنی صوابدید پر مال تقسیم کرنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے حنین کے دن کچھ لوگوں کو تقسیم میں زیادہ دیا تھا، چنانچہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کو سو اونٹ، عیینہ رضی اللہ عنہ کو بھی سو اونٹ دیے۔ ان کے علاوہ شرفائے عرب میں سے چند لوگوں کو اس طرح تقسیم میں کچھ زیادہ دیا تو ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم! یہ ایسی تقسیم ہے کہ اس میں انصاف پیش نظر نہیں رکھا گیا یا اس میں اللہ کی رضا مقصود نہ تھی۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نبی کریم ﷺ کو اس بات سے ضرور آگاہ کروں گا، چنانچہ میں آپ ﷺ کے پاس گیا اور آپ ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ اور اس کا رسول انصاف نہیں کریں گے تو پھر انصاف کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے، انہیں اس سے بھی زیادہ اذیت دی گئی مگر انہوں نے صبر کیا۔

حدیث ۲۶۰: امیر لشکر کا اپنی صوابدید پر مال تقسیم کرنا

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو جو زمین عطا فرمائی تھی میں وہاں سے گٹھلیاں اپنے سر پر اُٹھا کر لایا کرتی تھی۔ وہ جگہ میرے گھر سے دو تہائی فرسخ پر تھی۔

ابو ضمرہ اپنی سند سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بنونضیر کے اموال میں سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو زمین عطا فرمائی تھی۔

حدیث ۲۶۱: خیبر سے یہودیوں کا انخلاء

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہود ونصاریٰ کو ارض حجاز سے جلا وطن کر دیا۔ واقعہ یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی زمین پر غلبہ حاصل کیا تو یہودیوں کو وہاں سے نکال دینے کا ارادہ فرمایا۔ چونکہ وہ زمین یہودیوں کی تھی جب آپ ﷺ نے اس پر غلبہ پایا تو وہ زمین رسول اللہ ﷺ اور اہل اسلام کی ہو گئی تو یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ انہیں وہاں اس شرط پر رہنے دیں کہ وہ زمین میں کام کریں گے اور انہیں پیداوار سے نصف دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا جب تک ہم چاہیں گے اس وقت تک کے لیے تمہیں اس شرط پر یہاں رہنے دیں گے۔ چنانچہ یہ لوگ وہاں رہے یہاں تک کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے دور خلافت میں تیماء اور اریحاء کی طرف بے دخل (جلاوطن) کر دیا۔

حدیث ۲۶۲: دار الحرب میں کھانے پینے کی اشیاء کا حکم

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ہم خیبر کے محل کا محاصرہ کیے ہوئے تھے کہ کسی شخص نے ایک توشہ دان پھینکا جس میں چربی تھی۔ میں اسے لینے کے لیے جلدی سے لپکا لیکن میں نے مڑ کر دیکھا تو پاس ہی نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے۔ میں اس وقت شرم سے پانی پانی ہو گیا۔

حدیث ۲۶۳: دار الحرب میں کھانے پینے کی اشیاء کا حکم

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ ہم غزوات کے دوران شہد اور انگور پاتے تو انہیں کھا لیتے تھے اور اسے اُٹھا نہ رکھتے تھے۔

حدیث ۲۶۴: گدھوں کا گوشت حرام قرار دیا گیا

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ہمیں خیبر کی راتوں میں فاقوں پر فاقے ہونے لگے۔ آخر جس دن خیبر فتح ہوا تو گھریلو گدھے بھی (بطور غنیمت) ملے، چنانچہ ہم نے انہیں ذبح کر کے پکانا شروع کر دیا۔ جب ہنڈیوں میں جوش آنے لگا تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کیا کہ ہنڈیوں کو اُلٹ دو اور گدھوں کے گوشت سے کچھ نہ کھاؤ۔ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمارے خیال کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے اس لیے منع فرمایا کہ ان سے ابھی خمس نہیں نکالا گیا تھا۔ کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ نبی کریم ﷺ نے قطعی طور پر گدھوں کا گوشت حرام قرار دیا ہے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے قطعی طور پر اسے حرام کر دیا تھا۔

☆......☆......☆

مُناجاتِ صابری

شب وروز پڑھی جانے والی مسنون دعاؤں کا مجموعہ

کتاب وسنت کے اذکار

چھینک کی دعاء

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ (مسلم)

یَرْحَمُکَ اللّٰہُ (مسلم)

یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (مسلم)

الفقہ

مستقل سلسلے میں "الفقہ" آپ کیلئے زندگی کے اہم مسائل اور وقت کی ضرورت کے پیش نظر دینی موضوعات پر اکابر علماء کے منتخب فقہی مقالات ترتیب وار پیش کرے گا۔ زیر نظر مضمون چند اہم عصری مسائل از افادات مفتی زین الاسلام قاسمی...... سے ماخوذ ہے

چہرہ دھونے کے سلسلہ میں آپ نے ذکر کیا ہے کہ اس میں خطرہ پیدا ہو سکتا ہے جیسا کہ پانی سر میں پہنچ سکتا ہے، متعلقہ شخص سر کو بچانے کے لئے شاور کیپ یا اسی سے مماثل کوئی اور چیز پہن سکتا ہے۔ اگر کسی طرح ایسا نہیں ہو سکتا یا اس صورت میں چہرہ دھونے سے خطرے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں وہ شخص صرف چہرہ کا اتنا حصہ ہی دھوئے گا جس میں کسی خطرے کا اندیشہ نہیں ہے یا اگر ضرورت پڑی تو وہ مکمل طور پر چہرہ دھونے سے احتیاط کر سکتا ہے۔

تیمم لو (کان) اکثرہ ای اکثر اعضاء الوضوء عددا وفی الغسل مساحۃ الخ (الدر المختار: ۱/ ۳۸۱ دار المعرفۃ)

قولہ ویمسح الجریح (ای ان لم یضرہ والا عصبھا بخرقۃ ومسح فوقھا الخ (ردالمحتار: ۱/ دار المعرفۃ)

وان کان بہ جدری او جراحات یعتبر الاکثر محدثا کان او جنبا ففی الجنابۃ یعتبر اکثر البدن الخ (الفتاوی الھندیۃ: ۱/ ۳۲ دار الکتب العلمیۃ)

ویکتفی بالمسح علی اکثر الجبیرۃ ھکذا فی الھدایۃ وبہ یفتی الخ (الفتاوی الھندیۃ: ۱/ ۳۹ دار الکتب العلمیۃ)

من بہ وجع رأس لا یستطیع معہ مسحہ محدثا ولا غسلہ جنبا ففی الفیض عن غریب الروایۃ یتیمم وافتی قاری الھدایۃ انہ یسقط (الدر المختار: ۱/ ۳۸۶، دار المعرفۃ)

قولہ: وافتی قاری الھدایۃ الخ (ھو العلامۃ سراج الدین شیخ المحقق ابن الھمام وما افتی بہ ای نقلہ فی البحر عن الجلابی ونظمہ العلامۃ ابن الشحنۃ فی شرحہ علی الوھبانیۃ ((ردالمحتار: ۱/ ۳۸۶، دار المعرفۃ)

واللہ اعلم

مفتی ابراہیم دیسائی (ایم ۲) دارالافتاء مدرسہ انعامیہ (۱۳۷۸/ د ۱۴۲۹)

باسمہ تعالیٰ:

تصدیق کی جاتی ہے کہ محترم مفتی ابراہیم دیسائی صاحب مدظلہ مفتی مدرسہ انعامیہ کا تحریر کردہ فتویٰ مذکور الصدر درست وصحیح ہے، البتہ اخیر حکم میں "اگر کل چہرہ یا بعض چہرہ دھونے میں خطرے کا اندیشہ ہو تو مکمل طور پر چہرہ دھونے سے احتیاط کر سکتا ہے" کے بعد یہ اضافہ ہونا چاہئے "اور مسح کرنا کافی ہے۔" فقط

واللہ تعالیٰ اعلم

سوتی موزے پر جواز مسح کی شرائط

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مسئلہ کے مسئلہ میں: ایک موزہ بھیج رہے ہیں بیل اسکنز میڈیم ایل اے ایس اے یہ موزہ دھاگے نائلون لاسٹک سے بنایا گیا ہے اور کافی دبیز ہے، اس میں پانی پڑنے سے پیر تک نہیں پہنچتا، اسے پہن کر بہت دور تک چلا جا سکتا ہے، اس موزہ کے بارے میں دریافت یہ کرنا ہے کہ اس پر مسح جائز ہے یا نہیں؟ کچھ لوگ اس پر مسح کر کے نماز پڑھتے ہیں، ان کی نمازوں کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

الجواب وباللہ التوفیق:

کپڑے کے اعتبار سے جرابوں کی دو قسمیں ہیں: ثخین اور رقیق۔ ثخین اصطلاح فقہاء میں وہ جراب ہے، جس کا کپڑا اس قدر دبیز، موٹا اور مضبوط ہو کہ اس میں تین میل بغیر جوتے کے سفر کر سکیں اور ساق (پنڈلی) پر بغیر (گیٹس وغیرہ سے) باندھے ہوئے قائم رہ سکیں، بشرطیکہ یہ قائم رہنا کپڑے کی تنگی اور چستی کی وجہ سے نہ ہو بلکہ اس کی ضخامت اور جرم کی وجہ سے ہو، نیز یہ کہ وہ پانی کو جلدی سے جذب نہ کرے اور پانی اس میں نہ چھنے، الغرض ثخین کے لیے تین شرطیں ہیں: (۱) یہ کہ اس میں تین میل بغیر جوتے کے سفر کریں تو پھٹے نہیں (۲) یہ کہ ساق پر بغیر باندھے ہوئے قائم رہ جائے (۳) یہ کہ اس میں پانی چھنے نہیں اور جلدی سے جذب نہ ہو اور جس جراب میں ان شرطوں میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے وہ رقیق ہے۔ قال فی المنیۃ: وحد الجوربین الثخینین ان یستمسک ای یثبت ولا ینسدل علی الساق من غیر ان یشدہ بشیء ھکذا فسروہ کلھم...... والحدیعدم جذب الماء کما فی الادیم علی ما فھم من کلام قاضی خان اقرب وبما لضمنہ وجہ الدلیل وھو ما یمکن فیہ متابعۃ المشی اصوب (کبیری) قال فی امداد الاحکام: والمراد اسما کہ بصلابتہ وغلظتہ دون جدتہ وضیقہ (امداد الاحکام)

مذکورہ تفصیل کی روشنی میں عرض ہے کہ جو موزہ آں محترم نے دار الافتاء میں بھیجا ہے اس پر ثخین کی تعریف صادق نہیں آتی، اس لیے اس پر مسح کرنا جائز نہیں، دار الافتاء کے دوسرے مفتیان کرام کو بھی دکھلایا ان کی بھی یہی رائے ہے، کیونکہ اس موزہ میں (۱) پانی جذب ہو جاتا ہے (۲) پیر پر اس کی گرفت لاسٹک کی وجہ سے ہے دبازت اور ضخامت کی وجہ سے نہیں، اس موزہ میں پانی اگرچہ نیچے (پیر تک) نہیں پہنچتا مگر اس میں جذب ہوتا ہے، فتاوی قاضی خاں میں ایک معنی پانی جذب نہ ہونے کے اور دوسرے معنی پانی پیر تک نہ پہنچنے کے لکھے ہیں حیث قال: والثخین ان یقوم علی الساق من غیر شد ولا یسقط ولا ینشف وقال بعضھم: لاینشفان معنی قولہ لاینشفان ای لا یجاوز الماء الی القدم وقیل: معنی قولہ لاینشفان ای لاینشف الجورب الماء الی نفسہ کالادیم والصرم (خانیہ علی الھندیۃ)

"امداد الفتاویٰ" میں تحریر ہے کہ دبازت کے ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ اس کو بدون باندھے ہوئے اور بدون جوتے کے پہن کر تین میل چل سکیں اور وہ نہ گرے نہ پھٹے۔ مذکورہ موزہ میں لاسٹک کی وجہ سے پیر پر پکڑ رہتی ہے اور چپکا رہتا ہے، ضخامت کی وجہ سے نہیں۔

رہا یہ سوال کہ کسی نے ان موزوں پر مسح کر کے نمازیں پڑھ لی ہیں ان کا کیا حکم ہے؟ پس جاننا چاہیے کہ اگر کسی معتمد مفتی کے فتویٰ پر اعتماد کر کے نمازیں پڑھی ہیں تو قضا واجب نہیں اور اگر یونہی کسی کے کہنے پر یا اپنی رائے سے مسح کر کے نمازیں پڑھی ہیں تو ان کی قضا واجب ہے۔ فقط

واللہ اعلم

نماز میں ستر عورت سے کیا مطلوب ہے؟ صرف جلد کا چھپانا یا حجم بدن بھی؟

سوال: آج کل مردوں میں چست لباس یعنی جینٹ، پتلون پہننے کا عام رواج ہو گیا ہے، مرد کے لیے گھٹنوں سے ناف تک کا حصہ ستر ہے، کیا ستر کے صرف دو معنی ہیں کہ بدن کا رنگ نظر نہ آئے یا اس کے ساتھ بدن کی ساخت کا نظر نہ آنا یہ بھی مطلوب شرعی ہے؟ کیا اس طرح کے کپڑوں کو پہن کر ایک مسلمان گھر سے جا سکتا ہے؟ رانیں اور کولہے اور اگلا حصہ بسا اوقات اس کا عضو مخفی کا حجم بھی نظر بچانے کے باوجود نظر آ جاتا ہے، اگرچہ کپڑے کے اوپر سے ہی صحیح، ایسے پتلون کے استعمال کا کیا حکم ہے؟ ان کو پہن کر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ ان کی رانوں کو دیکھنا اور ان کو دکھانے کا کیا حکم ہے؟ اس کی نماز واجب الاعادہ ہے یا نہیں؟ جواب شافی کافی مدلل عنایت فرمائیں۔ اس سلسلہ میں "احسن الفتاویٰ" میں ایک فتویٰ لکھا ہوا ہے، اس کو بعینہ نقل کیا جاتا ہے:

الجواب باسم ملہم الصواب:

ایسا چست لباس پہننا جس سے اعضاء خفیہ کی شکل نظر آئے حرام ہے، اس طور پر اعضاء خفیہ دکھانا بھی حرام اور دیکھنا بھی حرام، اگرچہ بلا شہوت ہو، ایسا لباس اگر اتنا موٹا ہو کہ اس میں سے بدن کا رنگ نظر نہ آتا ہو تو اس میں اگرچہ نماز کا فرض ادا ہو جائے گا، مگر حرام لباس میں نماز مکروہ اور واجب الاعادہ ہوگی، عورتوں کے لباس کی بہ نسبت مردوں کی چست پتلون زیادہ خطرناک ہے، اس لیے کہ عورت نے چست کرتے کو چادر یا دوپٹہ سے چھپا کر نماز پڑھی تو اس میں کراہت نہیں......

(جاری ہے)

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified ملک کا مقبول ترین ہفت روزہ

رجسٹرڈ نمبر P-483

ن، قسم ہے قلم کی (القرآن)

ہفت روزہ القلم پشاور

WEEKLY

ALQALAM-E-PESHAWAR

صفحات 8 قیمت 10 روپے

11	3تا9 صفر المظفر 1438ھ بمطابق 4تا10 نومبر 2016ء	48

اللّٰھم

نعمتوں کے زوال سے پناہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ

مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ

ترجمہ:

اے میرے پروردگار! میں نعمتوں کے زوال سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

☆☆☆

جامع مسجد سرینگر کی طرف ہزاروں کشمیریوں کا مارچ، 3 شہید

بھارتی فوج کی گھروں میں گھس کر توڑ پھوڑ

مجاہدین کے حملے 2 بھارتی فوجی ہلاک

دہشت گرد بھارتی فوجیوں نے پلوامہ میں گھر میں گھس کر خاتون کو بھون ڈالا، کپواڑہ میں نوجوان شہید، 2 اکتوبر کو کولگام میں زخمی ہونے والی بچی بھی چل بسی

بانڈی پورہ میں 2 درجن سے زائد بھارتی فوجیوں کی گاڑیوں کا مقامی آبادی پر دھاوا، 50 سے مکانات میں توڑ پھوڑ، 2 بھائیوں کو زبردستی ساتھ لے گئی

یاسین ملک جیل سے رہائی کے اگلے دن پھر متحرک ہوگئے، اسلام آباد میں ایک اور سکول نذر آتش، تعلیمی اداروں میں آتشزدگی کٹھ پتلی حکومت کی چال قرار

117 ویں روز بھی بدترین کرفیو کے باوجود کشمیریوں کے مظاہرے، وادی میں بدستور کشیدگی، جھڑپوں میں وحشیانہ تشدد سے درجنوں زخمی، میرواعظ پھر نظر بند

سرینگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں 117 ویں روز بھی بدترین کرفیو کے باوجود کشمیریوں کے مظاہروں اور احتجاج کا سلسلہ جاری، بھارتی فورسز کی گھروں میں گھس کر توڑ پھوڑ، خواتین اور بچوں پر وحشیانہ تشدد، جامع مسجد سرینگر کی طرف ہزاروں کشمیریوں کا مارچ، کپواڑہ اور پلوامہ میں سرچ آپریشن کے دوران فائرنگ کرکے خاتون سمیت نوجوان کو شہید کردیا گیا جبکہ 2 اکتوبر کو کولگام میں بھارتی فورسز کے ہاتھوں زخمی ہونے والی 9 سالہ بچی نے بھی شہادت گلے لگالی۔ دوسری جانب مجاہدین کے حملے میں 2 بھارتی فوجی واصل جہنم ہوگئے۔ بانڈی پورا میں 2 درجن بھارتی فوجیوں کی گاڑیوں نے مقامی آبادی پر دھاوا بول دیا، 50 سے زائد مکانات میں توڑ پھوڑ کی، 2 بھائیوں کو فوجی زبردستی اٹھا کر لے گئے، وادی بھر میں بھارتی مظالم اور آزادی کے لئے کشمیریوں کے مظاہرے اور احتجاج جاری، جھڑپوں اور فورسز کی جانب سے پیلٹ گن کی فائرنگ اور آنسو گیس کی وحشیانہ شیلنگ کے نتیجے میں درجنوں افراد زخمی ہوگئے۔ حریت رہنما یاسین ملک نے جیل سے رہائی کے اگلے دن ہی سرگرمیاں شروع کردیں جبکہ میرواعظ عمر فاروق کو ایک بار پھر نظر بند کردیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق ضلع کپواڑہ کے علاقے کچھل میں تلاشی اور سرچ آپریشن کے دوران بھارتی فوج نے فائرنگ کرتے ہوئے ایک نوجوان (باقی صفحہ 6 نمبر 1)

شام: ادلب میں اسکول پر فضائی حملہ، 11 بچوں سمیت 26 افراد شہید

اللاذقیہ صوبے کے شہر جبلہ کے نواح میں فوجی ہوائی اڈے کے اطراف میں متعدد راکٹ آکر گرے، الترکمان اور الاکراد کے پہاڑوں پر بشار فورسز کی بمباری

بم شامی یا روسی فضائیہ نے گرائے، درجنوں بچے زخمی ہوگئے، ادلب کے قریب ایک اور گاؤں میں بھی 6 مزید حملے بھی کیے گئے، شامی انسانی حقوق کی مبصر تنظیم

دمشق (نیٹ نیوز) شام کے شہر ادلب میں ایک فضائی حملے میں اسکول پر بم گرنے سے 11 بچوں سمیت 35 شہری شہید ہوگئے۔ مقامی ذرائع کے مطابق اسکول کی عمارت پر بم گرنے سے درجنوں سے بچے زخمی بھی ہوئے ہیں۔ شامی انسانی حقوق کی مبصر تنظیم کے مطابق یہ بم شامی یا روسی فضائیہ نے گرائے۔ فضائیہ نے اس کے علاوہ ایک قریب گاؤں میں 6 حملے بھی کیے گئے۔ انہوں نے تصدیق کی کہ اس حملے میں شہید ہونے والے 35 شہریوں میں کم از کم 11 اسکول کے بچے بھی شامل ہیں جبکہ متعدد بچے زخمی ہوئے ہیں جنہیں فوری طور پر اسپتالوں میں منتقل کردیا گیا۔ ایک اہلکار نے نام ظاہر (باقی صفحہ 6 نمبر 2)

صہیونی فورسز کا 13 سالہ فلسطینی بچے پر تشدد، ہڈیاں توڑ دیں، 2 شہید

پٹرول بم حملے میں فوجی کنٹرول ٹاور نذر آتش

دہشت گرد فوجیوں نے امیر مراد پر رملہ میں گھر گھر تلاشی کارروائیوں کے دوران لاٹھیاں اور بٹ مار کر ہولناک تشدد کیا، حالت تشویشناک، کریک ڈاؤن میں درجنوں گرفتار

مغربی کنارے میں فوجیوں پر گاڑی چڑھانے والا 23 سالہ عمار فائرنگ سے شہید، 3 اہلکار زخمی، ایک نوجوان الخلیل میں شہید ہوا، 7 فلسطینی اسیروں کی بھوک ہڑتال جاری

مقبوضہ بیت المقدس (نیٹ نیوز) صہیونی فورسز کا 13 سالہ بچے پر ہولناک تشدد، کئی ہڈیاں توڑ دیں، فورسز نے مغربی کنارے اور الخلیل میں مزید 2 فلسطینیوں کو شہید کردیا، پٹرول بم حملے میں صہیونی فوج کے کنٹرول ٹاور میں آگ بھڑک اٹھی، ٹاور مکمل طور جل کر خاکستر ہوگیا، دہشت گرد فورسز کا گھر گھر تلاشی کارروائیوں کے دوران فلسطینیوں پر تشدد، کئی زخمی، کریک ڈاؤن میں درجنوں نوجوانوں کو گرفتار کرلیا، 7 فلسطینی اسیروں کی گزشتہ ایک ماہ سے بھوک ہڑتال جاری، فلسطینی نوجوان نے صہیونی فوجیوں پر گاڑی چڑھادی جس کے نتیجے میں 3 اہلکار زخمی ہوگئے۔ تفصیلات کے مطابق اسرائیلی پولیس نے گاڑی کی ٹکر سے 3 اہلکاروں (باقی صفحہ 6 نمبر 3)

دورہ اساسیہ مرکز عثمانؓ و علیؓ میں جاری، 17 افراد شریک ہیں

اس کورس میں 3 کتابیں سبقاً سبقاً پڑھائی جاتی ہیں، ہزاروں افراد مستفید ہوچکے

یہ کورس ہر ماہ میں ایک بار مرکز عثمان و علی بہاولپور میں پڑھایا جاتا ہے

بہاولپور (القلم نیوز) انتہائی سہل اور مختصر دورانیے پر مشتمل تعلیمی و دینی کورس "دورہ اساسیہ" بھی مرکز عثمانؓ و علیؓ میں شروع ہوچکا ہے جس میں کل 17 افراد شریک ہیں۔ اس کورس کا دورانیہ فقط 15 دن ہے اور اس میں تین کتابیں سبقاً سبقاً پڑھائی جاتی ہیں۔ وہ تین کتابیں ہیں: مفتی کفایت اللہ مرحوم کی تعلیم (باقی صفحہ 6 نمبر 4)

مرکز عثمانؓ و علیؓ میں 40 روزہ دورۂ خیر شروع، 22 افراد کی شرکت

اس کورس میں اسلامی عقائد، عبادات، تجوید قرآن اور فقہی مسائل پر تعلیم دی جاتی ہے

بہاولپور (القلم نیوز) مرکز عثمانؓ و علیؓ میں چالیس روزہ تعلیمی کورس "دورۂ خیر" شروع، جس میں 22 افراد شریک ہیں۔ اس تعلیمی کورس میں اسلامی عقائد، اسلامی عبادات، اسلامی معاشرت، ضروری تجوید قرآن اور فقہی مسائل کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کورس کا دورانیہ فقط چالیس دن ہے اور اس میں ہر عمر اور ہر پیشے کے افراد شریک ہوسکتے ہیں۔ اس کورس میں شرکت سے اب تک سینکڑوں افراد مستفید ہوچکے ہیں اور اب بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ اس کورس کے لیے تاریخوں کا اعلان القلم کے رنگین صفحات پر کردیا جاتا ہے۔ (باقی صفحہ 6 نمبر 5)

رواں ماہ کا آخری دورہ تربیہ شروع، 67 افراد مستفید ہونگے

یہ دورہ ایک جمعہ سے شروع ہوکر دوسرے جمعہ کی عصر تک جاری رہتا ہے

بہاولپور (القلم نیوز) اس ماہ کا آخری دورہ تربیہ شروع ہوچکا ہے جس میں 67 افراد شریک ہیں۔ دورہ تربیہ ایک اصلاحی و تربیتی کورس ہے جس کا دورانیہ آٹھ دن ہے۔ یہ دورہ ایک جمعہ سے شروع ہوکر دوسرے جمعہ کی عصر تک جاری رہتا ہے جس میں نماز، عبادات، تلاوت، ذکر اور دیگر اوراد و وظائف کا اہتمام کرایا جاتا ہے جو کل چالیس اعمال بنتے ہیں۔ یہ چالیس مسنون اعمال اور ان کی ترتیب عامۃ الناس کی سہولت کے لیے تجویز کی گئی ہے اور اس دورے سے اب تک ہزاروں لوگ مستفید ہوچکے ہیں اور عوام الناس کے بے پناہ (باقی صفحہ 6 نمبر 6)

قندھار، وردک، ہرات اور فراہ میں طالبان سے شدید لڑائی کے دوران 88 افغان فوجی مارے گئے، کابل قندھار شاہراہ کا دی تین کوٹ اور دائی کنڈی میں 76 اہلکاروں نے ہتھیار ڈال دیئے

بگرام ایئربیس پر فدائی یلغار، 16 امریکی فوجی ہلاک

مجاہدین کا اتحادی فورسز پر کڑا وار

کنڑ میں ڈرون حملہ 15 افراد شہید

فدائی نے بارود سے بھری کرولا امریکی فوجی قافلے سے ٹکرادی، 2 گاڑیوں کے پرخچے اڑ گئے، 8 اہلکار موقع پر 4 ہسپتال پہنچ کر زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے واصل جہنم ہوئے، طورخم میں 8 افغان فوجی ہلاک

ننگرہار میں عالم دین کے گھر چھاپے کی اطلاع پر طالبان نے حملہ کرکے 4 امریکی مار ڈالے، متعدد امریکی فوجی زخمی، امریکی طیاروں کی مجاہدین کا محاصرہ توڑنے کیلئے گاؤں پر شدید بمباری، 8 افراد شہید

مجاہدین نے 7 چوکیاں فتح کرلیں، ترین کوٹ 15 فوجیوں کا سرنڈر کرگئے، 2 فوجی گاڑیاں، 25 امریکی گنیں، 6 ہیوی مشین گنیں، 2 اینٹی ایئرکرافٹ گنیں، ایک مارٹر توپ اور دیگر فوجی ساز و سامان غنیمت

غور میں ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ، کمانڈر گرفتار، 6 ماہ میں 5523 افغان اور اتحادی فوجی ہلاک ہوئے، 9665 زخمی بھی ہوئے، گزشتہ سال کی نسبت سکیورٹی اہلکاروں کی ہلاکتیں بڑھی ہیں، امریکی رپورٹ

کابل (نیٹ نیوز) افغانستان میں طالبان نے اتحادی فورسز کو ناکوں چنے چبوا دیئے، مجاہدین نے اتحادیوں پر کڑے وار کرکے 16 امریکی فوجیوں کو واصل جہنم کردیا جبکہ قندھار، وردک، ہرات، فراہ، بدخشاں، کنڑ اور دیگر علاقوں میں شدید لڑائی کے دوران 88 کٹھ پتلی فوجی بھی ٹھکانے لگائے، ترین کوٹ اور دائی کنڈی میں 76 فوجیوں اور جنگجوؤں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ طالبان نے کابل قندھار شاہراہ کاٹ دی جسے امریکی اور افغان فوجی بحال کرانے میں ناکام، کنڑ میں امریکی ڈرون حملے میں 15 افراد شہید ہوگئے، بگرام ایئربیس پر فدائی نے بارود سے بھری کرولا امریکی فوجی قافلے سے ٹکرا دی، 2 گاڑیوں کے پرخچے اڑ گئے، 8 فوجی موقع پر جبکہ 4 ہسپتال پہنچ کر واصل جہنم ہوئے جبکہ ننگرہار میں عالم دین کے گھر پر چھاپے کی اطلاع پر طالبان نے حملہ کرکے 4 امریکی فوجیوں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کیا، مجاہدین کا محاصرہ توڑنے کے لئے امریکی طیاروں نے گاؤں پر شدید بمباری کردی جس کے نتیجے میں 8 بے گناہ افراد شہید ہوگئے، مجاہدین نے 7 چوکیاں فتح کرلیں، ترین کوٹ میں فوجیوں کے سرنڈر کے دوران فوجی گاڑیاں، 25 امریکی گنیں، 6 ہیوی مشین گنیں، 2 اینٹی ایئرکرافٹ گنیں، ایک مارٹر توپ اور دیگر فوجی ساز و سامان غنیمت کرلیا گیا۔ ایک رپورٹ کے مطابق 6 ماہ میں 5523 افغان اور اتحادی فوجی ہلاک ہوئے، 9665 زخمی بھی ہوئے، گزشتہ سال کی نسبت (باقی صفحہ 6 نمبر 7)

کشمیر میں انسانی حقوق کی پامالیوں کا ذمہ دار اقوام متحدہ ہے

سید علی گیلانی

مسئلہ کشمیر پر 18 قراردادیں پاس ہونے کے باوجود اقوام متحدہ ان قراردادوں پر عملدرآمد کیلئے اپنا موثر کردار ادا نہ کرسکا

ادارہ کھوئی ہوئی اعتباریت بحال کرنے کیلئے جموں کشمیر اور فلسطین جیسے دیرینہ مسائل حل کرے، چیئرمین حریت کانفرنس

سرینگر (نیٹ نیوز) کل جماعتی حریت کانفرنس سید علی گیلانی نے کہا کہ کشمیر میں انسانی حقوق کی پامالیوں کا ذمہ دار اقوام متحدہ ہے، مسئلہ کشمیر پر 18 قراردادیں پاس ہونے کے باوجود اقوام متحدہ ان قراردادوں پر عملدرآمد کیلئے اپنا موثر کردار ادا نہ کرسکا، ادارہ کھوئی ہوئی اعتباریت بحال کرنے کیلئے جموں کشمیر اور فلسطین جیسے دیرینہ مسائل حل کرے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے اقوام متحدہ کے یوم تاسیس کے موقع پر کیا۔ انہوں نے کہا کہ 1945 میں آج ہی کے (باقی صفحہ 6 نمبر 15)

امریکا، واشنگٹن ڈی سی میں فائرنگ سے 2 افراد ہلاک، 4 زخمی

ایک کی حالت تشویشناک، میری لینڈ میں اپارٹمنٹ کے باہر لوگوں کو نشانہ بنایا

واشنگٹن (نیٹ نیوز) واشنگٹن ڈی سی میں فائرنگ سے 2 افراد ہلاک اور 4 زخمی ہوگئے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق فائرنگ کا واقعہ واشنگٹن ڈی سی کے مضافاتی علاقے میری لینڈ میں پیش آیا۔ پرنس جارج کاؤنٹی پولیس کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا کہ اتوار کو ہونیوالے حملے میں 6 لوگوں کو نشانہ بنایا گیا، جس میں سے 2 افراد ہلاک اور 4 زخمی ہوگئے۔ زخمیوں میں سے ایک کی حالت تشویشناک ہے۔ پولیس کے مطابق زخمیوں میں ایک نوعمر بھی شامل ہے۔ حملہ آور نے اپارٹمنٹ کمپلیکس پر لوگوں کو نشانہ بنایا۔ جائے وقوعہ سے شواہد اکٹھے کرنے کے بعد پولیس نے تحقیقات کا آغاز کردیا، تاہم اب تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آسکی۔

بزم یوسفی المرابطون کے تحت مدارس کے طلبہ میں تقریری مقابلوں کے عنوان کا اعلان

مقابلے طلبہ کی خطیبانہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے دو مرحلوں میں منعقد کئے جاتے ہیں، تاریخوں کا اعلان جلد کیا جائے گا

ڈویژنل سطح کا عنوان "غزوہ احزاب: معارف و اسباق" کل پاکستان کا موضوع "غزوہ حدیبیہ: معارف و اسباق" ہوگا

بہاولپور (القلم نیوز) بزم یوسفی المرابطون پاکستان کی طرف سے دینی مدارس کے طلبہ کے مابین تقریری مقابلوں کے عنوانات اور تاریخوں کا اعلان کردیا گیا۔ یہ تقریری مقابلے طلبہ کی خطیبانہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے اور اپنے مافی الضمیر کو احسن انداز سے بیان کرنے کا سلیقہ سکھانے کے لیے منعقد کیے جاتے ہیں۔ بزم یوسفی شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی یاد میں امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ کی زیر امارت و دعاؤں سے قائم کی گئی ہے (باقی صفحہ 6 نمبر 8)

☆☆ "الرحمت" شعبہ تبلیغ کی کارگزاری ☆☆

قرآن سے دور ہوکر ہم اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہیں، مولانا عبدالرشید

نبی کریم اور قرآن نے بتادیا مسلمان اور کافر الگ الگ قومیں ہیں، صوابی میں خطاب

بھائی معاذ فضل امان عبدالحق اور جماعتی کارکنان کی محنت سے گاؤں شیوہ میں سیرت النبی کا انعقاد

صوابی (القلم نیوز) قرآن سے دور ہوکر ہم اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہیں، نبی کریم ﷺ اور قرآن نے ہمیں بتادیا کہ مسلمان اور کافر الگ الگ قومیں ہیں۔ ان خیالات کا اظہار مولانا عبدالرشید صاحب نے سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے منعقدہ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کیا جو صوابی کے (باقی صفحہ 6 نمبر 9)

امن صرف اور صرف جہاد سے آئے گا، مولانا الیاس قاسمی

کافر اہل اسلام پر مظالم ڈھا رہے ہیں، ہم جہاد سے شہداء کے خون کا انتقام لیتے رہیں گے

ذکر اللہ سے دنیا و آخرت میں عزت و بلندی ملتی ہے، بہاولپور اور گوجرانوالہ میں خطاب

بہاولپور، گوجرانوالہ (القلم نیوز) امن صرف اور صرف جہاد سے آئے گا، کافر اہل اسلام پر مظالم ڈھا رہے ہیں، ہم جہاد کے ذریعے شہداء کے خون کا انتقام لیتے رہیں گے۔ ذکر سے دلوں کو زندگی اور سکون ملتا ہے اور اس سے دنیا اور آخرت میں عزت و بلندی بھی حاصل ہوتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار (باقی صفحہ 6 نمبر 10)

مولانا مجاہد عباس کا مسجد علی اصغر میں خطبہ جمعہ میں جہاد پر خوبصورت بیان

اسلام آباد (القلم نیوز) مسجد علی اصغر مولانا مجاہد عباس صاحب کا خطبہ جمعہ ہوا۔ حضرت نے غزوہ ہند پر نہایت فصیح و بلیغ بیان فرمایا۔ جہاد کشمیر کو بہت خوبصورت انداز میں بیان فرمایا۔ کشمیر سمیت (باقی صفحہ 6 نمبر 11)

پاکستان اور اسلام کی بقاء جہاد فی سبیل اللہ میں ہے، مولانا ابوبکر

نوجوان کھیل کود میں وقت نہ کریں، اللہ نے دشمن کیخلاف ہر وقت تیار رہنے کا حکم دیا ہے

کھاریاں (القلم نیوز) پاکستان اور اسلام کی بقاء جہاد فی سبیل اللہ میں ہے، کھیل کود میں وقت ضائع نہ کیا جائے، اللہ نے دشمن کے خلاف ہر وقت تیار رہنے کا حکم دیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا ابوبکر صاحب نے کھاریاں جامع مسجد میں جمعۃ المبارک کے موقع پر ایمان، جہاد اور غزوۂ ہند کے (باقی صفحہ 6 نمبر 12)

بھائی انور زادہ اور مولانا عمیر کا مالاکنڈ میں جہاد پر تفصیلی بیان

مالاکنڈ (القلم نیوز) بھائی انور زادہ صاحب اور مولانا عمیر صاحب کا تمرگرہ اور مالاکنڈ کے ماہانہ اجتماعات سے خطاب ہوا۔ جہاد اور جماعت کے کام سے متعلق تفصیلی بیانات ہوئے۔ کشمیر (باقی صفحہ 6 نمبر 13)

برسلز میں کشمیریوں کا بھارت کے خلاف زبردست احتجاجی مارچ

امریکا، برطانیہ، جرمنی، اٹلی، فرانس، ہالینڈ، اسپین اور دیگر یورپی ممالک سے لوگ خصوصی طور آئے

برسلز (نیٹ نیوز) یورپی یونین کے دارالحکومت برسلز میں ہزاروں کشمیریوں اور پاکستانیوں نے بھارت کے خلاف مارچ کیا۔ اس موقع پر احتجاجی مظاہرین نے آزاد کشمیر کے جھنڈے اٹھا رکھے تھے اور آزادی کے حق میں نعرے لگا رہے تھے اور پلے کارڈز، بینرز اور پینا فلیکس اٹھائے ہوئے تھے۔ اس (باقی صفحہ 6 نمبر 16)

پاکستان سے لڑنے کی صلاحیت نہیں، بھارتی فضائیہ کا اعتراف

ایئرفورس کو 200 طیاروں کی کمی کا سامنا ہے، صرف 32 اسکواڈرنز موجود ہیں

نئی دہلی (نیٹ نیوز) بھارتی فضائیہ نے اعتراف کیا ہے کہ اس کے پاس پاکستان اور چین کے ساتھ لڑنے کی صلاحیت موجود نہیں ہے۔ وائس چیف ایئرمارشل بی ایس دھنوا نے پارلیمنٹ کی کمیٹی برائے دفاع کو بتایا کہ ان کے پاس پاکستان اور چین کے ساتھ لڑنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ بھارتی فضائیہ (باقی صفحہ 6 نمبر 17)

مدھیہ پردیش: بھارتی پولیس نے 8 مسلمان جعلی مقابلے میں شہید کردیئے

طلبہ تنظیم سیمی سے وابستہ 8 ارکان بھوپال جیل میں قید تھے، گارڈ پر حملہ کرکے فرار اور تعاقب کے بعد قتل کا بھونڈا دعویٰ کیا گیا ہے

بھوپال (نیٹ نیوز) بھارتی ریاست مدھیہ پردیش میں جعلی مقابلے کے دوران 8 مسلمان طالب علموں کو مار دیا گیا۔ پولیس نے دعویٰ کیا ہے کہ بھوپال جیل میں قید اسٹوڈنٹس اسلامک موومنٹ آف انڈیا (سیمی) سے وابستہ 8 ارکان ایک محافظ کو قتل کرکے فرار ہوگئے تھے، جنہیں تعاقب کے بعد 5 کلومیٹر دور واقع گاؤں اچار پورہ میں کارروائی کے دوران شہید کیا گیا۔ مقتولین کی شناخت مجیب شیخ، ماجد، (باقی صفحہ 6 نمبر 19)

بھارتی سپریم کورٹ نے ہندوتوا کی دوبارہ تشریح کی درخواست مسترد کردی

نئی دہلی (نیٹ نیوز) بھارتی سپریم کورٹ نے 1995ء کے ہندوتوا کے نظریے کی دوبارہ تشریح کرنے کیلئے دائر درخواست کو مسترد (باقی صفحہ 6 نمبر 21)

کرفیو کہیں بھی نافذ نہیں، مقبوضہ کشمیر پولیس کا مضحکہ خیز دعویٰ

سرینگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں 115 ویں روز بھی صورتحال کشیدہ رہے۔ (باقی صفحہ 6 نمبر 18)

چین: کوئلے کی کان میں دھماکا، 15 کان کن ہلاک ہوگئے

کان میں پھنسے 18 افراد کو نکالنے کیلئے 200 اہلکار ریسکیو آپریشن میں مصروف

بیجنگ (نیٹ نیوز) یہ واقعہ چین کے جنوب مغربی شہر چونگ چنگ میں پیش آیا۔ حکام کے مطابق دھماکے کے وقت جنتیس کان کن کوئلے کی کان میں کام کررہے تھے۔ حادثے میں چودہ افراد ہلاک ہوئے ہیں جبکہ دو افراد زندہ نکلنے میں کامیاب رہے۔ دھماکے کے بعد اٹھارہ کان کن کان کے اندر پھنس گئے جن کو نکالنے کے لیے ریسکیو آپریشن جاری ہے۔ آپریشن میں دو سو سے زائد اہلکار حصہ لے رہے ہیں۔

نکیال، کوئی سیکٹر، ہڑپال پر بلا اشتعال بھارتی گولہ باری سے 12 افراد شہید، 17 زخمی

شادی تقریب پر مارٹر گولے سے 4 افراد شہید، متعدد مکانات اور گاڑی تباہ، گھاس کے متعدد ذخیرے جل کر راکھ ہوگئے

نکیال (نیٹ نیوز) لائن آف کنٹرول پر نکیال، کوئی اور ہڑپال سیکٹر پر بھارت کی جانب سے بلا اشتعال فائرنگ اور گولہ باری کا سلسلہ جاری ہے جس کے نتیجے میں 2 خواتین سمیت 12 افراد شہید اور 21 زخمی ہوگئے، متعدد مکانات اور گاڑی تباہ، گھاس کے متعدد ذخیرے جل کر راکھ ہوگئے، پاک رینجرز کا منہ توڑ جواب، دشمن کی توپیں خاموش کرادیں۔ تفصیلات کے مطابق نکیال اور کوئی سیکٹر پر بھاری ہتھیاروں سے بلا اشتعال فائرنگ جاری رہے، بھارتی فوج کے (باقی صفحہ 6 نمبر 20)

عراق: بغداد میں کار بم دھماکہ، 18 افراد ہلاک، 25 زخمی

حربیہ ضلع کے میں ایک مصروف بازار کی مارکیٹ کو نشانہ بنایا گیا، اس بات کی تصدیق نہیں ہوسکی کہ دھماکہ خودکش تھا یا نہیں

کینیڈا کا شمالی عراق کے یزدی مہاجرین کو پناہ دینے کا فیصلہ، موصل میں آپریشن جاری، 30 ہزار فوجی حصہ لے رہے ہیں

بغداد (نیٹ نیوز) عراقی دارالحکومت بغداد میں کار بم دھماکے سے 18 افراد ہلاک اور 26 زخمی ہوگئے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق دھماکہ ضلع حربیہ کے ایک بازار میں ہوا۔ حملہ کار کے ذریعے کیا گیا، تاہم اس بات کی تصدیق نہیں ہوسکی کہ دھماکہ خودکش تھا یا نہیں۔ دھماکے کی ذمہ داری تاحال کسی گروہ کی جانب سے قبول نہیں کی گئی۔ دھماکے کی تحقیقات جاری ہیں۔ دھماکہ ایسے وقت میں کیا گیا ہے، جب عراقی فورسز (باقی صفحہ 6 نمبر 14)

ترکی نے 10 ہزار سے زائد سرکاری ملازمین کو برطرف کردیا

دہشت گرد تنظیموں سے رابطوں کے الزام پر ترکی نے 10 ہزار سے زائد سرکاری ملازمین برطرف کردیئے۔ میڈیا کے چدرہ ادارے بھی بند کردیئے گئے۔ انقرہ (نیٹ نیوز) ترکی میں ناکام بغاوت میں ملوث افراد کے خلاف کریک ڈاؤن کا سلسلہ جاری ہے۔ ترک حکومت نے مزید دس ہزار سرکاری ملازمین کو ملازمت سے برطرف کردیا ہے۔ ان لوگوں پر فتح اللہ گولن اور دہشت گرد تنظیموں کے ساتھ روابط رکھنے کے الزام ہیں۔ برطرف ملازمین میں اساتذہ، ہیلتھ ورکر اور سیکیورٹی گارڈز شامل ہیں۔ ترکی نے کرد باغیوں کے حامی میڈیا کے چدرہ ادارے بھی بند کردیے ہیں۔

نائیجیریا، 2 خودکش حملوں میں 8 افراد ہلاک متعدد زخمی

پہلا حملہ باکاسی میں کیمپ کے باہر اور دوسرا اسی شہر میں بس سٹاپ پر کیا گیا

ابوجا (نیٹ نیوز) نائیجیریا کے شمال مشرقی شہر میدوگوری میں 2 خودکش حملوں میں 8 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق افریقی ملک نائیجیریا کے فوجی حکام نے بتایا ہے کہ شمال مشرقی شہر میدوگوری میں علی الصبح ہونے والے دو خودکش حملوں میں 8 افراد مارے گئے ہیں۔ حکام کے مطابق ایک خودکش حملہ شہر کے علاقے باکاسی کے اس کیمپ کے باہر ہوا، جہاں بے گھر ہونے والے افراد ٹھہرائے گئے ہیں۔ کچھ ہی دیر بعد دوسرا خودکش حملہ شہر کے ایک بس سٹاپ پر کیا گیا۔ عینی شاہدین کے مطابق ہلاکتوں کی تعداد حکومتی بیان سے زیادہ محسوس ہوتی ہے۔

کولمبیا: ہائی وے پر مٹی کا تودہ گرنے سے 7 افراد ہلاک

بوگوٹا (نیٹ نیوز) حکام کے مطابق شدید بارشوں کے باعث پہاڑی علاقے میڈلن کو دارالحکومت بوگوٹا سے ملانے والی ہائی وے پر مٹی اور پتھر گرنے سے سڑک بند ہوگئی ہے۔ ریسکیو اہلکاروں نے مٹی تلے دبے سات افراد کی لاشیں نکال لی ہیں جبکہ لاپتہ افراد کی تلاش جاری ہے۔ تودہ گرنے سے بجلی کی فراہمی معطل ہوگئی ہے۔ حکام کا کہنا ہے مٹی سے ہائی وے کی چار لینز بند ہوگئی ہیں اور اسے ہٹانے میں کچھ دن لگ سکتے ہیں۔

اٹلی میں شدید زلزلہ، عمارتیں ملبے کا ڈھیر بن گئیں

روم (نیٹ نیوز) غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق اٹلی میں زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کیے گئے ہیں۔ 6.6 شدت کے زلزلے نے متعدد عمارتوں کو زمین بوس کردیا ہے۔ عمارتوں کے ملبے سے ابھی تک 20 افراد کو نکال لیا گیا ہے لیکن امدادی کارکنوں کا کہنا ہے کہ وہ منہدم ہونے والی عمارتوں کے ملبے تلے کسی کے دب جانے کا تعین کررہے ہیں۔

فرانس، فائرنگ سے 2 پولیس افسران سمیت 5 افراد زخمی

پیرس (نیٹ نیوز) فرانس کے شمال میں ایک شخص نے فائرنگ کرکے دو پولیس افسران سمیت 5 افراد کو شدید زخمی کر کے موقع سے فرار ہوگیا۔

وائے ابرھہ!!

ابرہانی سوچ

حرم کعبہ

1-11-2016

www.alqalamonline.com
القلم پشاور
WEEKLY
ALQALM-E-PESHAWAR
ناشر عرفان احمد نے برہان پرنٹنگ پریس محلہ جنگی پشاور سے چھپوا کر وزیرستان پلازہ پشاور صدر سے شائع کیا۔
دفتر کا پتہ: دکان نمبر UG/8A
ڈینز ٹریڈ سنٹر پشاور کینٹ
راولپنڈی دفتر فون وفیکس: 051-4582224
alqalam_weekly@yahoo.com

حلب: عالمی غنڈوں کے نرغے میں

تازہ جھڑپوں کی وجہ سے حلب میں دو ملین انسان پینے کے پانی سے بھی محروم ہوگئے ہیں۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی نے پچیس ستمبر بروز اتوار اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری بان کی حوالے سے بتایا ہے کہ مشرقی حلب میں شامی فورسز کی تازہ کارروائیوں کے باعث وہ انتہائی فکرمند ہیں۔

شام کے شمالی شہر حلب کے نواحی علاقوں میں صدر بشار الاسد کی وفادار فوج کی طرف سے مجاہدین اور عوام مزاحمت کاروں کے خلاف کارروائی کے نتیجے میں سیکڑوں خاندان بے گھر ہو چکے ہیں۔ روسی طیاروں نے گذشتہ تین روز کے دوران حلب اور اس کے آس پاس واقع علاقوں میں مجاہدین کے ٹھکانوں پر دو سو سے زیادہ فضائی حملے کیے ہیں۔ اس فضائی بمباری کی مدد سے شامی فوج نے زمینی پیش قدمی کی ہے۔ مجاہدین کا کہنا ہے کہ شامی فوج کو یہ کامیابی روسی طیاروں کے سیکڑوں بم گرانے کے بعد ملی ہے۔

دوسری جانب شام میں ایران کی مداخلت بھی آشکار ہوچکی ہے۔ جس کا واضح ثبوت حال ہی میں آنے والی ایک خبر سے ہوتا ہے کہ وسطی شام کے علاقے میں لڑائی کے دوران مجاہدین کی تنظیم جیش الحر کے حملے میں ایران کا ایک اور فوجی جنرل مارا گیا۔ مقتول کی شناخت میجر جنرل داریوش درستی کے نام سے کی گئی ہے جو پاسداران انقلاب سے ریٹائرڈ ہوا تھا۔ ایرانی ذرائع ابلاغ کے مطابق جنرل درستی حما کے شمال میں حلفایا کے مقام پر شامی مجاہدین کے ساتھ لڑائی میں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ جنرل درستی کئی ماہ سے شام میں مقیم تھے اور وہ مجاہدین کے خلاف شامی فوج کو رہنمائی فراہم کر رہے تھے۔

شام میں کشیدگی کے آغاز یعنی 2011 سے اب تک کم از کم تین لاکھ افراد موت کے منہ میں جا چکے ہیں۔ جب سے بشار الاسد کے استبدادی نظام کو بچانے کے لئے روسی فوج نے شام میں کھلی مداخلت کی تب سے اہل شام کی ہلاکتوں میں بہت زیادہ اضافہ ہوا۔ روس شام کے صدر بشار الاسد کا اہم اتحادی ہے اور اس کے باعث روس کے شام کے ساتھ بہت گہرے اور پرانے فوجی تعلقات ہیں، اور آج یہ تعلقات مدت طویل کے بعد رنگ لا کر شامیوں کو موت کی نیند سلا دیتے ہیں، شام کی بستیوں کو قبرستانوں میں بدلا رہے ہیں اور شام کی انسانی آبادیوں کو تاراج کر رہے ہیں۔ آج شام بشار الاسد کی لگائی ہوئی آگ میں جل رہا ہے، ہر سو لاشیں بکھری پڑی ہیں، ہر گھر ماتم کناں ہے ایک ظالم حکمران بشار الاسد ملک شام کے عوام کی گردنوں پر مسلسل سوار رہنے کے لئے ہر قسم کے ظالمانہ اور سفاکانہ ہتھکنڈے استعمال کر رہا ہے اس کے ظلم اور بربریت نے دنیا کی ظالم قوتوں امریکہ واسرائیل کو شام میں ٹھیک ٹھاک طریقے سے مداخلت کا موقع فراہم کیا جبکہ روس، فرانس اور برطانیہ بھی کھلے بندوں شام میں بشار الاسد کی بھڑکائی ہوئی آگ پر پٹرول چھڑک رہے ہیں اور شام مسلسل اور بدستور لہولہان ہے کشت وخون کا ہنگامہ برپا ہے۔ بے شک بشار الاسد کو حلب، حمص، دمشق کے معصوم بچوں، عورتوں اور بزرگوں کے قتل کا حساب دینا ہوگا اور یہ تبھی ممکن ہوگا جب اسلامی ممالک کے حکمران مسلم امت کے ساتھ سنجیدہ ہوں اور امت مسلمہ کے ان پسے ہوئے لوگوں کو ایرانی، روسی اور امریکی مظالم سے بچانے کے لیے اپنے وسائل اور افراد بروئے کار لائیں اور اس چیز کے لیے دینی غیرت ضروری ہے اور کاش مسلم حکمران اس کا ثبوت بھی دے سکیں!

مکہ مکرمہ پر میزائل حملہ کی ناکام کوشش

حبیب اللہ

حوثی باغیوں کی طرف سے مسلمانوں کے سب سے مقدس شہر مکہ مکرمہ پر طلسک میزائل سے حملہ کی کوششوں پر پوری مسلم امہ میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ یمن میں بغاوت کرنے والے حوثیوں کی جانب سے یہ میزائل حملہ صعدہ صوبے سے کیا گیا تاہم سعودی عرب کی زیر قیادت اتحادی فوج کے دفاعی نظام نے اسے مکہ مکرمہ سے 65 کلومیٹر دور ہی فضا میں تباہ کردیا۔ بعد ازاں عرب اتحاد نے فوجی کاروائی کرتے ہوئے لڑاکا طیاروں کے ذریعے اس مقام کو بھی حملہ کا نشانہ بنا کر تباہ کر دیا جہاں سے یہ راکٹ داغا گیا تھا۔ عرب فوجی اتحاد کے ترجمان بریگیڈیئر جنرل احمد عسیری کا کہنا ہے کہ مکہ مکرمہ کی مقدس اراضی کو طلسک میزائل سے نشانہ بنانے کی کوششوں سے ان کے مذموم عزائم واضح ہو گئے ہیں۔ جس میزائل سے حملہ کی کوشش کی گئی یہ سکڈ نوعیت کا تھا اور حوثی باغیوں نے ایسے میزائل استعمال کرنے کی تربیت حزب اللہ سے حاصل کی ہے۔

یمن میں بغاوت کرنے والے حوثیوں کی جانب سے سعودی عرب کے مختلف شہروں پر میزائل حملے دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں۔ چند دن قبل ہی حوثی باغیوں نے یمن کے مآرب اور صعدہ نامی دو مختلف شہروں سے میزائل داغے جن کا ہدف طائف شہر تھا جو مکہ مکرمہ سے صرف 70 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے لیکن سعودی اتحاد کی جانب سے ان دونوں میزائلوں کو ہدف پر پہنچنے سے پہلے ہی تباہ کرکے دہشت گردی کی ایک بڑی کوشش ناکام بنا دی گئی۔ ماضی میں حوثی باغیوں کے لیڈروں کی جانب سے واضح طور پر مکہ اور مدینہ پر قبضہ کی دھمکیاں بھی دی جاتی رہی ہیں تاہم عملی طور پر یہ پہلا موقع ہے کہ حوثیوں نے مکہ مکرمہ پر حملہ کی کوشش کی ہے۔ یمن میں بغاوت کا آغاز ہوا تو سعودی عرب نے فوری طور پر وہاں فوجی کاروائی شروع نہیں کی بلکہ چار سال تک اس مسئلہ کو پر امن طور پر حل کرنے کی کوشش کی۔ اس سلسلہ میں سعودی قیادت کو کچھ کامیابیاں بھی حاصل ہوئیں لیکن بعض قوتیں چونکہ یمن کی سرزمین پر فوجی اڈہ بنا کر سعودی عرب کیخلاف گھیراؤ کی منصوبہ بندی پر عمل پیرا تھیں اس لئے بین الاقوامی سیاست آڑے آئی اور سعودی عرب مخالف قوتوں کی شہ پر حوثی باغی جن کی تعداد یمن کی کل آبادی کا شاید پندرہ فیصد سے بھی کم ہو نے یمن میں امن کیلئے کئے گئے سمجھوتہ کی خلاف ورزی کی اور یہاں امن وامان کے قیام کی سب کاوشیں دھری کی دھری رہ گئیں۔ عراق پر قبضہ اور شام کی صورتحال کے پیش نظر صاف طور پر دکھائی دے رہا تھا کہ سعودی عرب کا چاروں اطراف سے گھیراؤ کیا جا رہا ہے اور اس سلسلہ میں صلیبیوں ویہودیوں کی باغیوں کو مکمل پشت پناہی حاصل ہے یہی وجہ ہے کہ جب حوثی باغیوں نے بیرونی قوتوں کی مدد سے صنعا شہر پر قبضہ کرلیا اور مسلمانوں کے دینی مرکز سعودی عرب کیخلاف اعلانیہ طور پر مذموم عزائم کا اظہار کیا جانے لگا تو پھر سعودی عرب نے باقاعدہ فوجی اتحاد بنا کر اس بغاوت کو کچلنے کیلئے عسکری کاروائی کا فیصلہ کیا۔ غیر جانبدار تجزیہ نگاروں نے اس وقت بھی کہا تھا کہ یمن میں اٹھنے والی بغاوت قطعی طور پر دو ملکوں کی جنگ نہیں ہے وہاں باغی ایک منتخب حکومت کیخلاف ہتھیار اٹھائے ہوئے ہیں اور سرزمین حرمین شریفین پر حملوں کی کھلی دھمکیاں دی جارہی ہیں۔ اس لئے انہیں طاقت وقوت کے ذریعہ کچلنا بہت ضروری ہے۔

اس طرح کے باغی جو بار بار سعودی سرحدوں سے دراندازی کی کوشش کرتے اور سرحد کے قریب آکر جنگی مشقیں کی جاتی ہیں کسی ڈھانچے میں فٹ ہونے والے نہیں ہیں۔ آج سعودی عرب کا حوثی باغیوں کو کچلنے کا موقف بالکل درست ثابت ہو رہا ہے اور اس امر کی بھی واضح تصدیق ہوتی ہے کہ یمن میں بغاوت کھڑی کرنے کا اصل مقصد سرزمین حرمین شریفین کو نشانہ بنانا اور اسے کمزور کرنا ہی ہے۔ خادم الحرمین شریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز نے جہاں ملکی سطح پر اہم سیاسی فیصلے کئے وہیں یمن میں قیام امن اور حوثی باغیوں کی مکہ، مدینہ پر حملوں کی دھمکیوں کے پیش نظر فیصلہ کن طوفان آپریشن شروع کرنا بھی انتہائی اہم فیصلہ تھا جس میں برادر اسلامی ملک کو زبردست کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔ بہر حال حوثی باغیوں کی طرف سے مکہ مکرمہ پر میزائل حملہ کی کوشش سرزمین حرمین شریفین کیخلاف جاری جنگ کی ایک نئی اور خطرناک پیش رفت ہے جسے کسی طور نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اللہ کی قسم! اے مکہ تو اللہ کی ساری زمین سے بہتر اور اللہ تعالیٰ کو ساری زمین سے زیادہ محبوب ہے اگر مجھے تجھ سے نکلنے پر مجبور نہ کیا جاتا تو میں ہرگز نہ جاتا۔ اپنے گھر بیت اللہ کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے۔ وہ ابرہہ کے ہاتھیوں کے لشکر کو چھوٹے پرندوں کے ذریعہ نیست ونابود کرسکتا ہے تو آج بھی صلیبیوں ویہودیوں کی پشت پناہی پر اس مقدس سرزمین کیخلاف سازشیں کرنے والوں کو ایک لمحے میں تباہ وبرباد کرسکتا ہے۔ تاہم اصل امتحان تو دور حاضر میں موجود مسلمانوں کا ہے کہ وہ اس موقع پر کیا کردار ادا کرتے ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ مکہ مکرمہ پر حملہ کی کوشش مسلمانوں کے دل پر ہاتھ ڈالنے والی بات ہے۔ یہ مسئلہ سیاسی یا علاقائی نہیں بلکہ ہر مسلمان کے عقیدے وایمان کا مسئلہ ہے۔ اس لئے دل میں ذرہ بھر ایمان رکھنے والا کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان بھی ایسی ناپاک جسارت پر خاموش نہیں رہ سکتا۔ مسلم حکمرانوں کو اس معاملہ پر ہر قسم کے ذاتی وسیاسی مفادات سے بالاتر ہو کر سوچنا چاہیے اور سرزمین حرمین شریفین کو نشانہ بنانے کی کوششیں کرنے والے باغیوں کو بزور قوت کچلنے کیلئے سعودی عرب کا ساتھ دینا چاہیے۔ حوثیوں کے حالیہ حملہ سے اس پروپیگنڈا کی بھی قلعی کھل گئی ہے کہ یمن میں عرب اتحاد کی کاروائی سے حالات خراب ہو رہے ہیں۔ اگر سعودی عرب کی زیر قیادت عرب ممالک کی فضائیہ حوثی باغیوں کے خلاف آپریشن کا آغاز نہ کرتی تو اس وقت حالات بہت مختلف اور امت مسلمہ کے روحانی مرکز کیلئے اور زیادہ سخت خطرات کھڑے ہوجاتے۔ اس لئے یہ بات طے شدہ ہے کہ حرمین شریفین کے تحفظ کیلئے یمن کی سرزمین پر موجود بغاوت کا کچلنا بہت ضروری ہے۔ حق اور باطل کی اس لڑائی میں سب مسلم ملکوں کو متحد ہو کر دشمنان اسلام کے مذموم منصوبے ناکام بنانے کیلئے بھرپور کردار ادا کرنا چاہیے۔ پاکستان پر جب کبھی بھی کوئی مشکل وقت آیا ہے سعودی عرب ہمیشہ ہمارے کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا ہوا ہے۔ اس وقت جب وہ مشکل صورتحال سے دوچار ہے تو پاکستانی حکومت کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ دیگر مسلمان ملکوں کو بھی ساتھ ملا کر برادر اسلامی ملک کے ساتھ کھڑا ہو اور ان کی ہر ممکن مدد وحمایت کی جائے۔

☆...☆...☆

سرحدی عقاب آخرت کے سفر پر چلا گیا

بِالْحَیَاۃ

ابوقاسم

جس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے "نبوت" کا منصب بنایا اور پھر اس منصب کے لیے اس کے اہل بندے پیدا فرمائے اور جس طرح اللہ جل مجدہ نے "صدیقیت" کا منصب بنایا اور پھر اس منصب کے لیے اپنی مخلوق میں کچھ کو چن لیا بعینہٖ اسی طرح اللہ جل جلالہ نے "شہادت" کا عظیم منصب بنایا اور اس منصب کے لیے بھی اپنے کچھ بندوں کو منتخب فرمالیا۔

اسی حقیقت کو قرآن عظیم الشان میں کچھ اس طرح بیان فرمایا گیا ہے۔

"ولیعلم اللہ الذین امنوا ویتخذ منکم شہداء....."

اور تاکہ اللہ ایمان والوں کو جان لے اور تم میں سے بعضوں کو شہید کرے۔ (آل عمران، آیت رقم ۱۴۰)

تفسیر الفرقان میں ہے:

تم میں سے بعض کو وہ (اللہ تعالیٰ) شہادت کے درجہ پر فائز کرنا چاہتا تھا۔ جس طرح کھیتی کے لیے آفتاب کی روشنی اور پانی ضروری چیزیں ہیں ورنہ وہ خراب ہوجائے گی، ایسے ہی قوموں کی حیات ملی شہیدوں پر موقوف ہے، قومی کھیتوں کو بہترین دل ودماغ کے خون ہی سیراب کرسکتے ہیں، آزادی اور حریت کی راہ کا فرش صرف انسانی جسموں ہی سے تیار ہوتا ہے، جب تک قربانیاں کثرت سے نہ ہوں گی قوم کبھی زندگی حاصل نہ کرسکے گی۔ جب اعلیٰ ترین افراد ملت ذبح ہوں گے تو قوم میں زندگی کے آثار نمودار ہوں گے، اس کے جذبات بھڑک اٹھیں گے اور جب تک انتقام نہ لے لے گی اسے چین نہ آئے گا۔ (تفسیر الفرقان)

سبحان اللہ! اللہ پاک خود اپنے کچھ بندوں کو شہادت سے نوازنا چاہتے ہیں اور جن کو اس عظیم سعادت سے نوازتے ہیں وہ امت کے "بہترین دل ودماغ" کے مالک "اعلیٰ ترین" فرد ہوتے ہیں اور ان کی اس قربانی سے اسلام کی کھیتی سیراب ہوتی ہے اور ملت اسلامیہ کے وجود کو نئی زندگی نصیب ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی کامیابی دین اسلام پر اخلاص کے ساتھ عمل کرنے میں رکھی ہے اور دین پر عمل کرنے والے کا کردار ہمیشہ زندہ و جاوید ہوتا ہے۔ جس طرح صحابہ کرام کا کردار زندہ ہے اور رہے گا۔

حضور اکرم ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے جہادی کارناموں پر انہیں خطاب سے نوازا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت خالد بن ولیدؓ کو ان کی بہادری وجوانمردی پر "سیف من سیوف اللہ" کا خطاب ملا۔ یہ جہاں ان حضرات کی بہادری وجوانمردی پر خراج تحسین ہے وہاں ان کے لیے دنیا وآخرت میں ایک اعزاز ہے۔

آج ہم جس "جنت کے مقیم" کا تذکرہ کرنا چاہ رہے ہیں۔ انہیں ان کی بہادری وجوانمردی پر "سرحدی عقاب" کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ "سیف من سیوف اللہ" کی طرح "سرحدی عقاب" کو بھی دشمن میدان جہاد میں شہید نہ کرسکا۔

سرحدی عقاب (بھائی رحمان علیؒ) ضلع ملاکنڈ ایجنسی کے ایک گاؤں جولاگرام کے رہنے والے تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کے سکول سے حاصل کی۔ انتہائی بااخلاق اور خوبصورت نوجوان تھے۔ ابتدائی جہادی سفر کا آغاز کارگل دشمنان اسلام مشرکوں سے شروع کیا اور دو ماہ کارگل کے محاذ پر رہے۔ جیش محمد ﷺ سے اعلیٰ تربیت حاصل کرکے جماعت کی طرف سے پہلا دستہ جو کہ مقبوضہ کشمیر جانے کے لیے تیار تھا اس میں سرحدی عقاب بھی شامل تھا۔

۲۰۰۱ء سے ۲۰۰۳ء تک ہندوؤں، مشرکوں پر خوب دل ٹھنڈا کیا۔ ایک مرتبہ رابطہ کرنے والے کو کشمیر سے فون کیا کہ رابطہ کے لیے ہمارے گھر سے کوئی آئے تو نہیں؟ تو اس نے کہا: آپ کے والد محترم اور مقامی منتظم آئے ہیں۔ انہوں نے کہا: میں نے خواب دیکھا کہ اپنے گھر سے رابطہ کرو!

سرحدی عقاب خوش ہوا، اور والد صاحب سے آدھا گھنٹہ باتیں کی اور آخر میں ایک نظم پڑھی:

اے مرے ہمنشیں چل کہیں اور چل
اس چمن میں اب اپنا گزارہ نہیں
بات پھولوں کی ہوتی سہہ لیتے ہم
اب تو کانٹوں پہ بھی حق ہمارا نہیں
جب اہل چمن کو ضرورت پڑی
خون ہم نے دیا گردنیں پیش کیں
پھر بھی کہتے ہیں ہم سے یہ اہل چمن
یہ ہمارا چمن ہے، تمہارا نہیں

سرحدی عقاب انتہائی دلیر وبہادر انسان تھے۔ ۲۰۰۴ء میں وطن واپس آئے۔ کشمیر کے مقدس جہاد اور مشکل محاذ پر ۳ سال کی مشقت اور مشکلات جھیلنے کے بعد آکر مقامی کام میں جڑ گئے اور شب جمعہ میں اکثر یہی نظم پڑھتے تھے۔

سرحدی عقاب کافی مہمان نواز اور شکار کے بہت شوقین تھے۔ اکثر مرغابی اور مچھلیوں کا شکار کرتے تھے۔ تین سال تک کینسر جیسی مہلک بیماری میں مبتلا رہے اور اس بیماری کو صبر و شکر اور خندہ پیشانی سے برداشت کرتے رہے۔ آخر کار دین اسلام کا یہ عظیم مجاہد اور غازی جمعہ مبارک کی رات صبح پانچ بجے "اللہ، اللہ" کا ذکر کرتے ہوئے ۲۱ اکتوبر بروز جمعہ صبح پانچ بجے اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔

اللہ تعالیٰ ان کی کامل مغفرت اور جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ آمین

اصل امتحان

Nishtareqalam@gmail.com
نشترِ قلم
زبیر طیب

عربی کا ایک مشہور شعر ہے:

یا ایھا الظالم فی فعلہ
والظلم مردود علی من ظلم
الی متیٰ انت و حتیٰ متیٰ
تشکوا المصیبات و تنسیٰ النعم

"اے ظالم وستمگر! ظلم کا خمیازہ ظالم کو بھگتنا پڑتا ہے، کب تک اور کہاں تک تم مصائب کا شکوہ اور احسانات کو فراموش اور نعمتوں کی ناشکری کرتے رہوگے؟" (اب تو بیدار ہوجاؤ)

میں کیا کروں؟ آج یہ سوال ہر انسان کا ہے چاہے وہ چھوٹا ہے یا بڑا۔ یوں لگتا ہے کہ آج کا انسان خود سے بھی بھاگ رہا ہے۔ جب اسے کچھ پوچھا جائے تو جواب ملتا ہے میں کیا کروں؟ قوم کے مایوس کن حالات دیکھ کر اب حوصلے پست ہوگئے ہیں۔ سیاسی انتشار، بدامنی، مہنگائی، بے روزگاری، ہر دوسرے گھر میں بیٹھی بن بیاہی بہن بیٹیاں، ہر دوسرے بیٹے ہونے والی خون ریزی، یہ سب میرا حوصلہ پست کردیتے ہیں۔ اب تو جینے کا دل نہیں چاہتا، مجھے بتائیں میں کیا کروں؟ سوچا جائے تو یہ سوال بجا بھی ہے۔ قوم کے مایوس کن حالات کو دیکھتے ہوئے کوئی ہمت کرکے نوکری کی تلاش کے لیے نکلتا ہے تو بے روزگاری ہر موڑ پر منہ چڑاتی نظر آتی ہے اور اگر وہی انسان تھکا ہوا گھر میں آتا ہے تو گھر کے مسئلوں کو دیکھ کر الجھ جاتا ہے کہ آخر وہ کرے بھی تو کیا کرے؟ جب یہی سوال اپنوں سے وہ کرتا ہے تو ہم لوگ اسے بجائے حوصلہ ہمت دینے کے مایوسی کی ایک اور راہ دکھادیتے ہیں۔

"حضرت محمد ﷺ نے جب سیدنا ابوموسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن کے گورنر بنا کر بھیجا تو انہیں نصیحت فرمائی، "لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کرنا، انہیں تنگی میں نہ ڈالنا، انہیں تسلی وتشفی دینا، دین سے بے زار مت کرنا اور آپس میں اتفاق سے کام کرنا۔" ہمارے مایوس کن رویے میں ہمارے اپنوں کا رویہ بھی شامل ہوتا ہے ہم بجائے تسلی وتشفی دینے کے لڑنے جھگڑنے پر تیار ہوجاتے ہیں کہ تم نے فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کیوں نہیں؟؟

اس طرح کے بہت سے سوالات ذہن کو ماوف کردیتے ہیں اور ذہن کا ماوف ہوجانا ہی مایوسی کی طرف بڑھتا ہوا پہلا قدم ہے جہاں پر حوصلہ کی بجائے تنقید کا سامنے کیا جاتا ہو اور ایسی تنقید جس کا کوئی وجود نہیں ہوتا ہے۔ یہ مایوسی ہمیں تب ہی زیادہ ہوتی ہے جب ہم کسی دوسرے پر انحصار کرتے ہیں۔

میں کیا کروں؟ اگر یہ سوال ہم کسی دوسرے سے کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر غور کرتے ہوئے خود سے کریں تو یقیناً مایوسی ہم کو چھو کے بھی نہیں گزرے گی۔ انسان اپنا سب سے بڑا دشمن خود ہی ہے۔ اور واقعی یہ سچ ہے۔

ہر انسان کے لیے لازم ہے کہ وہ دوسروں کی طرف دیکھنے کے بجائے خود اپنی طرف دیکھے۔ کیوں کہ انسان خود ہی اپنا دوست بھی ہے اور اپنا دشمن بھی۔ آدمی کے باہر نہ اس کا کوئی دوست ہے اور نہ کوئی اس کا دشمن۔ آدمی اپنی امکانیات کو استعمال کرکے کامیابی حاصل کرتا ہے اور جب وہ اپنی امکانیات کو استعمال نہ کرے تو اسی کا دوسرا نام ناکامی ہے۔ تاہم یہ بھی ضروری ہے کہ کوششوں کا استعمال صحیح رخ پر ہو۔ غلط رخ پر کوشش کرنا اپنی قوتوں کو ضائع کرنے کے ہم معنی ہے۔

پانی کے قطرے قطرے سے پہاڑ میں بھی سوراخ ہوجاتا ہے تو پھر انسان اگر کوشش کرتا رہے تو کیا وہ کبھی کامیاب نہ ہوگا؟ ہم ایسا کرتے نہیں ہیں ہم دوسروں پر انحصار کرکے خود کو مایوسی کے کنارے تک لے جاتے ہیں اور پھر یہ سوال سراپا اذیت بن کر اٹھتا ہے کہ میں کیا کروں؟

قرآن مجید ایسے حالات میں انسان سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ صبر سے کام لے۔ صبر کو ایک منفی عمل سمجھا جاتا ہے لیکن یہ ایک نہایت ہی مثبت عمل ہے۔ جب انسان صبر کے اس امتحان میں پورا اترتا ہے تو پھر خدائی قوتیں اس کی حمایت میں اتر آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اسے حاصل ہوجاتی ہے۔ قرآن مجید یہ بتاتا ہے کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ ایسے حالات پیدا کردیتا ہے کہ مشکلات آسان ہونے لگتی ہیں اور آہستہ آہستہ انسان حالات کے گرداب سے نکل آتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ جیسی ہستی کو بھی یہی صورتحال بارہا پیش آئی۔ ایسے موقع پر آپ نے جو رویہ اختیار فرمایا وہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ مشکل حالات میں آپ ہمیشہ اپنے رب کی طرف رجوع کرتے اور نماز ادا کرتے۔ اولاد کی وفات کا صدمہ ہو یا نادان مخاطبین کی جانب سے پتھراؤ، منافقین کی ریشہ دوانیاں ہوں یا کفار کے حملے، ان سب حالات میں آپ اپنے رب کے حضور جا کھڑے ہوتے اور نماز سے مدد طلب کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام مشکلات کو دور فرمایا اور آپ کی عظیم جدوجہد کے نتیجے میں آپ کا پیغام پوری دنیا میں پھیل گیا۔

صبر کے امتحان میں انسان کو آزمانے کے بعد اسے ایک اور طرح کے امتحان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسے یوں محسوس ہوتا ہے کہ ساری دنیا گویا اس کی موافق ہوچکی ہے، وہ جس طرف جاتا ہے کامیابی اس کے قدم چومتی ہے، ہر روز اسے کوئی اچھی خبر سننے کو ملتی ہے، دن بدن وہ ایک نئی منزل دریافت کرتا ہے اور حالات اس کے حق میں ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یہ صورتحال افراد کو بھی پیش آتی ہے اور قوموں کو بھی۔ بعض نادان لوگ ایسے موقع پر اپنی حدود سے نکل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں بالخصوص شراب وشباب کے ذریعے خوشی منانے لگتے ہیں۔ وہ یہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ یہ خوشیاں ہمیں اپنی کاوشوں سے حاصل ہوئی ہیں۔

قرآن مجید اس معاملے میں بھی ہماری رہنمائی کرتا ہے اور ہمیں یہ بتاتا ہے کہ ایسے موقع پر ہمیں اپنے رب کا شکر ادا کرنا چاہیے اور ان نعمتوں کو اللہ کی جانب سے سمجھتے ہوئے اس کی نافرمانی اور کفران نعمت سے پرہیز کرنا چاہیے۔ حضور نبی کریم ﷺ کی سیرت سے ہمیں اسی کی رہنمائی ملتی ہے۔ آپ کو جب بھی کوئی خوشی ملتی، آپ اس کے رد عمل میں اپنے رب کے حضور نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اپنے رب کا شکر ادا کرتے۔

زندگی کبھی کسی کے لئے آسان نہیں ہوتی۔ یہاں خوشیاں بھی ملیں گی اور غم بھی راستے کی رکاوٹ بنیں گے۔ لوگ صبر کی تلقین بھی کریں گے اور تنقید بھی کریں گے۔ راستے کا پتھر بھی بنیں گے اور ہمت بھی دیں گے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ ہمیں مسلسل آگے بڑھتے رہنا ہے۔ گرتے، پڑتے، جھکتے ہر حال میں زندگی کے پہیہ کو حرکت میں رکھنا ہے۔ یاد رکھیں! یہی زندگی کا اصل امتحان ہے۔

☆...☆...☆

موسیقی اور ناچ گانا مسلمانوں کا کلچر نہیں

ملاقات
محمد فیض اللہ جاوید
faizjavaid@gmail.com

کچھ دن پہلے ایک خبر نظر سے گزری جس کے مطابق وزیر اعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ نے سکولوں میں موسیقی اور ڈانس پر پابندی کے نوٹیفکیشن کے خلاف ایکشن لینے کا اعلان کیا۔ کوئی سید مراد علی شاہ صاحب کو بتائے کہ شاہ جی آپ تو سید گھرانے کے چشم وچراغ ہیں آپ کو تو بہت اچھی طرح معلوم ہونا چاہئے کہ موسیقی اور ڈانس اسلام میں حرام ہے اور حضور پاک ﷺ نے سختی سے ناپسند کئے ہیں۔ شاہ صاحب کے بیان سے تو نہیں لگتا کہ وہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ایک صوبے کو وزیر اعلیٰ ہیں بلکہ ایسا لگتا جیسے وہ کسی بھارتی ریاست کے وزیر ہیں۔

اس خبر نے سوچنے پہ مجبور کردیا کہ ہم کیسی تعلیم بچوں کو دے رہے ہیں اور کیسے دوسروں کے کلچر اور روایات کو اپنا کہہ رہے۔ ناچ گانا باجے تاشے تو کفار کی روایات ہیں اور الحمد للہ ہم تو اللہ اور اللہ کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پیروکار ہیں اور ہمارا مذہب اسلام تو واضح طور پہ موسیقی اور ناچ حرام اور شیطانی کام کہتا ہے اور ایسے کام کرنے سے منع کرتا ہے۔ ناچ گانا تو ہم مسلمانوں کا کلچر ہی نہیں یہ تو ہندوؤں کا کلچر ہے اور انہوں نے اس کا اپنے مذہب کا حصہ بنایا ہوا ہے۔

کچھ نہیں آتی کیسے ایک سمجھدار انسان اور اسلامی جمہوریہ کے وزیر اعلیٰ اور ایسا انسان جو خود کو سادات خاندان کا بتاتا ہو کیسے موسیقی اور ناچ گانے کو آزادی اور ترقی کی علامت کہہ رہا ہے اور ایسی بے ہودگیوں کو پاکستان کا کلچر کہہ رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب! ذرا بتائیں کب حضور پاک ﷺ نے موسیقی اور ناچ گانے کو پسند کیا؟ حضور کریم کی 63 سالہ حیات مبارکہ میں کوئی ایسی مثال نہیں ملتی۔ حضور پاک ﷺ بانسری کی آواز سنتے ہیں کان مبارک میں انگلیاں ڈال لیتے تھے تاکہ یہ بے ہودہ آواز ان کے کانوں تک نہ پہنچے۔ کچھ نادان اور ان بے ہودگیوں کو پسند کرنے والے تاویل دیتے ہیں کہ قرآن میں موسیقی کا منع نہیں کیا گیا۔ ارے نادانو! جب حضور پاک ﷺ کی زندگی ہمارے لئے مشعل راہ ہے اور حضور کریم نے ان بے ہودگیوں کو ناپسند فرمایا تو پھر ان تاویلات کی کیا ضرورت؟ قرآن میں تو اور بھی کچھ معاملات کا ذکر نہیں ملتا لیکن حضور پاک ﷺ نے اپنے طرز عمل سے ہمیں بتایا کہ کون سے پسندیدہ عمل ہیں اور کون سے ناپسندیدہ عمل ہیں۔

اگر موسیقی اسلام میں جائز ہوتی تو حضور اکرم ﷺ کی زندگی میں ہی کتنے ہی خوشی مواقع اور تہوار آئے، کتنے ہی غزوات اور جنگوں میں فتوحات ملیں، تو کب کسی ایسے موقع پر اللہ کے رسول ﷺ نے ڈھول تاشے بجا کر خوشی منانے کا حکم دیا؟ اور نہ ہی حضور پاک ﷺ کے وصال کے بعد خلفائے راشدین نے موسیقی کو جائز کہا۔ ہم مسلمان تو جنگ کا آغاز بھی اللہ اکبر کے نعرے سے کرتے ہیں نہ کہ کفار کی طرح ڈھول اور نقارے بجا کے۔ تو پھر کیسے موسیقی اور ناچ گانے کو جائز قرار دیا جاسکتا اور کیسے پاکستان کے مستقبل اور معصوم ذہنوں میں یہ زہر اگلنے کی حکومتی سرپرستی میں اجازت دی جاسکتی ہے اور پابندی کا نوٹیفکیشن جاری کرنے والے کے خلاف ایکشن لیا جاسکتا ہے؟

پاکستان کے آئین کو اگر دیکھا جائے تو اس میں سب سے پہلا نقطہ یہ ہے کہ اقتدار اعلیٰ اللہ کی ذات ہے اور پاکستان میں جو بھی قانون ہوگا وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات مطابق ہوگا تو کیسے اس شیطانی کام کو مسلمان اپنا کلچر کہہ سکتے ہیں؟ ہمارے آباؤ اجداد نے پاکستان بنانے کی جدوجہد زمین کا ایک ٹکڑا لینے کے لئے نہیں کی بلکہ ایک ایسا ملک یا خطہ لینے کا سوچا جس میں ہم مسلمان اسلام کے سنہرے اصولوں کے مطابق قرآن وسنت پہ عمل کرتے ہوئے سکون سے زندگی گزار سکیں۔ خود بانی وطن نے کہا کہ مجھ سے اکثر پوچھا جاتا ہے کہ پاکستان کا طرز حکومت کیا ہوگا؟ پاکستان کے طرز حکومت کا تعین کرنے والا میں کون ہوتا ہوں؟ مسلمانوں کا طرز حکومت تو آج سے 1300 سال قبل وضاحت سے قرآن کریم نے بیان کر دیا۔ الحمد للہ قرآن مجید ہماری رہنمائی کے لئے موجود ہے اور قیامت تک رہے گا (آل انڈیا مسلم فیڈریشن 15 نومبر 1942)۔

دکھ تو اس بات کا ہے کہ پاکستان میں بڑے بڑے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے نصاب میں سے اسلامیات کو ختم کیا جا رہا ہے موسیقی اور ناچ گانے کو لازمی مضمون کے طور پہ سکھایا جا رہا ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں بلکہ مراد علی شاہ صاحب جیسے لوگوں کی شاباشی میں مزید ایسے بے ہودہ مضمون پڑھائے جا رہے۔ اب ہم لوگ برائی کو برائی سمجھتے ہی نہیں بلکہ برائی کو اپنانے میں فخر محسوس کرتے ہیں اور ایسے بے ہودہ کام کرکے خود کو ترقی یافتہ اور ترقی پسند کہتے ہیں اور اگر کوئی انسان ایسے کاموں سے منع کرے اس کو تنگ نظر، دقیانوسی، شدت پسند، طالبان اور اسلامسٹ کا نام دے دیتے ہیں۔ مسلمان ہونے کے ناطے تو ہمیں اسلامسٹ پہ فخر ہونا چاہئے۔

ایک دور تھا جب والدین اپنے بچوں کو قرآنی سورتیں اور آیات، نماز کا طریقہ اور دعائیں سکھایا کرتے تھے پھر دوستوں رشتہ داروں کے سامنے فخر سے بچے سے یہ سب سنا کرتے تھے اور اب والدین فخر سے لوگوں کو بتاتے ہیں کہ میرے بچے کو فلاں فلاں گانا بھی آتا ہے اور اس پہ اچھا ڈانس بھی کرلیتا ہے۔ سوچ کی تبدیلی میں اس مادر پدر آزاد میڈیا نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے جو مختلف ملکوں کے کلچر اور مذاہب کی تقریبات کو سارا سارا دن نشر کرکے لوگوں کے ذہن خراب کر رہا ہے ناچ گانے کے پروگرامز کو دیکھ کر بچے موسیقی اور ناچ گانے کو جائز سمجھنے لگے ہیں۔ یہ میڈیا بچوں کے کچے ذہنوں کو موسیقی اور ناچ گانے جیسے زہر سے آلودہ کر رہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہم بڑی عمر کے لوگ جو مذہب سے دوری کی وجہ سے اس برائی کو برائی ہی نہیں سمجھتے۔

شاہ صاحب سے گذارش ہے کہ اپنے اس بیان پہ غور کریں کیونکہ مسلمان ہونے کے ناطے ناچ گانا اور موسیقی ہمارا کلچر نہیں ہے اور نہ ہی مسلمانوں کے لئے ترقی کا زینہ ہے۔ چاہے ہم برصغیر کے باشندے ہیں جس میں مختلف مذاہب کے لوگ رہتے ہیں، مسلمان ہونے سے پہلے ہمارے آباؤ اجداد جو کچھ بھی تھے پر جیسے ہی ہم دائرہ اسلام میں داخل ہوئے ہمارا کلچر خود بخود اسلامی ہوجاتا ہے جس میں ان خرافات کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اگر کسی انسان نے انفرادی طور پہ ان خرافات کو اپنایا ہوا ہے تو یہ اس کا ذاتی فعل ہے لیکن شاہ صاحب آپ تو سکولوں میں ایسی خرافات کو فروغ دے کر مذہب سے روگردانی کر رہے ہیں اور گناہ جاریہ کا سبب بن رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستان کی آنے والی نسلوں کے ذہنوں میں موسیقی جیسی بے ہودگیوں کا زہر اگلنے کا سبب بن رہے ہیں اور کچھ عرصہ بعد ہماری یہ نسلیں ان خرافات کو مذہب کا حصہ ماننے لگیں گی۔ خدارا ایسی خرافات کو تعلیمی اداروں اور پاکستان کے معاشرے سے ختم کرنے میں کردار ادا کریں نہ کہ ان کے فروغ میں۔ اللہ پاک ہم سب کو قرآن وسنت پہ عمل کرنے کی توفیق عطا کرے اور اپنے پسندیدہ بندوں میں شامل کرے۔ امین

☆...☆...☆

ہائے شام کی بربادی!!

تنویر احمد

یونان کے جزیرہ لیس بوس کا ساحل ہے، سمندری طغیانیاں عروج پر ہیں، ساحل کی پٹی پر ایک ریسکیو اہل کار ایک معصوم کلی کو اٹھائے کنارے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ نازک کلی کی آنکھیں بند ہیں، نیم بے ہوشی کے عالم میں یہ معصوم عن الفا بچہ کون ہے؟ یہ یہاں کیوں ڈوبا؟ سمندر کے مہیب تھپیڑوں میں اپنی جان کی بازی لگانے والا کیا یہ صرف اکیلا ہے...؟ قارئین کرام! جواب آپ کو نہیں میں ملے گا۔ کیوں کہ یہ ایک بچہ نہیں بلکہ لاکھوں معصوم پھول ہیں جو کبھی ترکی کے ساحل پر اوندھے منہ پڑے ساری دنیا کو رلا دینے والے مناظر پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ ننھے منے پھول ایسے کربناک نقش چھوڑتے ہیں کہ دنیا کے سفاک ظالم بھی رو پڑتے ہیں، آخر یہ کون لوگ ہیں...؟ جن کے ہزاروں خاندان صفحۂ ہستی سے مٹا دیے گئے، پانچ لاکھ سے زائد پر امن احتجاجی قبروں میں جا سوئے اور جن کی آبادی پر ہزاروں کلسٹر بموں کی بارش کرکے بچوں بوڑھوں خون میں تڑپا کر پیوند خاک کردیا۔ آخر یہ کون مجرم ہیں؟ جن پر کیمیائی اور حیاتیاتی ہتھیاروں کو استعمال کرکے عدم سفر کی طرف روانہ کردیا، سارے عالم نے دیکھا ننھے اور جوان مرد وعورتیں تڑپ تڑپ کر جانیں دے رہے ہیں اس دوران ان کے جسم نیلے پڑ رہے ہیں، منہ سے جھاگ اور خون نکل رہا ہے اور انکے پیارے ان پر پانی ڈال انکی گھٹتی کی سانسیں بڑھانے کیلئے تڑپ رہے ہیں اور ہزاروں مائیں اپنے جگر گوشوں کو گودوں میں چھپائے سینہ سے چمٹائے غاروں کھنڈروں میں چھپائے بیٹھی ہیں نجانے ان غاروں کوٹوں میں انکو کھانا پینا کہاں سے ملتا ہے وہ اٹھتے بیٹھتے کہاں ہونگے، کتنے دل کے ٹکڑے اپنے والدین کے کندھوں پر سوار والدین کی گود میں زندگی گزارنے کو ترستے ہیں اور جانیں بچانے کیلئے کتنے سالوں سے چیختے چلاتے نظر آرہے ہیں اور کتنی بہنیں اپنی عزت پامال کر بیٹھیں...... لیکن کسی کا دل نہیں پسیجتا، کسی کو ترس نہیں آتا، کسی کے آرام میں خلل نہیں پڑتا۔ محسوس ایسے ہوتا ہے کہ کبھی تماش بینوں کی کوشش اور آرزو یہی ہے کہ یہ خونی تماشا یونہی جاری رہے، اور انکی شب وروز کی محفلوں میں سرخ رنگ کی محفلیں رنگین رہیں۔

آپ سوچ رہے ہونگے یہ بدقسمت مظلوم و مقہور در در کی ٹھوکریں کھانے والے کون لوگ ہیں؟ اور جن پر ملک کی قلیل ترین تعداد جو ہوس اقتدار کے بھوکے زر پرست نادان حریص کتوں کی طرح حملہ آور ہیں۔ فیالعجب! امن و آشتی کی علمبردار تنظیم اقوام متحدہ ان بھیڑوں کے سامنے لونڈی بن کے رہ گئی ہے۔ عرب ممالک خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں، دنیا کا ٹھیکیدار امریکہ بدقماش، منافق اعظم جیسا کردار ادا کر رہا ہے۔

یہ دنیا کی مظلوم ومجبور قوم کا تعلق انبیائے کرام کی سرزمین شام سے ہے، جن کیلئے امام کونین ﷺ نے خصوصی دعا فرمائی کہ اے اللہ! شام والوں پر رحمت وبرکت فرما (بخاری)

شام دنیا کے قدیم ممالک میں سے ایک اور مختلف تہذیبوں کا مرکز رہا ہے، اس پر یکے بعد دیگرے کنعانیوں، عبرانیوں، اشوریوں، بخت نصر، یونانی، رومی، بازنطینی، ایرانی، اور عربوں نے حکومت کی۔ عالم اسلام کی آنکھوں کا تارہ جرنیل اسلام سیف اللہ خالد بن ولیدؓ یہاں مدفون ہیں، اور فاتح بیت المقدس سلطان صلاح الدین ایوبیؒ، سرخیل اسلام امام ابن تیمیہؒ، ابن القیمؒ، عظیم مؤرخ ابن عساکر، یہ سب دمکتے ہیروں کا تعلق اسی سرزمین شام سے ہے جو صدیوں سے حریت، غیرت، فکر و فلسفہ کا درس دیتے تھے۔ آج کل یہاں ایک اقلیتی گمراہ فرقہ (نصیری) ہوس پرست مسند اقتدار پر مسلط ہے، حافظ الاسد نصیری نے میں اقتدار پر قبضہ کیا، اس نے ۸۰ فیصد سنی آبادی والے علاقے میں خوف و ہراس پھیلا کر نصیری آمریت قائم کرلی۔ حماۃ کے شہر والے باشندوں نے ظلم کے خلاف احتجاج کیا، تو ان پر ٹینک چڑھا دیئے گئے اور حماۃ کی جامع مسجد میں سینکڑوں سنی مسلمان شہید کردیے گئے، مسجد کو منہدم کیا گیا، اس پندرہ روزہ خونی آپریشن میں بیس ہزار مسلمان شہید کردئے گئے۔ ۲۰۰۰ء میں جب حافظ الاسد اپنے انجام کو پہنچا اور اس کے بعد اسکا بیٹا بشار الاسد اسکا جانشین بنا۔ آج سے چار سال قبل مشرق وسطیٰ میں عوامی انقلاب برپا ہوئے جس نے پورے وسطی ممالک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، ان میں شام بھی سرفہرست ہے یہاں انقلاب کا آغاز جنوبی شہر درعا سے ہوا جسکو ازرعات شام بھی کہا جاتا ہے جو دمشق سے کلومیٹر فاصلے پر ہے، اس شہر کے مڈل سکول کے طلبہ نے اللہ اکبر، نحن حرنا، آزادی شام کے نعرے کلاس روم کی دیواروں پر لکھے، لیکن یہ بشار کیلئے ناقابل معافی جسارت تھی، چنانچہ خفیہ پولیس نے اس سکول سے دوسو بچوں سمیت ۳۰۰۰ طلبہ گرفتار کرلیا ان پر بد ترین تشدد کیا گیا معصوم بچیوں کی بے حرمتی کی گئی، ۸۰ بچوں کی انگلیاں کاٹ لی گئیں، حتیٰ کہ خفیہ ادارے کے غنڈوں نے آٹھ آٹھ سالوں کے بچوں کو تارچر کرتے رہے، مزید ظلم کی بات جب والدین نے واپسی کا مطالبہ کیا کہ ہمارے بچوں کو واپس کرو تو جواب ملا اب اگلے جہان ملنا، اس جواب پر عوام مشتعل ہوگئی اور پورا شہر درعا سڑکوں پر نکل پڑا۔

اس کے جواب میں سفاک حکومت نے نہتوں پر ٹینکوں اور توپ خانوں سے بھرپور طاقت کا استعمال کیا جس سے یہ ہنستا بستا چھوٹا سا شہر خون کی بہتی ندیوں میں سرخ ہوگیا۔ چار سو سے زائد معصوم شہری شہید کردئے گئے، تاریخی مسجد عمر بن خطاب کو شدید نقصان پہنچایا، اہل درعا سے اظہار یکجہتی کیلئے حمص، حلب، اطا کیہ، اور دارالحکومت دمشق کے شہر بھی سڑکوں پر نکل پڑے، جن کو بھی بے دردی سے شہید کردیا۔

ساحلی شہر بانیاس کی خواتین مظاہرے میں آگے آگے تھیں، جن کو ڈپٹی چیف آف سٹاف جنرل نے اپنی موجودگی میں مشین گنوں سے بھون ڈالا، اور ساحل سمندر میں لنگر انداز جنگی جہازوں سے بھی گولے داغے گئے۔ اسی طرح حمص کے شہر تل کلخ میں خونی آپریشن شروع کیا گیا، یہ ایک لاکھ کی آبادی کا شہر تھا جو کہ لبنان کی سرحد کے قریب تھا یہاں نصیری مذہب والے لادین لوگوں نے مسلح ہو کر سنی شہر پر اندھا دھند فائرنگ کردی، چشم فلک نے وہ منظر دیکھا جب تل کلخ کی گلیوں میں خون کی تو ندیاں بہہ رہی تھیں، درندگی کی انتہا کہ بچے کچھے لوگ جب جنازہ پڑھنے لگے تو درندہ صفت نصیریوں نے ان لاشوں پر بمباری کردی۔

بشار کی حکومت نے نصیری عادی مجرموں اور پیشہ ور قاتلوں کو مسلح کرکے حزب الاسد ملیشیا تشکیل دے دی جو سرتاپا سیاہ لباس پہنے بازوؤں پر سرخ پٹی باندھے خونخوار، عزتوں کے لٹیرے، کئی سالوں سے معصوموں کا قتل عام کر رہے ہیں، اور انسانی حقوق کی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ کے مطابق ۲۰۱۲ء سے اب تک شام میں دس ہزار شہری لاپتہ ہیں اور تعجب کی بات ہے یہ نصیری ملک میں صرف دس فیصد ہیں، قطع نظر اس بات کے ان کا نظریہ کیا ہے؟ یہ کس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں؟ انکے عقائد کی تفصیل پھر کبھی ان شاء اللہ، دیکھنا یہ ہے اتنی قلیل تعداد پوری دنیا کو نچا رہی ہے، ان کا بیک گراؤنڈ کیا ہے؟ کونسی طاقتیں انکی پشتیبان ہیں؟ کسی بھی عرب ملک میں اتنی طاقت نہیں کہ اس وحشی اونٹ کو نکیل مارے، پورے عالم کا ماحول آزردہ کرنے والے کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے، ان کی مدد کون کر رہا ہے، میں تو سمجھتا ہوں اس پر فتن دور میں ایک وسیع المشرب سلیم الطبع انسان کیلئے اس معاملے کو سمجھنا کوئی مشکل کام نہیں۔ بقول ہٹلر "میں جب کسی سازش کی جڑ کا سراغ لگانا شروع کرتا ہوں، اس کے پردے فاش ہوتے ہیں، تو ان پردوں کے پیچھے گندہ یہودی بیٹھا ہوتا ہے۔ یہ گندہ طبقہ انتشار پھیلا کر گریٹر اسرائیل کے جھوٹے خواب دیکھ رہا ہے۔"

جس ملک کا بچہ بچہ سمندری تھپیڑوں کی نذر ہو چکا، اس ملک کا وحشی سربراہ اقتدار کی ہوس لئے روزانہ بمباری کر رہا ہے، بچے بوڑھے جوان بے کسی کے عالم میں دردر دھکے کھا رہے ہیں جن کا نہ نشیمن نہ آشیانہ نہ مال ومنال جن کیلئے نہ N G Os حرکت میں آتی ہیں۔ امن کے دعویدار، ظالم جیسا کردار ادا کر رہے ہیں، میں اپنے مخلص شامی بھائیوں کو تسلی دینے کیلئے رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالیشان ہی کافی سمجھتا ہوں، حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنگ عظیم کے وقت مسلمانوں کا مرکزی خیمہ فیلڈ ہیڈ کوارٹر شام کے سب سے اچھے شہر دمشق کے قریب الغوطہ کے مقام پر ہوگا۔ (مستدرک حاکم)۔ اب محسوس ایسے ہوتا ہے یہود کی لگی چنگاری ایک آلاؤ بن کر ان ہی کے وجود کو صفحۂ ہستی سے مٹادے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

☆...☆...☆

اگر تم چاہتے ہو سارے زمانے کا امن......!!

احتشام الحسن

جب سے انسان نے ہوش وآگہی کی آنکھیں کھولی ہیں، اس وقت سے اس طلسم ہستی کے معمے پر غور وفکر کے گھوڑے دوڑا رہا ہے، مگر اس قدیم کتاب کا پہلا اور آخری ورق ایسا گم ہوگیا ہے کہ ابتداء معلوم ہے نہ انتہاء کا پتہ۔ یہ چلتی پھرتی زندگی کیا اور کیوں ہے؟ اس کی ابتداء بھی ہے یا نہیں؟ یہ ختم بھی ہوگی یا نہیں؟ انسان خالی ہاتھ اس دنیا میں آیا اور آج علم ومعرفت کی بلندیوں کو چھو رہا ہے، مگر یہ راز راز ہی رہا۔ نسلوں کی نسلیں گزر گئیں، ہر ایک نے اس مسئلہ کو سلجھانے کی کوشش کی، مگر وہ الجھ کر ہی رہ گیا اور مسئلہ اور مشکل ہوتا چلا گیا۔ جس نے بھی اس کارخانہ ہستی کی سراغ رسانی کی، اس کی آنکھیں چندھیا گئیں، روشنیاں گل ہوگئیں اور عقل وادراک کے سارے سہارے جواب دے گئے لیکن وہ سوالات کے جوابات حاصل نہ ہوئے......!!

اللہ رب العزت کی یہ کائنات اتنی وسیع وعریض ہے کہ انسان تصور بھی نہیں کرسکتا۔ کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ میں نے دنیا کی ہر چیز اور شے کا ادراک کرلیا ہے۔ آسمان میں سورج، چاند، ستارے، کہکشاں، شہاب ثاقب اور چھوٹے بڑے کئی ذرات، اور زمین میں پہاڑ، دریا، سمندر، باغات، جنگلات، چرند، پرند، حیوانات اور انسان وغیرہ، ہر ایک اللہ تعالیٰ کے وجود کی کھلی نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ اتنی بڑی کائنات اور اس کی ہر ہر شے انسان کے فائدہ اور نفع کے لیے پیدا کی ہے اور ہر چیز انسان کے تابع کردی، صبح سے شام تک، دن سے رات تک اور سر سے پاؤں تک، غرض ہمہ وقت انسان اللہ تعالیٰ کے ان نعمتوں سے مستفید ہوتا ہے۔ انسان کا پورا جسم نعمتِ خداوندی میں جکڑا ہوا ہے۔ دنیا کی ہر چیز تو انسان کے لیے ہے، آخر انسان کو کس لیے پیدا فرمایا؟ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے ہاتھ سے تخلیق کیا ہے، اس کو اشرف المخلوقات کا لقب دیا، اس کی فطرت میں حق وباطل، خیر وشر اور ہدایت و ضلالت کے دو متضاد مادے رکھ دیے اور اس کو دارالامتحان میں بھیج کر، تین چیزوں کا حکم دیا: (۱) میرے حکم کردہ فرائض اور واجبات کو بلا کم وکس کے ادا کرو۔ (۲) زندگی کے ہر شعبہ میں اور اختیاری وغیر اختیاری ہر امور میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوہ اور نمونہ بناؤ۔ (۳) خلق خدا کے حقوق اور معاملات کو صحیح طور پر نبھاؤ۔ اگر انسان ان تینوں امور کی پوری طرح پاسداری کرتا رہے تو یہ کائنات کا نظام قائم رہے گا۔ جب صفحۂ ہستی پر ایک شخص بھی ان احکام کا پابند نہ رہا تو یہ آسمان ٹوٹ کر گر پڑے گا، زمین پھٹ جائے گی، پہاڑ روئی کی طرح اڑیں گے اور قیامت واقع ہوجائے گی۔

آج ہر مسلمان کو اس بات کا علم ہے اور وہ یقین بھی رکھتا ہے کہ قیامت آئے گی، اللہ تعالیٰ کے روبرو حاضر ہونا ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چہرا دکھانا ہے۔ اس کے باوجود ہم گناہوں کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ کون سا گناہ اور برائی ہے جس میں ہم مبتلا نہ ہوں۔ ہم گناہوں پر گناہ کرکے اللہ تعالیٰ کی اس زمین کو گندا کر رہے ہیں۔ بددینی اور بے دینی میں ہم حدود تجاوز کرچکے ہیں۔ دنیادار تو دنیادار رہے، اہل دین اور انبیا کے ورثا بھی اسی رخ پر چل پڑے ہیں۔ ان کے قدم پھسل رہے ہیں۔ عبادات نہیں تو معاملات میں کوتاہیاں برت رہے ہیں۔ کیا کل قیامت میں اللہ تعالیٰ کی عدالت کے کٹہرے میں کھڑے ہوکر جواب نہیں دینا......؟

آج ضرورت ہے کہ ہم اپنے آپ کو پہچانیں۔ ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہم آزاد نہیں ہیں، بل کہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔ اس کے حکم کے پابند ہیں۔ ہمیں وہی کرنا ہوگا جس کا ہمیں حکم ملا ہے۔ اسی میں ہمارا امن وسکون ہے، اسی میں ہماری کامیابی ہے، اسی میں ہمارے سوالات کے جوابات ہیں اور اسی میں غیر محدود دنیا کے مقفل معمے کی چابی ہے......!!

☆...☆...☆

شریعت کے تین جز ہیں:
(۱) علم (۲) عمل (۳) اخلاص
جب تک ان تینوں کی تکمیل نہ ہو شریعت کا حق ادا نہیں ہوتا۔ جب شریعت کا حق ادا ہوگا تو اللہ تعالیٰ کی رضا ہوگی جو دنیا و آخرت کی تمام سعادتوں سے افضل ہے "ورضوان من اللہ اکبر" طریقت اور حقیقت دونوں شریعت کے خادم ہیں۔ سلف صالحین اہل دین کو اور اصحاب علم کو قاری کے نام سے تعبیر کرتے تھے، ان میں عالم اور عابد بھی آجاتے ہیں۔ اس کے بعد صوفیاء اور فقراء کا لفظ ایجاد ہوا۔ (کتاب الفرقان بین اولیاء الرحمٰن واولیاء الشیطان)

اگر مرید نے پیر کو خطاء سے معصوم سمجھا اور پیر کے حکم کی تعمیل ہر حالت میں لازمی سمجھی گو اس کا حکم سرور کائنات ﷺ کے حکم کے خلاف ہو تو یہ شرک فی الرسالہ ہے اور اگر پیر کا حکم خدا تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہے اور مرید نے احکام خداوندی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے پیر کے حکم کی تعمیل کی تو یہ شرک باللہ ہے۔

پہلی صورت میں یہ مرید کافر ہے اور دوسری صورت میں مشرک ہے۔ العیاذ باللہ

کشف الارواح

غسل کرے اور اچھے کپڑے پہن کر عطر لگائے اور کسی کونہ تاریک میں کسی جائے نماز پر بیٹھ جائے اور قبلہ کی طرف، دائیں طرف "سبوح" کی ضرب لگائے اور بائیں جانب "قدوس" کی ضرب لگائے اور آسمان کی طرف "رب الملئکة" کی ضرب لگائے اور دل میں "والروح" کی ضرب لگائے۔ سینہ کھل جائے گا اور نور پیدا ہوگا۔

16

باب الفیض

تحریر: حضرت مولانا صاحبزادہ ابوالفیض محمد امیرؒ
(فاضل دار العلوم دیوبند)
تسہیل از: مولانا مفتی محمد اشرف بالاکوٹی

گناہوں کی معافی کے لیے

"یا غفار" بعد از نماز جمعہ شریف ایک سو بار پڑھا کرے۔ کتاب شرح الکبیر میں ہے:
"من ذکره اثر صلوة الجمعة مائة مرة ظهرت له اثار المغفرة"
ترجمہ: جو شخص جمعہ کی نماز کے بعد "یا غفار" سو بار پڑھے اس کو آثار مغفرت ظاہر ہوں گے۔
الغفار کا معنی یہ ہے:
"الذی یغفر الذنوب وان کانت کبیرة و یستر العیوب وان کانت کثیرة."
ترجمہ: وہ ذات جو تمام گناہوں کی مغفرت کرتی ہے اگرچہ گناہ کبیرہ ہوں اور عیبوں کو چھپاتی ہے اگرچہ کثیرہ ہوں۔
بنا برآں حضرت عزاسمہ فرماتے ہیں:
"ومن یعمل سوءً او یظلم نفسه ثم یستغفر الله یجد الله غفورا رحیما"
ترجمہ: جو شخص برے اعمال کرے یا وہ اپنے نفس پر ظلم کرے پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے وہ اللہ کو بخشنے والا اور مہربان پائے گا۔
علامہ قشیریؒ نے تفسیر یوں کی ہے:
"من افنیٰ حیاته فی المخالفات وابلیٰ شبابه فی البطالات ثم ندم قبل الموت وجد من الله العفو عن السیات"
ترجمہ: جس کسی نے اپنی زندگی منہیات شریعہ میں فنا کردی اور اپنی جوانی گناہوں میں تباہ کردی پھر وہ موت سے پہلے پشیمان ہوگیا اور توبہ کرلی تو خدا تعالیٰ اس کی تمام برائیوں کو معاف فرمادیں گے۔ (قطب الارشاد ص۴۱۰)

مراقبہ خسرویہ حسینیہ

یہ طریقہ مجھے اپنے مرشد حضرت خواجہ قطب الزمان منبع علوم عرفان شیخ طریقت واصل باللہ مولانا وسیدنا محمد حسین ابن غوث الزمان امام الواصلین وقدوۃ السالکین خواجہ محمد عزیز رحمہ اللہ تعالیٰ ترتوائی شریف کی زبان مبارک سے حاصل ہوا ہے۔

ذاکر بشرائط مذکورہ قبلہ رو ہوکر ایک اندھیرے مکان میں دو زانو ہوکر بیٹھ جائے۔ دل سے "اللہ، اللہ" کہے۔ نفس کو اس حالت میں فانی کرکے دوبارہ اس کی شکل کرگس کی بنائے (یعنی چیل) اور کرگس کو روضہ اطہر حضرت محمد ﷺ پر لے جائے وہاں پر قبر شریف کے اندر داخل کرے اور نوری جسم حضرت محمد ﷺ کی نورانیت کو کرگس کے اندر کھینچے وہاں سے کرگس کو اڑا کر سیدھا عرش بریں کی طرف لے جائے وہاں پر عرش کے نیچے کرگس کو فنا ومعدوم کردے اور نفس کی صورت سبز کبوتر کی بنائے اور انوار وتجلیات الٰہیہ کو کبوتر میں کھینچے پھر اس کبوتر کو روضہ اطہر کی طرف لائے وہاں پر شفاعت محمدی ﷺ کا تصور کرے وہاں سے کبوتر کو اڑا کر سیدھا دل کے اندر داخل کرے اور خیال کرے کہ میری روح اب پاک ہوگئی ہے اور اب میں پاک لوگوں کی صحبت میں ہوں۔

علی هذا القیاس کافی دیر تک یہ دھیان وتصور وذکر ونقوش لاتا اور کرتا رہے۔ احقر کے تجربات سے ہے اور عجائبات کے مشاہدات میں سے ہے۔

کمال انسانی

حضرت شیخ علی بن ابی بکرؒ نے اپنی کتاب "معراج الهدایہ" میں فرمایا:
"ان حسن کل انسان وکماله وزینته وجماله فی کمال الاتباع المصطفوی فی جمیع الامور ظاهرا وباطنا اصولا وفروعا عقلا ونقلا عادة وعبادة"
ترجمہ: ہر انسان کا کمال اور زینت وجمال حضرت محمد ﷺ کے کامل اتباع میں ہے اور اتباع سب امور ظاہر وباطن واصول وفروع وعقل ونقل وعادت وعبادت میں ہو۔ (قطب الاقطاب ص۳۱)

حتی کہ اپنے نفس کو شریعت کی لگام سے مقید کرے اور اپنے دل کو حقیقت کے حقائق سے منور کرے۔ یہ باتیں قلب کی صفائی سے حاصل ہوتی ہیں اور قلب کی صفائی شریعت متابعت، اخلاق حمیدہ اور ذکر وتلاوت ومعرفت واخلاق محمودی کی تنویر سے حاصل ہوتی ہے۔

اپنی حرکات وسکنات کو سنت نبوی کے مطابق رکھے تاکہ ایک ہیئت محمودہ پیدا ہوکر حقائق کے قبول کے لئے مستعد ہوجائے اسی طرح جنید بغدادیؒ نے فرمایا ہے:
"الطریق کلها مسدودة الا علیٰ من اقتفی اثر الرسول ﷺ وان طرق السادات المقربین الصادقین السابقین مقیدة بالکتاب والسنة وهم الصوفیة علی الحقیقة."
ترجمہ: سب طریقے بند ہیں مگر وہ طریقہ جو کہ حضرت محمد ﷺ کی پیروی کا ہو اور پہلے نیک بزرگوں کے طریقے قرآن وحدیث کے ساتھ مقید تھے اور وہی لوگ فی الحقیقت صوفی تھے۔
"ولا تخبلوا (ای ولا تحسوا) من یتهاون بالاداب النبویة والسنن المصطفویة عارفاً فلا یفتنکم تبطه والقطاعه وخوارق عاداته ولا تغتروا بزهده وتوکله لان الفرق الباطلة مثل الیهود والنصاریٰ والجوکیه والبراهمة یشترکون الفرقة المحققة فی هذا الامور." انتهیٰ
ترجمہ: جو شخص آداب نبوی اور سنت مصطفوی ﷺ کا پابند نہ ہو اس کو عارف نہ جانو اور اس کے زہد اور انقطاع عن الخلائق اور خوارق عادات پر دھوکہ مت کھاؤ کیونکہ کئی فرقے باطلہ مثلاً یہود ونصاریٰ جوگیہ، براہمہ بھی خوارق عادات ہیں۔ صاحب کرامات فقراء وصادقین کے ساتھ شریک ہیں۔ خوارق عادات گروہ باطل کا سحر واستدراج ہے اور گروہ حق کا کرامات ہے۔

حضرت عمر بن نجیدؒ سے دریافت کیا گیا کہ "بالتصوف؟" تصوف کیا ہے؟ آپؒ نے فرمایا: "الصبر تحت الامر والنهی" خدا کے اوامر ومنہیات پر صبر کرنا۔ "ومدار خرق العادات علی الجوع والریاضة لا للمعرفة." خوارق عادات بھوکا رہنے اور ریاضت سے ہوتی ہے معرفت کو خوارق عادات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ (کتب الارشاد ص۱۴)

کتاب الابانہ میں حضرت ابو نصر نجریؒ نے روایت کی ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے:
"لاقول الا بعمل ولا وقول ولا عمل الا بنیة ولا نیة الا باتباع السنة وقال غریب المتن والاسناد."
ترجمہ: قول بغیر عمل کے نہیں اور قول وعمل بغیر نیت کے نہیں اور نیت بغیر پیروی کے نہیں۔ (کتب الارشاد ص۱۴)

حضرت عبداللہ بن المبارکؒ نے فرمایا:
"من یتهاون بالاداب عوقب بحرمان السنن ومن تهاون بالسنن عوقب بحرمان الفرائض ومن تهاون بالفرائض عوقب بحرمان المعرفة"
ترجمہ: جس نے آداب میں سستی کی وہ سنت میں بھی سستی کرے گا۔ جس نے سنت میں سستی کی وہ فرائض میں بھی سستی کرے گا اور جس نے فرائض میں بھی سستی کی وہ معرفت سے محروم ہوگا یعنی تہاون آداب سے حرمان معرفت ہے۔ (کتب الارشاد ص۱۴)

اور حدیث شریف میں ہے:
"ان الله تعالیٰ لایقبل لصاحب البدعة صوماً وصلوة ولا صدقة ولا حجا ولا عمرة ولا جهاداً یخرج من الاسلام کما یخرج الشعر من العجین."
ترجمہ: خدائے قدوس کسی مبتدع کا روزہ، نماز، صدقہ، حج، عمرہ، جہاد قبول نہیں فرماتا۔ مبتدع بدعات پر اصرار کرکے اسلام سے ایسا خارج ہوتا ہے جیسا کہ آٹے سے بال نکل جائے۔

حضرت شیخ علی بن ابی بکرؒ نے فرمایا:
"وهذه الطرق ارکان شجرة الشریعة واصولها وفروعها وعروقها واغصانها واوراقها وازهارها."
ترجمہ: صوفیائے کرام کے سب طریقے شریعت کے ارکان کے اصول وفروع ورگیں وجڑیں، ٹہنیاں وپتے ورطوبت وتری تازگی ہیں۔ (معراج الهدایہ مصنف حضرت شیخ علی بن ابی بکر، کتب الارشاد ص۱۴)

لہٰذا سالک کو چاہیے کہ وہ فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرے اور محرمات سے پرہیز کرے، گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے کنارہ رکھے، پھر نوافل کو ادا کرے، مکروہات سے پرہیز رکھے۔ حدیث شریف میں ہے: "عن الله تعالیٰ مالقرب الی عبدی بشئی احب الی مما افترضت علیه ومایزال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل حتیٰ احبه فاذا احببته کنت سمعه الذی یُسمع به بصره الذی یبصره به ویده التی یبطش بها ورجله التی یمشی بها وان سالنی اعطیته ولئن استعاذ بی لا عیذنه." (بخاری)
ترجمہ: خدائے قدوس فرماتا ہے۔ بندے کے لیے میرے نزدیک میرے تقرب کے لیے میرے فرائض سے جو کہ میں نے اس پر لازم اور فرض کیے ہیں کوئی اور چیز محبوب نہیں ہے اور میرا بندہ نوافل سے میرا قرب چاہتا ہے حتیٰ کہ میں پس جب اس کو دوست رکھ لیا اور اس سے محبت رکھی تو اس کے وہ کان جس سے وہ سنتا ہے وہ میں ہوتا ہوں اس کی وہ آنکھ جس سے وہ دیکھتا ہے وہ میں ہوتا ہوں اس کے وہ ہاتھ جن سے وہ پکڑتا ہے وہ میں ہوتا ہوں اس کے وہ پاؤں جن سے وہ چلتا ہے وہ میں ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں دیتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو میں اسے پناہ ضرور دیتا ہوں۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں، کتاب فتوح الغیب میں درج ہے:
"مالم یفرغ من الفرائض فالاشتغال بالسنن حمق ورعونة فان اشتغل بالسنن والنوافل قبل الفرائض لم یقبل منه واهین لمثله رجل یدعوه الملک الی خادمه فلایاتی الیه فی خدمة الامیر الذی هو غلام الملک وتحت ولایته ویده."
ترجمہ: جب تک فرائض سے انسان فارغ نہ ہو سنت سے مشغول ہوجانا نادانی ہے پس اگر فرائض سے پہلے سنت ونوافل میں مشغول ہوگا تو وہ اس سے قبول نہ کیے جائیں گے اور وہ آدمی ذلیل خوار ہوگا۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کسی کو بادشاہ اپنی خدمت کے لیے بلاتا ہے اور وہ اس کی خدمت کرنے کے لیے نہیں جاتا اور اس امیر کی خدمت میں کھڑا رہتا ہے جو کہ اس بادشاہ کا غلام ہے۔

حیف باشد کہ من بسوئے تو نگراں
دتو دست تہی بسوئے کس دگراں

☆......☆......☆

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی (ظاہر پیر)

رثاء الشیخ العلام
محمد عبداللہ الدرخواستی قدس سرہ

وانظم عقد الدمع من اجل غارب
میں آنسو کے ہار پروتا ہوں غروب ہونے والے چاند پر

وجیه کریم بالمدارس راغب
جو کہ صاحب وجاہت، سخی، اور مدارس سے محبت کرنے والے تھے

سقی الله جدث العلم غیث فیوضه
اللہ تعالیٰ علم کی قبر کو اپنے فیوض کی بارش سے سیراب کریں

ونوره بالفضل مثل الثواقب
اور اس کو اپنے فضل سے چمکدار چیزوں کی طرح روشن فرمائیں

فیا قبر هل واریت جبل عزیمة
اے قبر تعجب ہے کہ تو نے عزیمت کے پہاڑ

ومخزن تفسیر وبحر المواهب
اور تفسیر کے خزانہ اور بخشش کے سمندر کو اپنے اندر چھپا لیا

حضرت عبداللہ بن عبداللہ انصاری شہید رضی اللہ عنہ

باپ کا نام بھی عبداللہ تھا اور بیٹے کا نام بھی عبداللہ۔ لیکن خالق قدرت نے باپ عبداللہ کے مقدر میں ابدی رُوسیاہی لکھ دی تھی اور بیٹے عبداللہ کے مقدر میں دین ودنیا کی سعادتیں ودیعت کی تھیں۔ باپ نے اسلام دشمنی اور منافقت کی ایسی مثال قائم کی کہ "رئیس المنافقین" (منافقوں کا سردار) کا لقب رہتی دنیا تک اس کے گلے کا طوق بن گیا۔ دوسری طرف بیٹے نے حق پرستی، راست بازی، جوش ایمانی اور اخلاص وفدویت کا ایسا نمونہ پیش کیا کہ فرشتوں نے بھی اس پر تحسین کے پھول برسائے اور اس کے نام نے سید المرسلین رحمت عالم ﷺ کے مخلص ترین جاں نثاروں کی فہرست میں جگہ پائی۔

باپ...... ابوحباب عبداللہ بن اُبَیّ کا تعلق قبیلہ خزرج کی ایک نہایت معزز شاخ بنوحبلی سے تھا۔ سلسلہ نسب یہ ہے:
"عبداللہ بن اُبَیّ بن ابی حارث بن عبید بن مالک بن سالم (حبلی) بن غنم بن عوف بن خزرج۔"

اس خاندان کے مورث اعلیٰ سالم بن غنم کی بہت بڑی توند تھی، اس لیے وہ "حبلی" کے لقب سے مشہور ہوگیا تھا اور اسی بناء پر اس کی اولاد کو "بنوحبلی" کہا جاتا تھا۔

اسی طرح عبداللہ بن ابی اپنی دادی "سلول" کے نام کی نسبت سے عبداللہ بن اُبَیّ ابن سلول کے نام سے بھی مشہور تھا۔ سلول بنو خزاعہ کی ایک عورت تھی جس سے ابن ابی کے دادا نے شادی کی تھی۔

ابوحباب عبداللہ بن اُبَیّ یثرب کے سرکردہ رؤسا میں شمار ہوتا تھا۔ وہ بڑے ڈیل ڈول کا ایک بلند وبالا، خوش رو اور چرب زبان آدمی تھا اور اہل یثرب میں بڑی عزت واحترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ رحمت عالم ﷺ کے یثرب میں نزولِ اجلال فرمانے سے پہلے اوس وخزرج کے لوگ متفق ہوکر اس کو اپنا بادشاہ بنانے پر تیار ہوگئے تھے، حالانکہ دونوں قبیلے ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اسی بات سے عبداللہ بن ابی کے اثر ورسوخ کا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ابن ابی کے خزرجی ہونے کے باوجود قبیلہ اوس کے لوگ بھی اس کی رعیت بننے پر بخوشی آمادہ ہوگئے تھے۔ دراصل آئے دن کی باہمی خانہ جنگیوں سے تنگ آئے ہوئے ان لوگوں نے ابن ابی کی بادشاہت پر متفق ہونے ہی میں اپنی عافیت دیکھی تھی۔ چنانچہ ان سب نے مل کر اس کے لئے ایک شاندار تاج بنوایا اور اس کو تخت نشین کرنے کی تیاریاں کرنے لگے۔ اسی زمانہ میں افق مکہ سے طلوع ہونے والے آفتاب اسلام کی کرنیں یثرب کے در و دیوار پر بھی پڑنے لگیں، یہاں تک کہ یثرب کے اہل ایمان کی دعوت پر سرور عالم ﷺ ان کے یہاں تشریف لے آئے اور یہ شہر "یثرب" سے "مدینۃ النبی ﷺ" بن گیا۔

حضور ﷺ کی تشریف آوری سے عبداللہ بن اُبَیّ کو بادشاہ بنانے کا منصوبہ برباد ہوگیا اور مدینہ منورہ کے در و دیوار انوار رسالت سے جگمانے لگے۔ ابن اُبَیّ نے اوس وخزرج کے اہل ایمان کے دباؤ سے مجبور ہوکر بظاہر اسلام قبول کرلیا لیکن بادشاہت سے محرومی کا صدمہ اس کے دل کی پھانس بن گیا اور وہ زندگی بھر اہل حق سے خار کھاتا رہا۔ ابن ہشامؒ کا بیان ہے کہ اس شخص کی ظاہری حالت یہ تھی کہ جمعہ کے دن حضور ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے لگتے تو وہ اٹھ کر لوگوں سے یوں خطاب کیا کرتا تھا:

"لوگو! یہ اللہ کے رسول تمہارے درمیان تشریف فرما ہیں، ان کی ذات سے اللہ نے تمہیں عزت اور بزرگی دی ہے۔ اس لئے تم ان کی تائید کرو اور جو کچھ آپ فرماتے ہیں اسے غور سے سنو اور ان کی اطاعت کرو۔"

لیکن درپردہ اس شخص کو جب بھی موقع ملتا وہ دین حق اور داعی حق ﷺ کو زک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرتا۔

غزوۂ احد میں اس نے مسلمانوں کی پشت میں یوں خنجر گھونپا کہ اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر میدان جنگ سے ہٹ گیا۔ حضور ﷺ نے یہود بنوقینقاع کو جلاوطن کرنا چاہا تو اس نے ان (یہود) کی پرزور حمایت کی۔ غزوۂ بنونضیر میں اس نے یہودیوں کے ساتھ ساز باز کی..... غرض اس کی منافقت ہر موقع پر نئے نئے رنگ دکھاتی رہی۔ اسی بناء پر اس نے "رئیس المنافقین" کے لقب سے شہرت پائی۔ اسی رئیس المنافقین کے گھر وہ فرزند سعید پیدا ہوا جس کی عظمت کردار نے فلک الافلاک کی رفعتوں کو چھو لیا۔ ابن ابی نے اپنے بیٹے کا نام اپنے نام پر عبداللہ رکھا اور بڑے ناز ونعم سے اس کی پرورش کی۔ وہ خوب پڑھا لکھا آدمی تھا، اس لئے بیٹے کو بھی دولتِ علم سے محروم نہ رکھا۔ اسے لکھنا پڑھنا بھی سکھایا اور فنون سپہ گری میں بھی طاق کردیا۔

حضرت عبداللہ نے ہوش کی آنکھیں کھولیں تو ریاست ودولت کو اپنے گھر کی لونڈی پایا۔ باپ کی عزت اثر ورسوخ اور ہردلعزیزی کا یہ عالم تھا کہ خزرج اور اوس دونوں قبیلوں کے لوگ اس کو اپنا بزرگ مانتے تھے۔ یہاں تک کہ یہود مدینہ بھی اس کا احترام کرتے تھے۔ یہ سارے عوامل عبداللہ کو ایک بگڑا ہوا رئیس زادہ بنانے کے لیے کافی تھے۔ لیکن مبدء فیض نے انہیں فطرت سعید سے نوازا تھا۔ شروع ہی سے نہایت زیرک اور بردبار تھے۔ ہجرت نبوی ﷺ سے دو تین سال پہلے مدینہ میں اسلام کا چرچا پھیلا اور خزرج واوس دونوں قبیلوں کی سعادت مند روحیں آہستہ آہستہ دولتِ ایمان سے بہرہ ور ہونے لگیں تو حضرت عبداللہ تک بھی اسلام کا

شوق شہادت
واقعات کے آئینے میں

168

"وفا" کا اعلیٰ قرینہ

(قسط:۱)

محمد عبیدالرحمٰن
muftiubaid313@gmail.com

پیغام پہنچ گیا۔ ان کا باپ تو مدینہ کی بادشاہت کے خواب دیکھنے میں مست تھا لیکن نوجوان عبداللہ کے دل ودماغ نے گواہی دی کہ مکہ کے دُرِّ یتیم ﷺ نے جو پیغامِ حق سنایا ہے وہ سچا ہے اور اسی کے قبول کرنے میں دین ودنیا کی کامیابی مضمر ہے۔ چنانچہ انہوں نے بلاتامل اس پیغام پر لبیک کہا اور انصار کے سابقین اوّلین کی صف میں داخل ہوگئے۔ سرور عالم ﷺ نے مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرمایا تو آپ ﷺ کا والہانہ استقبال کرنے والوں میں حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن اُبَیّ بھی شامل تھے۔ ابن ابی دل ہی دل میں بیٹے کے قبولِ اسلام پر کڑھتا تھا لیکن بے بس تھا۔ کیونکہ اوس اور خزرج کے بیشتر لوگ سعادت اندوز ایمان ہوچکے تھے مجبوراً وہ بھی ہجرت نبوی ﷺ کے بعد زبان سے اسلام کا دم بھرنے لگا، لیکن اس کے دل میں حسد ومنافقت کی جو آگ بھڑک رہی تھی وہ کسی طرح بجھائے نہ بجھتی تھی۔

رمضان ۲ ہجری میں حق وباطل کا معرکۂ اوّل "بدر" کے میدان میں پیش آیا تو حضرت عبداللہ بن عبداللہ بڑے جوش اور جذبے کے ساتھ لڑائی میں شریک ہوئے اور مشرکین کے مقابلے میں دادِ شجاعت دی۔ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو عبرتناک شکست سے دوچار کیا۔ ان کے ستر یا اس سے کچھ زائد آدمی میدان جنگ میں کام آئے اور اسی قدر مسلمانوں کے ہاتھوں اسیر ہوگئے۔ اسیران جنگ میں حضور ﷺ کے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب بھی شامل تھے۔ حضور ﷺ نے قیدیوں کو کپڑے عنایت فرمائے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو عطاء کیا جانے والا کرتا انہیں پورا نہ آیا، کیونکہ وہ بہت طویل القامت تھے۔ اس موقع پر مسلمانوں کو خوش کرنے کے لیے ابن اُبَیّ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لیے اپنا کرتا پیش کیا۔ کیونکہ ابن اُبَیّ بھی بڑا قدآور آدمی تھا اس لیے اس کا کرتا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے جسم پر پورا آگیا۔

سرور عالم ﷺ نے ابن اُبَیّ کے اس کام کو قدر کی نگاہ سے دیکھا اور اس کی منافقانہ حرکتوں کے باوجود اس کے اس احسان کو کبھی نہ بھولے۔ شوال ۳ ہجری میں غزوۂ احد پیش آیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس میں بھی جانبازانہ شریک ہوئے۔ لڑائی میں کسی مشرک کے وار سے ان کے اگلے دو دانت شہید ہوگئے۔ لڑائی کے بعد بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو حضور ﷺ نے فرمایا:
"تم سونے کا ایک دانت بنوالو"
انہوں نے تعمیل ارشاد کی۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ صدق واخلاص میں اپنی مثال آپ تھے۔ انہوں نے اپنی جان راہ حق میں وقف کررکھی تھی۔ احد کے بعد دوسرے غزوات میں بھی ملتزم رکاب نبوی ﷺ رہے اور ہر معرکے میں سربکف ہوکر لڑے۔

غزوۂ بنی المصطلق (شعبان ۶ ہجری) کے موقع پر حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ نے ایسے جوشِ ایمانی اور صدق واخلاص کا مظاہرہ کیا کہ وہ شہرت عام اور بقائے دوام کے دربار میں نہایت بلند مقام پر فائز ہوگئے۔ اہل سیر نے یہ واقعہ بڑی تفصیل کے ساتھ قلمبند کیا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔

"غزوۂ احزاب (۵ھ) کے چند ماہ بعد سرور عالم ﷺ کو اطلاع ملی کہ بنومصطلق نے بغاوت پر کمر باندھی ہے اور مدینہ منورہ پر دھاوا بولنے کی تیاری کررہے ہیں۔ حضور ﷺ شعبان ۶ ہجری کے آغاز میں صحابہؓ کی ایک معقول جمعیت کے ہمراہ ان لوگوں کی سرکوبی کے لیے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اور بنومصطلق کے علاقے میں پہنچ کر مُریسیع نامی ایک کنوئیں (یا چشمے) پر پڑاؤ ڈالا۔ حضور ﷺ نے بنومصطلق کو دعوت اسلام دی اور شرانگیزی سے باز رہنے کی تلقین فرمائی، لیکن ان پر کچھ اثر نہ ہوا اور اپنی طاقت کے زعم میں خواہ مخواہ مسلمانوں سے لڑائی چھیڑ دی۔ مسلمانوں نے تو اپنی جانیں راہ خدا میں بیچ رکھی تھیں اور پھر خود سرور کائنات ﷺ ان کے درمیان موجود تھے، وہ بنومصطلق کو کیا خاطر میں لاتے؟ آناً فاناً ان کے کس بل نکال کر رکھ دیے اور وہ بدبخت اپنے دس آدمی مروا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ بنومصطلق کی شکست کے بعد حضور ﷺ مریسیع سے متصل بستی میں چند روز کے لیے ٹھہر گئے۔ وہاں کے قیام کے دوران ایک دن پانی کی تقسیم پر دو صاحبوں میں تلخ کلامی ہوگئی۔ ان میں سے ایک مہاجر تھے اور ایک انصاری۔ ابن ہشامؒ کی روایت کے مطابق مہاجر کا نام "جہجاہؓ بن مسعود غفاری" تھا، وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ملازم تھے اور ان کا گھوڑا سنبھالا کرتے تھے۔ دوسرے صاحب کا نام "سنانؓ بن وَبَر الجہنی" تھا۔ وہ خزرج کی ایک شاخ کے حلیف تھے، اس لیے انصار میں داخل تھے۔ دونوں میں جھگڑا اتنا بڑھا کہ نوبت لڑائی تک پہنچ گئی۔ اس کشمکش میں حضرت جہجاہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سنان رضی اللہ عنہ کو ایک لات رسید کردی۔ انصار کے نزدیک کسی سے لات کی ضرب کھانا سخت عار کی بات تھی۔ چنانچہ حضرت سنان رضی اللہ عنہ نے اپنی مدد کے لیے انصار کو پکارنا شروع کردیا۔ حضرت جہجاہ رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو خطرے میں دیکھا تو انہوں نے مہاجرین کو آواز دی کہ میری مدد کے لیے پہنچو، انصار مجھے مارڈالتے ہیں۔ (جاری ہے)

5

تاجرو! جنت کیسے جاؤ گے؟

انتخاب: شفیق الرحمٰن

(۲۰) مال حرام کی فراوانی سے تعجب مت کرو

"عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه لایعجبنك امراء کسب مالا حراماً فانه انفقه او تصدق منه لم یتقبل منه وان امسك لم یبارك له فیه وان مات وترکه کان زاده الی النار"۔ (طبرانی، کنز العمال)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اس آدمی پر تعجب نہ کرو..... جس نے مال حرام کمایا..... اگر اسے وہ صدقہ خیرات کرے گا تو قبول نہیں (یعنی ثواب نہیں ملے گا) اور اگر رکھتا ہے تو برکت نہیں..... اور اگر مر جائے اور چھوڑ جائے تو دوزخ کا توشہ۔"

"عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما لا تغبطن جامع المال من غیر حله فانه ان تصدق لم یقبل وما بقی کان زاده الی النار"۔ (مستدرک حاکم، کنز العمال)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو حلال مال کو جمع کرنے والا نہ ہو اس پر رشک نہ کرو کیونکہ اگر وہ اس کا صدقہ کرے گا تو قبول نہیں ہوگا..... جو باقی رہ جائے گا تو جہنم کا توشہ بنے گا"۔

فائدہ: حرام مال کا حاصل کرنا تو دین ودنیا کے اعتبار سے بڑی ہلاکت کا باعث ہے..... دنیا میں خیر وبرکت نہیں، آخرت میں نار جہنم کا باعث..... پھر ایسے مال کی آدمی تمنا ہی کیوں کرے، اس پر رشک کیوں کرے..... ہرگز ایسے مالدار کو اچھا نہ سمجھے، بلکہ شکر کرے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسے مال سے بچایا..... ذرا احادیث پاک پر غور کیجئے! کیسا منحوس مال ہے، صدقہ کرے تو صدقہ بھی بارگاہ خداوندی میں رد ہوجائے..... جمع کرکے رکھے تو جہنم میں لے جانے کا سبب بنے..... پھر اس سے زیادہ منحوس چیز دنیا میں کیا ہوگی..... اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اس منحوس اور ناپاک مال کی نحوست سے بچائے، آمین۔

(۲۱) یتیم کا مال کھانے والے اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں

عن بریدة رضی الله تعالیٰ عنه قال: "قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یبعث الله یوم القیامة قوما من قبورهم تاجج افواههم نارا الم تر ان الله یقول ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلماً انما یاکلون فی بطونهم ناراً"۔ (ابن حبان، طبرانی، کنز العمال)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت کے دن اللہ پاک ایک قوم کو ان کی قبر سے اٹھائے گا جن کے منہ سے آگ بھڑک رہی ہوگی..... کیا نہیں دیکھتے اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں: جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ کھاتے ہیں..... عنقریب وہ جہنم میں جلیں گے"۔

فائدہ: بڑی سخت سزا ہے یتیم کے مال کے ناحق کھانے کی، اس کی تو مدد کرنی چاہئے، اس پر تو اور زیادہ خرچ کرنا چاہئے، نہ کہ الٹا اس کا مال ہڑپ کرے۔

اللہ اللہ کتنی سخت سزا ہے..... پیٹ میں آگ جلائی جائے گی..... بس اے اللہ کے بندو! یتیم کے مال سے بہت شدت سے احتیاط کرو، اہتمام سے حساب رکھو۔

(۲۲) ناجائز مال کا صدقہ گناہ کو ختم نہیں کرتا

عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنهما قال: "قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ان الله تعالیٰ لا یمحو السیئ بالسیئ ولکن یمحو السیئ بالحسن، ان الخبیث لایمحو الخبیث"۔ (الترغیب والترہیب)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ پاک گناہ کو گناہ سے نہیں مٹاتا، لیکن گناہ کو نیکی سے مٹاتا ہے..... خبیث (گناہ) خبیث کو دور نہیں کرتا۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو تجارت اور کسب حرام ہو، جو مال حرام اور ناجائز طریقہ سے حاصل کیا گیا ہو تو یہ گناہ ہے..... ایسے مال کے صدقہ خیرات کرنے سے اور بھلائی کرنے سے کوئی ثواب نہیں ملتا..... اس سے کوئی گناہ نہیں دھلتا..... اس سے معافی نہیں ملتی..... جو خود گناہ ہے وہ گناہ کو کس طرح دور کرے گا..... بلکہ وہ گناہ اپنے حال پر باقی رہتا ہے..... جب اللہ پاک اس مال کے صدقہ کو قبول نہیں فرماتے پھر صدقہ خیرات کردینے سے کیسے اس کا گناہ ختم ہوجائے گا..... نہیں..... ہرگز نہیں..... کبھی بھی ختم نہیں ہوگا..... بلکہ اس کے نامہ اعمال میں ہمیشہ کے لئے درج ہوجائے گا..... اس لئے کہ اس سے توبہ نہیں کی..... اور توبہ کرتا ہی کیسے..... جب کہ اس کے ہاں وہ گناہ گناہ ہی نہیں ہے..... توبہ تو وہ کرتا ہے جو گناہ کو گناہ ہی تسلیم کرتا ہو..... توبہ نہ ہونے کی وجہ سے اس کے کھاتے میں محفوظ ہوگیا..... جس کا بدلہ قیامت کے دن ملے گا..... اس وقت معلوم ہوگا کہ یہ گناہ بھی میں نے کیا تھا..... اور یہ گناہ بھی..... اپنی آنکھوں سے دیکھے گا..... پھر اسے ندامت کے آنسو بہانے پڑیں گے..... اللہ پاک اس سے محفوظ فرمائے..... وہاں کا رونا بہت ہی بُرا ہے..... دنیا میں آنسوں بہانا اور اپنے محبوب رب کو راضی کرنا آسان ہے۔

بس اے تاجرو اور مال حاصل کرنے والو! ہرگز حرام مال مت کماؤ..... یہ مت سوچو کہ صدقہ خیرات کرنے میں..... اللہ کی راہ میں خرچ کردینے سے معاملہ صاف ہوجائے گا..... نہیں..... ہرگز نہیں..... ایسا نہیں ہوگا..... بلکہ سزا اور مواخذہ باقی رہے گا۔

(۲۳) حرام مال اختیار کرنے سے مصیبت کے وقت دعا قبول نہیں ہوتی

عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: "قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ثم ذکر الرجل یطیل السفر اشعث یمد یدیه الی السماء یارب یارب ومطعمه حرام ومشربه حرام، وملبسه حرام وغذی بالحرام فانی یستجاب لذلك"۔ (مسلم شریف، الترحیب والترغیب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (اپنے خطبہ میں بہت سے چیزیں بیان فرمائیں) پھر اس آدمی کا ذکر فرمایا: جو طویل سفری مسافت طے کیا ہوا پریشان حال ہو، دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر دعا کرتے ہوئے کہے اے میرے رب!..... اے میرے رب! پکار رہا ہو..... حالانکہ اس کا کھانا حرام کا ہے..... پینا حرام ہے..... لباس حرام کا ہے..... حرام غذا سے اس کی پرورش ہے..... کہاں اس کی دعا قبول ہوگی۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ طویل سفر کرکے آنے والا شخص پریشان ہوتا ہے..... اس پریشانی کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ہوتی ہے..... اس وقت اپنے رب کو یاد کرتا ہے..... اب اس حال میں اپنے محبوب رب کو مدد کے لئے پکارے اور اس کی اس پکار پر کوئی جواب نہ ملے تو وہ کس قدر اور پریشان ہوگا۔

فقام سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالیٰ عنهما فقال یا رسول الله ادع الله ان یجعلنی مستجاب الدعوة فقال له النبی صلی الله علیه واله وسلم یا سعد اطب مطعمك تکن مستجاب الدعوة۔ (الترغیب والترہیب)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آپ سے عرض کیا دعا فرما دیجئے اللہ پاک مجھے مستجاب الدعوات بنادے..... آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "اپنے کھانے کو پاکیزہ کرلو تمہاری دعا قبول ہونے لگے گی۔

فائدہ: حرام مال کی نحوست اور خباثت کا یہ اثر ہے کہ آدمی کی دعا قبول نہیں ہوتی..... تو سن لو جب کوئی مصیبت آئے گی ظاہری اسباب اس سے نکلنے کا نہیں نظر آرہا ہوگا صرف دعا کے، اور دعا ہی کا سہارا ہوگا..... تم جب دعا کرو گے تو تمہاری دعا قبول نہ ہوگی، سو کتنی پریشانی ہوگی..... آج کل جو ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں اس کا ایک سبب حرام اور مشتبہ مال کا کھانا بھی ہے..... پس لوگو اگر چاہتے ہو کہ مصائب وحوادث میں دعا قبول ہو مسئلہ حل ہو تو حرام کے قریب مت جاؤ..... حلال اختیار کرو، اس سے اپنی ضرورت پوری کرو..... پھر دیکھو کیسے دعائیں رنگ لاتی ہیں۔

(۲۵) حرام مال کا صدقہ قبول نہیں

عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: "قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ومن جمع مالاً حراماً ثم تصدق به لم یکن له فیه اجراً وکان اصره علیه"۔ (الترغیب والترہیب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس شخص نے مال حرام جمع کیا پھر اس کا صدقہ کیا تو اس پر کوئی ثواب نہیں ملے گا اور اس پر اسے گناہ ہی ملے گا"۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو مال ناجائز اور حرام ہو مثلاً چوری کا، سود کا، رشوت کا، یا ناجائز راستہ سے حاصل کیا گیا ہو..... مثلاً دھوکا دے کر، شراب لاد کر، شراب کی کمپنی میں ملازمت کرکے، سودی معاملہ میں گواہی دے کر، سودی کاروبار کا حساب لکھ کر، سود لے کر یا سود دے کر، وغیرہ وغیرہ اس قسم کا مال اللہ پاک کے نزدیک ناپاک اور خبیث ہے..... اگر اس کو خدا کے راستہ میں خرچ بھی کرے گا تو ثواب نہیں ملے گا..... بلکہ اس پر گناہ ہوگا، اللہ پاک ہے پاک ہی مال کو قبول کرتا ہے..... اور پاک ہی مال پر آخرت میں ثواب دے گا۔

☆......☆......☆
☆......☆......☆

حوثی باغیوں کی مکہ پر حملے کی کوشش ناکام میزائل 65 کلومیٹر دور تباہ کر دیا گیا

یمن کے شمالی شہر صعدہ سے مقدس شہر مکہ مکرمہ کی جانب بیلسٹک میزائل داغا تھا، باغی مساجد کو ڈھال بنا رہے ہیں، ترجمان سعودی فوج

ریاض (نیٹ نیوز) حوثی باغیوں کی مکہ پر حملے کی کوشش ناکام بنا دی گئی، باغیوں کی جانب سے داغا گیا میزائل شہر سے 65 کلومیٹر دور ہی تباہ کر دیا گیا، باغیوں نے یمن کے شمالی شہر صعدہ سے مقدس شہر مکہ مکرمہ کی جانب بیلسٹک میزائل داغا تھا۔ سعودی عرب کی قیادت میں عرب اتحاد کے ترجمان بریگیڈیئر جنرل احمد العسیری نے ایک سعودی اخبار کو ایک انٹرویو میں بتایا کہ سعودی فورسز نے جس جگہ سے مکہ مکرمہ کی جانب میزائل داغے گئے تھے، اس کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ حوثیوں کا کوئی مذہب ہے اور نہ اخلاقیات۔ یہ لوگ مساجد، اسکولوں اور اسپتالوں کو اپنی مجرمانہ کارروائیوں کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ دوسری جانب باغیوں کے حمایت یافتہ ٹیلی ویژن المسیرہ نے دعویٰ کیا کہ ان کے راکٹوں نے جدہ کے ہوائی اڈے کو نشانہ بنایا تھا۔ ادھر امام کعبہ اور حرمین شریفین کی نگراں کمیٹی کے چیئرمین الشیخ عبدالرحمان السدیس نے کہا ہے کہ حوثیوں کا اقدام بدترین جرم، ام القریٰ (مکہ معظمہ) کے خلاف کھلی جارحیت اور مسلمانوں کے دلوں کی ٹھنڈک خانہ کعبہ کو نشانہ بنانے کی انتہائی گھٹیا اور مذموم کوشش ہے۔ العربیہ ٹی وی چینل کے مطابق مکہ معظمہ میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے الشیخ عبدالرحمان السدیس نے کہا کہ باغیوں نے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرنے کی مذموم کوشش کی۔ الشیخ السدیس کا کہنا تھا کہ خانہ کعبہ کی طرف راکٹ پھینکنے والوں کا کوئی دین، کوئی اصول اور مذہب نہیں۔ عقل و خرد سے محروم دین بیزار ایسے سرکش باغیوں کو ان کے کیے کی سزا ضرور ملے گی۔

عرب اتحادیوں کی حوثی باغیوں کے ٹھکانوں پر بمباری 36 ہلاک

حوثیوں کے 3 میزائل تباہ

صنعا شہر کے نواحی علاقے میں میزائل داغے جانے کیلئے استعمال ہونے والے لانچر تباہ کر دیا گیا، دمنہ خدیر میں ٹھکانے نشانہ بنے

52 حوثی زخمی، الضالع سے آپریٹ کیا جانے والا راکٹ لانچر بھی اڑا دیا، تعز میں سرکاری فوج اور باغیوں میں جھڑپیں جاری

صنعا (نیٹ نیوز) یمن میں عرب اتحادی طیاروں نے الضالع صوبے میں حوثیوں کے ٹھکانوں پر بمباری کر کے 36 باغیوں کو ہلاک کر دیا جبکہ 52 زخمی ہو گئے ہیں، دوسری جانب عرب اتحاد نے حوثی باغیوں کی جانب سے فائر کئے گئے 3 بیلسٹک میزائل فضا میں تباہ کر دیے۔ یہ حملے ضلع رواح میں جبل الاحرم میں کئے گئے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق اتحادی طیاروں نے صنعا شہر کے ایک نواحی علاقے میں میزائل داغے جانے کیلئے استعمال ہونے والے ایک لانچر کو تباہ کر دیا۔ ادھر تعز صوبے میں مختلف محاذوں پر سرکاری فوج اور ایران نواز حوثیوں میں جھڑپیں جاری ہیں۔ اس دوران ضلع الصلو کے علاوہ ضلع دمنہ خدیر میں بھی ملیشیاؤں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا۔

مقبوضہ بیت المقدس، پیٹرول بم حملے کے بعد اسرائیلی فوجی ٹاور سے آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں

بھارت نے کشمیریوں کیخلاف بھرپور جنگ چھیڑ رکھی ہے، یاسین ملک

اس صورتحال میں بھارتی وفود سے ملاقاتوں کا کوئی فائدہ نہیں، چیئرمین لبریشن فرنٹ

سرینگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں جموں و کشمیر لبریشن فرنٹ کے چیئرمین یاسین ملک نے کہا ہے کہ بھارت نے کشمیریوں کے خلاف بھرپور جنگ چھیڑ رکھی ہے اس صورتحال میں بھارتی وفود سے ملاقاتوں کا کوئی فائدہ نہیں۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق انہوں نے بھارتی وفد سے ملاقات کی معذرت کرتے ہوئے کہا کہ کشمیریوں کی رواداری اور مہمان نوازی دنیا بھر میں مشہور ہے اور ہم نے کبھی بھی کسی مہمان سے بے اعتنائی کا سلوک نہیں کیا ہے لیکن موجودہ حالات میں ایسی کسی ملاقات کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت اور اس کی کٹھ پتلی انتظامیہ نے نہتے کشمیریوں کے خلاف جنگ چھیڑ رکھی ہے اور جس پر کشمیریوں کو سب سے زیادہ تکلیف پہنچی ہے۔ سرکاری ملازمین کی برطرفی اور اس کیخلاف احتجاجی مظاہرین پر طاقت کے وحشیانہ استعمال کی شدید مذمت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آر ایس ایس کی ایما پر کٹھ پتلی انتظامیہ نے سرکاری ملازمین کے قائد عبدالقیوم وانی اور دیگر ملازم لیڈران کو گرفتار اور نوکری سے معطل کر دیا ہے۔

مودی کی دھمکیوں سے ایٹمی جنگ کے خطرات بڑھ گئے، امریکی اخبار

پاکستان جنگ نہیں چاہتا تاہم بڑے حملے کی صورت میں اس کی فوج جواب دے گی، رپورٹ

واشنگٹن (نیٹ نیوز) امریکی روزنامے نے کہا ہے کہ بھارتی وزیراعظم نریندر مودی کی جانب سے پاکستان کو دھمکیوں سے جنوبی ایشیا میں ایٹمی جنگ کے خطرات بڑھ گئے ہیں۔ امریکی روزنامے نے رپورٹ میں کہا ہے کہ مودی کی جانب سے بھارت کے اندر اور مقبوضہ کشمیر میں عسکریت پسندوں کے حملوں کے جواب میں بھارتی وزیراعظم کے ردعمل سے قوم پرستی کے جذبات، ذرائع ابلاغ میں اشتعال انگیزی میں اضافہ ہوا ہے جس سے بھارت کے پاکستان کے ساتھ جنگ کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان جنگ نہیں چاہتا تاہم بھارت کی جانب سے بڑے حملے کی صورت میں پاکستانی فوج جواب دے گی۔

بھارت نواز جماعتیں تعلیم کیخلاف ہیں ہم نہیں، دختران ملت

سرینگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں دختران ملت نے کٹھ پتلی وزیراعلیٰ محبوبہ مفتی کے حالیہ بیان کو حقیقت سے بعید قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ تعلیم کا اصل مقصد کٹھ پتلی وزیراعلیٰ کی طرح آر ایس ایس اور بی جے پی کے مفادات کو پایہ تکمیل تک پہنچانا نہیں بلکہ ظلم و جبر اور ناانصافی کے خلاف سینہ سپر ہونا ہے۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق دختران ملت کی جنرل سیکرٹری نے سرینگر سے جاری بیان میں کہا کہ محبوبہ مفتی خود کو دھوکہ دے رہی ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ بھارت نواز جماعتیں ہی حصول تعلیم کی مخالف ہیں۔ ناہیدہ نسرین نے کہا کہ تعلیم ہمیں اس بات سے روشناس کراتی ہے کہ اپنے لوگوں کیلئے کس طرح کھڑا ہونا چاہئے اور حصول تعلیم کے معنی یہ نہیں ہیں کہ اپنی کرسی کو بچانے کیلئے قاتلوں کے آگے سرنگوں ہوا جائے۔

روس کے سائنسدانوں نے ہٹلر کا خفیہ فوجی اڈہ ڈھونڈ نکالا

ہٹلر کے حکم پر تعمیر ملٹری بیس سے خالی کنستر اور گولیوں سمیت مختلف اشیا ملی ہیں

ماسکو (نیٹ نیوز) روسی سائنسدانوں نے قطب شمالی کے قریب جرمن ڈکٹیٹر ایڈولف ہٹلر کے براہ راست حکم سے تعمیر کئے جانے والے خفیہ فوجی اڈے کا سراغ لگا لیا۔ روسی علاقے سے دریافت ہونے والی اس ملٹری بیس سے خالی کنستر اور گولیوں سمیت مختلف اشیا ملی ہیں۔ تفصیلات کے مطابق ہٹلر کے حکم پر تعمیر کی گئی مذکورہ بیس یا فوجی اڈہ قطب شمالی سے 1 ہزار کلومیٹر دور آرکٹیک سرکل کے غیر معروف ویران جزیرہ نما روسی علاقے الیگزینڈر لینڈ میں آثار قدیمہ کی کھدائی کے دوران دریافت کیا گیا ہے۔ اس بیس (بنکرز) سے تیل کے خالی کنستر، 500 کے قریب تاریخی نوادرات، سواستیکا کے نشانات والی گولیاں، جوتے، خیموں کی باقیات اور دستاویزات ملی ہیں، جن سے ظاہر ہوا کہ یہ کسی زمانے میں نازی جرمنی کا موسمیاتی مرکز بھی تھا، جو 1942 میں تعمیر کیا گیا اور جولائی 1944 میں خالی کر دیا گیا تھا۔ جرمن نازی نے اس اسٹیشن کو "ٹریژر ہنٹر" کا نام دیا تھا۔

روس نے تباہ کن میزائل تیار کر لیا، امریکہ کی نیندیں اڑ گئیں

شیطان ٹو 16 ایٹم بم لے جانے کی صلاحیت رکھتا ہے، امریکا کا ہر گوشہ نشانے پر ہے

میزائل اتنا خطرناک ہے فرانس، ٹیکساس یا انگلینڈ جتنا علاقہ پلک جھپکنے میں تباہ کر سکتا ہے

ماسکو (نیٹ نیوز) روس نے تباہ کن میزائل شیطان 2 تیار کر لیا جس نے امریکہ اور اس کے حواریوں کی نیندیں اڑا دی ہیں۔ "شیطان 2" نامی یہ دیوقامت میزائل پورے 16 ایٹم بم بیک وقت لے جانے کی صلاحیت رکھتا ہے اور یورپ سمیت امریکہ کا ہر گوشہ اس کے نشانے پر ہے۔ یہ میزائل اس قدر ترقی یافتہ اور تباہ کن ہے کہ فرانس، ٹیکساس یا انگلینڈ اور ویلز جتنا علاقہ پلک جھپکنے میں تباہ کر سکتا ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق روس نے پہلی بار اپنے خوفناک ہتھیار کی تصاویر بھی جاری کر دی ہیں۔ یہ میزائل پورے 16 ایٹم بم بیک وقت لے جانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ میزائل صرف یورپ ہی نہیں، بلکہ امریکہ کے مغربی ساحل سے لے کر مشرقی ساحل تک مار کر سکتا ہے یعنی یورپ اور امریکہ کا ہر گوشہ اس کے نشانے پر ہے۔ ان تصاویر کو دیکھ کر امریکہ اور یورپ پر لرزہ طاری ہو گیا ہے۔ دفاعی ماہرین کا کہنا ہے کہ اس میزائل کے سامنے ہیروشیما اور ناگاساکی پر گرائے گئے ایٹم بم پٹاخوں جیسے ہیں۔ یہ میزائل صرف بے پناہ طاقت کا حامل ہی نہیں، بلکہ ریڈار کی نظر سے بچنے کی صلاحیت سے بھی لیس ہے۔

فلپائن: پولیس سے جھڑپ میں میئر ہلاک

منیلا (نیٹ نیوز) فلپائن میں ایک شہر کا میئر پولیس کے ساتھ جھڑپ میں مارا گیا ہے۔ داتو سالوی امپاتوآن قصبے کے میئر شمس الدین دیماؤکوم اور دیگر نو افراد پولیس کے ساتھ جمعہ کو ہونے والی جھڑپ میں مبینہ طور پر پولیس کی فائرنگ سے ہلاک ہوئے۔ ذرائع ابلاغ میں سامنے آنے والی اطلاعات کے مطابق میئر کے قافلے نے کوتاباتو کے شمالی صوبے کے قصبے مکیلالا میں ایک چوکی پر تعینات پولیس پر فائرنگ کی۔ فلپائنی صدر کے جون کے اواخر میں اقتدار سنبھالنے کے بعد سے فلپائن کی پولیس اور دیگر اداروں کے اہلکار منشیات استعمال کرنے اور ان کی فروخت میں مبینہ طور پر ملوث کم از کم 3,600 افراد کو ہلاک کر چکے ہیں۔

کیلیفورنیا میں بس اور ٹرالر میں تصادم سے 13 سیاح ہلاک

واشنگٹن (نیٹ نیوز) امریکی ریاست کیلی فورنیا میں سیاحوں سے بھری بس اور ٹرالر کے درمیان تصادم کے نتیجے میں 13 افراد ہلاک جبکہ 30 سے زائد زخمی ہو گئے۔ مقامی پولیس حکام کے مطابق سیاحوں کی بس لاس اینجلس سے واپس آ رہی تھی کہ پام اسپرنگ ہائی وے پر حادثے کا شکار ہو گئی۔ اطلاعات کے مطابق زیادہ تر مسافروں کا تعلق لاطینی امریکہ سے ہے۔ لاس اینجلس ٹائمز کے مطابق بس انتہائی تیز رفتاری میں آگے جانے والے ٹرک سے ٹکرائی جس کے باعث ٹرالر بس میں 15 فٹ اندر تک جا گھسا۔ لاشیں اور زخمیوں کو نکالنے میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

یمن میں حکومتی فورسز کے حوثی باغیوں کے ٹھکانوں پر حملے

صنعاء کے مشرق میں مارب کے علاقے میں حوثی باغیوں کیخلاف کارروائیاں کی گئیں، حکام

صنعاء (نیٹ نیوز) یمنی حکومتی فورسز نے دارالحکومت صنعاء کے مشرق میں مارب کے علاقے میں حوثی باغیوں کے ٹھکانوں پر حملے کیے، تازہ کارروائیاں ایک ایسے موقع پر دیکھی گئی ہیں، جب ایک روز قبل اقوام متحدہ کے خصوصی مندوب نے حوثی باغیوں کو امن منصوبہ ارسال کیا، یمن میں 3 روزہ فائر بندی معاہدہ رواں ہفتے ختم ہو گیا تھا اور فریقین کے درمیان ایک مرتبہ پھر لڑائی چھڑ گئی تھی۔

کشمیری 70 برسوں سے آزادی کیلئے جدوجہد کر رہے ہیں، شبیر شاہ

تحریکوں میں اتار چڑھاؤ ایک فطری عمل ہے، دشمن کی پہچان کر کے صفوں سے الگ کرنا ہوگا

سرینگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں ڈیموکریٹک فریڈم پارٹی کے سربراہ شبیر احمد شاہ نے کہا ہے کہ آزادی کی تحریکوں میں اتار چڑھاؤ ایک فطری عمل ہے لہٰذا کشمیریوں کو اپنی مبنی برحق تحریک کو آگے لے جانے کیلئے مستقل مزاجی کا ثبوت دینا ہوگا۔ شبیر احمد شاہ نے کہا کہ بھارتی حکمران اور ان کے حاشیہ بردار شاید اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ قتل و غارت اور مار دھاڑ سے وہ کشمیریوں کے حوصلے پست کرنے میں کامیاب ہوں گے لیکن یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق شبیر احمد شاہ نے سرینگر میں جاری ایک بیان میں کشمیری نوجوانوں کے تدبر اور تحریک کے تئیں ان کے جذبہ ایثار کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں تحریک دشمن افراد کی پہچان کر کے انہیں اپنی صفوں سے الگ کر کے تحفظ کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ مختلف اقوام نے جابرانہ تسلط سے آزادی کے لئے قربانیوں کی ایک عظیم تاریخ رقم کی ہے۔ شبیر احمد شاہ نے کہا کہ کشمیری بھی گزشتہ 70 برسوں آزادی کے حصول کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں اور لاکھوں جانوں کی قربانیاں پیش کی ہیں۔

میانمار میں فورسز کے ہاتھوں مسلم خواتین کی آبروریزی

راکھین صوبہ میں ایک ماہ کے دوران 40 خواتین-7 بچیوں کو نشانہ بنایا گیا

میانمار (نیٹ نیوز) میانمار کے راکھین صوبے میں سیکورٹی فورسز کی جانب سے درجنوں مسلم خواتین کی آبروریزی کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ انسانی حقوق کے گروپوں کے مطابق یہ واقعات راکھین صوبہ میں اکتوبر میں مسلمانوں کے خلاف تشدد پر قابو پانے کے لئے سیکورٹی فورسز کے بھیجے جانے کے بعد سے سامنے آ رہے ہیں۔ روہنگیا رائٹس آرگنائزیشن کے پروجیکٹ ڈائریکٹر کے مطابق 19 اکتوبر کو ایک ہی گاؤں کی 30 مسلم خواتین کی سیکورٹی اہلکاروں کے ذریعہ آبروریزی کی گئی۔ ان کا مزید کہنا ہے کہ 20 اکتوبر کو ایک دوسرے گاؤں میں 2 لڑکیوں کی آبروریزی کی گئی جبکہ انہیں 25 اکتوبر کو دیگر گاؤں سے 16 سے 18 سال کی 5 لڑکیوں کی آبروریزی کی خبریں ملیں۔ وہیں برما ہیومن رائٹس نیٹ ورک کا کہنا ہے کہ فوجی کارروائی شروع ہونے کے بعد سے ماگنڈا کے لوگوں کی طرف 10 مزید آبروریزی کے واقعات کی نشاندہی کی گئی۔

چین: عمارت میں دھماکہ 14 افراد ہلاک 157 زخمی

دھماکہ شانزی کے علاقے میں ہوا، ملبے تلے دبے افراد کی تلاش کا کام جاری، دھماکہ غیر قانونی مواد جمع کرنے پر پیش آیا، حکام

بیجنگ (نیٹ نیوز) چین کے شمال مغربی صوبے شانزی میں ایک عمارت میں ہونے والے دھماکے میں 14 افراد ہلاک اور 157 زخمی ہو گئے ہیں۔ مقامی میڈیا کے مطابق دھماکا یولین شہر میں سہ پہر کے وقت ہوا۔ دھماکا اتنا شدید تھا کہ اردگرد کی عمارتوں کے شیشے ٹوٹ گئے اور انہیں نقصان پہنچا۔ ایک سو تیرہ افراد کو ہسپتال داخل کروایا گیا ہے، جن میں گیارہ کی حالت تشویشناک ہے۔ ریسکیو اہلکار ملبے تلے افراد کی تلاش کر رہے ہیں۔ دھماکے کی وجہ جاننے کے لئے تفتیش شروع کر دی گئی ہے۔ حکام کا خیال ہے کہ دھماکہ عمارت میں غیر قانونی دھماکہ خیز مواد ذخیرہ کرنے سے ہوا۔

نیٹو اتحاد روس سے ٹکراؤ یا نئی سرد جنگ کا خواہاں نہیں، سیکرٹری جنرل

مشرقی یورپ میں اضافی 4 ہزار فوجیوں کی تعیناتی کا مقصد احتیاط ہے اشتعال دلانا نہیں

برسلز (نیٹ نیوز) نیٹو کے سیکرٹری جنرل جینز سٹولٹنبرگ نے کہا ہے کہ نیٹو روس کے ساتھ نہ تو کوئی ٹکراؤ چاہتا ہے نہ ہی دوسری سرد جنگ۔ ان کا کہنا تھا کہ مشرقی یورپ کے علاقے میں اضافی 4 ہزار فوجیوں کی تعیناتی کا مقصد احتیاط کا تقاضہ ہے اشتعال دلانا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ کشیدگی کے باوجود نیٹو کا فوجی اتحاد روس کو خطرے کے طور پر نہیں دیکھتا۔ سرد جنگ کے اختتام کے بعد روس اور مغربی طاقتوں کے درمیان آج کل تعلقات کافی خراب ہیں۔ 2014 میں یوکرین کے جزیرے کریمیا کے روس کے ساتھ الحاق کے بعد یورپی یونین اور امریکا نے روس پر پابندیاں عائد کر دی تھیں، شام کی جنگ کے حوالے سے بھی مغربی طاقتوں اور روس کے درمیان شدید اختلافات ہیں، کئی مغربی ممالک نے شام کے بعض شہروں، خاص طور پر صدر اسد کے مخالف گروپوں کے زیر قبضہ علاقوں، پر روسی بمباری کو جنگی جرائم سے تعبیر کیا ہے اور اس کی وجہ سے بھی کشیدگی کا ماحول ہے، نیٹو کا کہنا ہے کہ اسے یقین ہے کہ روس نے اپنی مغربی سرحد کے قریب تین لاکھ 30 ہزار فوجی تعینات کر رکھے ہیں۔

مسئلہ کشمیر حل کے لئے ہر سنجیدہ اقدام کی حمایت کرینگے، میرواعظ

برہان وانی کی شہادت نے کشمیر میں جاری تحریک آزادی کو صرف مزید متحرک کیا، ماحول پہلے سے ہی کافی کشیدہ تھا، حریت رہنما

سرینگر (نیٹ نیوز) کل جماعتی حریت کانفرنس "ع" گروپ کے چیئرمین میرواعظ عمر فاروق نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے ہر سنجیدہ اقدام کی حمایت کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ برہان وانی کی شہادت نے کشمیر میں جاری تحریک آزادی کو صرف مزید متحرک کیا ہے جبکہ پہلے ہی فوجی کالونیوں اور کشمیری پنڈتوں کی آبادکاری کے معاملے پر ماحول کافی کشیدہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ پی ڈی پی کے بی جے پی کے متنازعہ الائنس کی وجہ سے بھی کشمیری عوام کافی غم و غصہ اور اشتعال پیدا ہو گیا تھا انہوں نے کہا کہ پی ڈی پی نے انتخابات کشمیریوں کے حقوق کی جنگ لڑنے کے ایجنڈے کی بنیاد پر لڑے اور بعد میں انہیں لوگوں سے ہاتھ ملا لیا جو کشمیریوں کے حقوق غصب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ایسی صورت حال میں عوام کے غم و غصے میں اضافہ یقینی تھا انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کی سیاسی نوعیت کے اپنے موقف کو دوہراتے ہوئے کہا کہ جب تک بھارتی حکومت یا مشیر انتظامیہ اس مسئلے کو امن و امان کے مسئلے کے طور پر حل کرتے رہیں گے، وادی میں 2000، 2010 یا پھر اب 2016 جیسے حالات پیدا ہوتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت اگر مسئلہ کشمیر کا حل چاہتا ہے تو وہ سنجیدہ رویہ اختیار کرتے ہوئے مذاکرات کو ترجیح دے۔

ملائشیا، ہسپتال میں آگ لگنے سے 6 افراد جاں بحق ہو گئے

آگ اسپتال کی دوسری منزل پر واقع انتہائی نگہداشت کی وارڈ میں لگی، حکام

کوالالمپور (نیٹ نیوز) ملائشیا کی جنوبی ریاست جوہور میں ایک اسپتال میں آگ لگنے سے 6 افراد جاں بحق ہو گئے ہیں۔ حکام کے مطابق آگ دوسری منزل پر واقع انتہائی نگہداشت کی وارڈ میں لگی۔ جہاں سات مریض تھے جن میں سے صرف ایک مریض کو بچایا جا سکا۔ اسپتال میں داخل مریضوں کو دوسرے اسپتالوں میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ آگ لگنے کی وجہ تاحال معلوم نہیں ہو سکی ہے۔

کولمبیا میں لینڈ سلائیڈنگ سے 7 ہلاک، 11 کان کن لاپتہ

بگوٹا (نیٹ نیوز) کولمبیا میں لینڈ سلائیڈنگ سے سات افراد ہلاک جبکہ متعدد افراد لاپتہ ہو گئے جبکہ ٹریفک کا نظام بھی معطل ہو گیا۔ جس کے باعث شہریوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ عینی شاہدین کے مطابق لینڈ سلائیڈنگ کے باعث گیارہ کان کن لاپتہ ہو گئے ہیں۔

کیلے میں جھڑپیں، مہاجرین کیلئے خالی کرایا گیا ہاسٹل نذر آتش

60 بسوں کے ذریعے مختلف حصوں میں منتقل کیا جائے گا، داخلی حصہ جل گیا

فرانس میں 1200 پولیس اہلکاروں کا کیلے میں پناہ گزینوں کے کیمپ خالی کرانے کیلئے آپریشن

پیرس (نیٹ نیوز) کیلے کی بندرگاہ سے جانے والے مہاجرین کیلئے خالی کرائے گئے ہاسٹل کو نذر آتش کر دیا گیا۔ دوسری جانب پولیس اور مظاہرین کے درمیان جھڑپیں دوسرے روز بھی جاری رہیں۔ تفصیلات کے مطابق کیلے کی بندرگاہ سے آنے والے مہاجرین کیلئے خالی کرائے گئے ہاسٹل کو آگ لگا دی گئی، جس کے بعد عمارت کے داخلی راستے اور اندرونی حصے کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے۔ پوئے ڈیڈوم لوبیرٹ میں ریسپشن سینٹرز میں سے ایک کو نذر آتش کیا گیا ہے۔ فرانس میں 1200 سے زیادہ پولیس اور دوسرے حکام کیلے میں پناہ گزینوں کے کیمپ "جنگل" کو خالی کرانے کا آپریشن جاری رکھے ہوئے ہیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ اس کیمپ میں تقریباً 7 ہزار افراد انتہائی خراب حالات میں رہتے ہیں۔ بندرگاہ پر سینکڑوں مہاجرین نئی جگہ منتقل ہونے کے انتظار میں موجود ہیں۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق مہاجرین کی منتقلی کیلئے انہیں 4 گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جن کی ریسپشن سینٹر میں اتوار اور پیر کی درمیانی شب آگ لگائی گئی ہیں۔ فرانسیسی حکومت نے واقعے کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ معاملے کی تحقیقات کی جا رہی ہیں۔ مہاجرین کو 60 بسوں کے ذریعے 451 مختلف مراکز میں منتقل کیے جانے کے انتظامات کیے گئے ہیں۔

یورپی یونین بارڈر ایجنسی کا طیارہ گر کر تباہ، 5 افراد ہلاک

برلن (نیٹ نیوز) یورپی یونین بارڈر ایجنسی فرنٹیکس کا ایک چھوٹا طیارہ گر کر تباہ، 5 افراد ہلاک۔ جرمن میڈیا کے مطابق حکام نے کہا ہے کہ طیارہ مالٹا سے لیبیا کے ساحلی شہر مصراتہ جا رہا تھا کہ تکنیکی خرابی کے باعث اس میں آگ لگ گئی جس سے حادثہ پیش آیا۔ حادثے کے نتیجے میں 5 افراد ہلاک ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں کا تعلق فرانس سے ہے۔ حادثے کے بعد مالٹا کا انٹرنیشنل ایئرپورٹ کچھ وقت کے لیے بند کر دیا گیا۔

ہفتہ کشمیر

☆26 اکتوبر 16 سو زائد کشمیریوں پر پیلٹ گن کا نشانہ بنے، 1100 بینائی سے محروم ☆27 اکتوبر تعلیمی اداروں کو نذر آتش کرنا کٹھ پتلی حکومت کی چال ہے، سید علی گیلانی ☆28 اکتوبر جامع مسجد سرینگر کی طرف ہزاروں کشمیریوں کا مارچ، جھڑپوں میں متعدد زخمی، درجنوں گرفتار ☆29 اکتوبر 2 اکتوبر کو بھارتی فوج کے ہاتھوں زخمی ہونے والی بچی بھی جام شہادت نوش کر گئی ☆30 اکتوبر پلوامہ اور کپواڑہ میں سرچ آپریشن، خاتون سمیت 2 افراد شہید ☆31 اکتوبر مجاہدین کے حملے میں 2 بھارتی فوجی واصل جہنم، کپواڑہ میں تلاشی کارروائیاں ☆ یکم نومبر ضلع پلوامہ کے علاقے ساہپورہ اور کریری بارہمولہ میں مزید 24 نوجوانوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

ہفتہ فلسطین

☆26 اکتوبر اسرائیلی پولیس پر کار چڑھانے والا فلسطینی شہید، 3 اہلکار صہیونی فوجی زخمی ہو گئے ☆27 اکتوبر صہیونی فوجیوں کا 13 سالہ فلسطینی بچے پر ہولناک تشدد، کئی ہڈیاں توڑ دیں ☆28 اکتوبر پیٹرول بم حملے میں اسرائیلی فوج کے کنٹرول ٹاور میں آگ بھڑک اٹھی، جل کر خاکستر ☆29 اکتوبر یکم اکتوبر 2015ء سے اب تک 262 فلسطینی شہید ہو چکے ☆30 اکتوبر اسرائیلی زندانوں میں سات فلسطینی اسیران کی بھوک ہڑتال جاری ☆31 اکتوبر صہیونی پولیس کی سیکورٹی میں یہودیوں کے مسجد اقصیٰ پر دھاوے، قبلہ اول کی بے حرمتی کا ارتکاب کیا ☆ یکم نومبر اسرائیلی فوج کا کریک ڈاؤن، شناخت پریڈ کے بعد درجنوں شہری گرفتار کر لئے۔

ہفتہ عراق شام

☆26 اکتوبر ادلب میں سکول پر بمباری سے 11 بچوں سمیت 26 افراد شہید ہو گئے ☆27 اکتوبر عراق، بغداد میں کار بم دھماکے میں 18 افراد ہلاک، 25 زخمی ☆28 اکتوبر الانبار صوبے کے شہر جلیبہ میں الترکمان اور الاکراد کے پہاڑوں پر بشار فورسز کی بمباری ☆29 اکتوبر شام، ادلب میں اسکول پر فضائی حملہ، 11 بچوں سمیت 35 افراد شہید ☆30 اکتوبر کینیڈا نے شمالی عراق کے یزیدی مہاجرین کو پناہ دینے کا فیصلہ ☆31 اکتوبر شامی فوج کے اڈے پر راکٹ باری، ایک شخص جاں بحق، 6 زخمی ہو گئے ☆ یکم نومبر موصل میں آپریشن جاری، 30 ہزار عراقی فوجی حصہ لے رہے ہیں، امریکی مدد بھی حاصل ہے۔

ہفتہ افغانستان

☆26 اکتوبر کنڑ میں امریکی ڈرون حملہ، 15 افراد شہید، طالبان نے 6 اہلکار مار ڈالے ☆27 اکتوبر ننگرہار میں عالم دین کے گھر چھاپے کی اطلاع پر طالبان حملے، 4 امریکی واصل جہنم، متعدد زخمی ☆28 اکتوبر بگرام ایئربیس پر فدائی یلغار، 12 امریکی فوجی ہلاک، متعدد زخمی ☆29 اکتوبر امریکی طیاروں نے بمباری کر کے 30 افراد شہید کر دیے ☆30 اکتوبر ترین کوٹ اور دائی کنڈی میں 76 اہلکاروں نے ہتھیار ڈال دیے، بھاری مقدار میں اسلحہ غنیمت ☆31 اکتوبر 6 ماہ میں 5523 افغان اور اتحادی فوجی ہلاک ہوئے، 9665 زخمی بھی ہوئے، امریکی رپورٹ ☆ یکم نومبر وردک، ہرات اور فراہ میں طالبان سے لڑائی کے دوران 70 سے زائد کٹھ پتلی فوجی ہلاک۔

سعودی عرب، بس پل سے نیچے جا گری، 6 افراد جاں بحق، 35 زخمی

ریاض (نیٹ نیوز) سعودی عرب میں مسافر بس پل سے نیچے گر گئی، حادثے میں 6 افراد جاں بحق، جبکہ 35 زخمی ہو گئے ہیں۔ واقعہ عقبہ عسیر ریجن میں پیش آیا۔ ہلال احمر کی ٹیموں نے زخمیوں اور لاشوں کو قریبی ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ زخمیوں اور جاں بحق ہونے والوں میں مختلف قومیت کے شہری شامل ہیں۔ سعودی شہری دفاع کے مطابق حادثہ تیز رفتاری اور ڈرائیور کی غفلت کے باعث پیش آیا۔

بشار الاسد حکومت سے وابستہ 10 شخصیات بلیک لسٹ

برسلز (نیٹ نیوز) یورپی یونین کے رکن ممالک نے شام پر نئی اقتصادی پابندیاں عائد کرتے ہوئے صدر بشار الاسد کی مقرب 10 اہم شخصیات کو بلیک لسٹ کر دیا ہے۔ یورپی یونین کی کونسل برائے خارجہ امور کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ کونسل کے 28 ممالک اسد حکومت سے وابستہ 10 اہم شخصیات پر نئی اقتصادی پابندیاں عائد کی ہیں۔ ان نئی پابندیوں کے بعد شامی حکومت کی مقرب بلیک لسٹ کی گئی شخصیات کی تعداد 217 ہو گئی ہے۔

افاداتِ اکابر

اسلامی مملکت کا دستوری ڈھانچہ

حکومت وسلطنت اگر مسلمانوں کے زیر اقتدار آئے تو ان کا طرز عمل کیا ہوگا؟ اور وہ اپنا فرض منصبی سمجھتے ہوئے کن چیزوں کو بروئے کار لائیں گے؟ اس سلسلہ میں قرآن حکیم نے چار باتوں کا ذکر کیا ہے: اقامۃ الصلوٰۃ (نمازوں کی پابندی) ایتاء زکوٰۃ (نظام زکوٰۃ کا قائم کرنا) امر بالمعروف (نیک کاموں کا حکم کرنا) نہی عن المنکر (برے کاموں سے منع کرنا) چنانچہ ارشاد ہے:

"وہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں حکومت دے دیں تو یہ لوگ نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں اور نیک کاموں کے کرنے کو کہیں اور برے کاموں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام تو خدا ہی کے اختیار میں ہے۔ (بیان القرآن: سورہ حج ع ۶)

یہی وہ بنیادی نکات ہیں جن پر اسلامی مملکت کا دستوری ڈھانچہ مرتب ہوگا، یہی وہ محور ہے جس کے گرد مسلمانوں کا نظم مملکت گردش کرے گا، یہی وہ روح ہے جو اسلامی حکومت کے ایک ایک شعبہ میں جاری وساری ہوگی اور یہی وہ اساسی مقاصد ہیں جنہیں اسلامی حکومت اپنے لئے نصب العین قرار دے گی، بلاشبہ اسلامی حکومت کو سینکڑوں قسم کے سیاسی مصالح، معاشرتی مسائل اور وقتی تقاضوں کا سامنا کرنا ہوگا لیکن وہ اس امر کی شدت سے پابند رہے گی کہ اس کا کوئی اقدام ان بنیادی اصولوں سے متصادم نہ ہو۔

(بصائر وعبر: ص ۲۶)

معارفِ جہاد

حق اور روشنی کی کرن

آج ایمان کے ڈاکو اور شیطان کے کارندے گلی گلی میں پھیلے ہوئے ہیں..... الحاد اور بدعات کی باد سموم شجر ایمان کو جلانے کے لئے بے تاب ہے..... حق اور روشنی کی کرن وہ اللہ والے علماء کرام ہیں جو یہود ونصاریٰ کے اثرات اور دنیا پرستی سے محفوظ ہیں اور قرآن وسنت کا باقاعدہ اور مستند علم اور اپنے اکابر کی نسبت سے سرفراز ہیں..... بس انہی کی رہنمائی میں اپنے ایمان اور اپنے اعمال کی حفاظت ہمارے لئے یہودی بیماریوں سے بچنے کا بہترین راستہ ہے۔ (یہود کی چالیس بیماریاں: ص ۸۸)

غیر فطری امور پسند کرنا

دراصل حکمران طبقے کا عوام پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے..... اور آج حکومت عموی طور پر کافروں اور منافقوں کے ہاتھ میں ہے چنانچہ حالت یہ ہو چکی ہے کہ پینٹ جیسا تکلیف دہ اور غیر فطری لباس لوگوں کو اچھا لگتا ہے..... جبکہ آرام دہ اور سادہ تہبند اور شلوار کو پسماندگی سمجھا جاتا ہے..... اور تو اور کھڑے ہوکر کھانے اور پیشاب کرنے جیسے حیوانی اعمال تک فیشن بنتے جارہے ہیں..... تو جب عقلوں کا یہ حال ہے تو پھر یہ عقلیں جو غیر فطری امور کو پسند کرنے لگی ہیں فطری دین کو کس طرح قبول کرسکتی ہیں۔ (یہود کی چالیس بیماریاں: ص ۱۰۹)

عہدِ زریں

مصر میں دو تاریخی مقامات

تحریر: عثمان بن عفان

(۱) فاتح مصر حضرت سیدنا عمرو بن العاص کی طرف منسوب قاہرہ میں موجود جامع مسجد عمرو بن العاص۔

(۲) مصر میں موجود ایک قدیم ترین مسیحی عبادت خانہ۔

تابندہ ستارے

56

سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ

ابوحفصہ

اس اہم تاریخی خط کی نقل یہ ہے:

مکتوب نورالدین محمودؒ بنام امام شرف الدینؒ بن ابی عصرون

اللہ جل شانہٗ میرے لیے کفایت کرتا ہے اور کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ شیخ امام شرف الدین کو اپنی طاعت کی توفیق دے اور ان کا خاتمہ بخیر کرے۔ غیر خائف ہوں شیخ سے جن کی طرف سے رجوع کیا ہے اور میری غرض اور مقصود کل مسلمانوں کی اصلاح سے متعلق ہے اور اس چیز سے جو مجھے اللہ تعالیٰ کا قرب عطا کرے اور اللہ صاحب توفیق ہے، وہ میری نیت کو جانتا ہے اور آپ بھی میری نیت کو جانتے ہیں۔ جیسا کہ کہا ہے کہ عزیز تر کہنے والے نے (اور اس کے پاس علم کتاب ہے) آپ کو معلوم ہے کہ ہم نے مصر کی طرف اپنی توجہ منعطف کی ہے پس وہ بڑی فتوحات سے ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے دارالسلام بنایا ہے حالانکہ اس سے پہلے وہ کفر اور نفاق کا مسکن بنا ہوا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ کا شکر اور اس کا احسان ہے ہر چیز پر امور دین کی جو اصل اور مدار نجات ہیں ترجیح حاصل ہے اور آپ جانتے ہیں کہ مصر اور اس کے بلاد کم نہیں ہیں لیکن وہ امور شرع سے خالی ہیں اور آنسو جمع نہیں کیے جاتے مگر شدائد کے لیے آپ کی جدائی مجھے پسند نہیں مگر اب آپ پر اور مجھ پر فرض ہوگیا ہے کہ مصر کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔ فی الحال ہمارے پاس اس کام کے لیے آپ سے بڑھ کر کوئی اور موزوں آدمی نہیں۔ میں سوائے آپ کے مصر کے امور دین کی نگرانی کسی اور کے سپرد نہیں کرسکتا تاکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بری الذمہ ہو جاؤں پس آپ پر واجب ہے (اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے) کہ ساق اجتہاد سے دامن کو سمیٹ لیں اور مصر کے عہدۂ قضاء کے متولی بن جائیں اور اپنے علم کے مطابق عمل کریں۔ بیشک یہ آپ کو اللہ تعالیٰ سے قریب کردے گا۔ اب میں بری الذمہ ہوگیا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ جوابدہ ہیں پس آپ اور آپ کا فرزند ابوالمعالی (اللہ اس کو توفیق دے) وہاں موجود ہوں گے تو میرا دل خوش رہے گا اور میں بری الذمہ رہوں گا اور بے شک یہ خط میں نے اپنے قلم سے لکھا ہے تاکہ مجھ پر کوئی حجت باقی نہ رہ جائے۔ آپ مع اپنے فرزند کے میرے پاس چلے آئیں تاکہ میں آپ کو مصر کی طرف بھیج دوں۔ والسلام

یہ خط میں نے اپنے دوست صلاح الدین (اللہ تعالیٰ اس کو خیر کی توفیق دے) کی موافقت اور اتفاق سے لکھا ہے، میں بیشک اس کا بہت بڑا شکر گزار ہوں۔

اللہ تعالیٰ اس کو جزائے خیر دے اور اس کو باقی رکھے کیونکہ صالحین اور اخیار کی بقا میں اہل اسلام کے لیے بڑا فائدہ اور بہتری ہے۔

"اللہ تعالیٰ نیکی اور نیکی کے مددگاروں کو زیادہ کرے اور ہم کو اللہ کافی ہے اور وہ اچھا وکیل ہے اور اللہ تعالیٰ کا درود اور سلام ہمارے آقا محمد ﷺ اور ان کی آل اور ان کے اصحاب پر پہنچے۔" (کتاب الروضتین فی اخبار الدولتین)

ایک اور واقعہ جس سے پتا چلتا ہے کہ نورالدین کے دل میں صلاح الدین کی کس قدر عزت اور وقعت تھی یہ ہے کہ صلاح الدین کے بڑے بھائی شمس الدولہ توران شاہ نے جب سلطان نورالدین سے مصر جانے کی اجازت مانگی تو اس نے اول یہ کہہ کر انکار کردیا کہ تو یہ خیال کرے گا کہ صلاح الدین میرا چھوٹا بھائی ہے اور وہی ہے جو نورالدین کی خدمت میں کمر بستہ رہتا تھا اور اس لیے تو اس کا ادب اور لحاظ نہیں کرے گا حالانکہ وہ اب مصر میں میرا نائب ہے۔

شمس الدولہ نے عرض کیا کہ میں صلاح الدین کو اپنا سردار سمجھوں گا اور اس کے احکام سے سرمو انحراف نہیں کروں گا چونکہ وہ آپ کا نائب ہے اس لیے عمر میں بڑا ہونے کے باوجود میں اس کا پورا پورا ادب کروں گا۔

سلطان اب مطمئن ہوگیا اور اس نے شمس الدولہ کو مصر جانے کی اجازت دے دی۔

عرب مؤرخین کا بیان ہے کہ نورالدین محمود صلاح الدین کو ہمیشہ "الامیر الاسفاح سالار" کہہ کر مخاطب کیا کرتا تھا۔ صلاح الدین کی وزارت کے بعد خطبوں میں العاضد کے بعد نورالدین محمود کا نام بھی لیا جانے لگا۔

☆.....☆.....☆

سوڈانیوں کی بغاوت

مصر میں سوڈانی حبشیوں کا بڑا زور تھا۔ ان کا سردار ایک خواجہ سرا مؤتمن الخلافہ تھا جو قصر خلافت کے جملہ امور کا منصرم اور محافظ اعلیٰ تھا چونکہ یہ لوگ براہ راست خلیفہ سے تعلق رکھتے تھے اس لیے ہر وزارت ان کو کسی نہ کسی طریقہ سے اپنے قابو میں رکھتی تھی۔ صلاح الدین ایک نڈر اور کھرا آدمی تھا۔ اس نے ان لوگوں کو چنداں اہمیت نہ دی اور اپنی مرضی کے مطابق کاروبار حکومت چلانے لگا۔ مؤتمن الخلافہ کو صلاح الدین کی روش پسند نہ آئی۔ اس نے در پردہ صلیبیوں کو ایک خط لکھا کہ صلاح الدین کو مصر سے نکالنے میں ہماری مدد کرو۔ یہ خط اتفاق سے صلاح الدین کے کسی آدمی کے ہاتھ لگ گیا۔

صلاح الدین نے جب یہ خط پڑھا تو اس نے اسی وقت غدار مؤتمن الخلافہ کی گرفتاری کا حکم دے دیا۔ وہ موقع پا کر قصر خلافت سے بھاگ نکلا۔ صلاح الدین نے اس کی تلاش جاری رکھی اور ۲۵ ذیقعدہ ۵۶۴ھ کو ایک گاؤں خرقانیہ سے گرفتار کرکے قتل کرادیا۔

مؤتمن الخلافہ کے قتل سے سوڈانی حبشیوں میں بڑا اشتعال پیدا ہوا اور انہوں نے پچاس ہزار کی تعداد میں مجتمع ہوکر ایوان وزارت پر حملہ بول دیا۔ شامی فوج نے صلاح الدین اور اس کے بھائی شمس الدین کی قیادت میں شورش پسندوں کا جم کر مقابلہ کیا اور دو دن کی خونریز جنگ کے بعد ان کے پرخچے اڑا دیے۔ سوڈانیوں کے قلع قمع کے بعد صلاح الدین کے قدم مصر میں مضبوطی سے جم گئے یہاں تک کہ قصر خلافت کا نظم ونسق بھی اس کے ہاتھ میں آ گیا۔ اس کا منتظم اس نے امیر بہاؤالدین قراقوش اسدی کو مقرر کیا اور اس کو حکم دیا کہ کوئی شخص اس کی اجازت کے بغیر قصر خلافت میں داخل نہ ہو۔

شاہ جیؒ کے علمی جواہر پارے

11

۵۶) ایک موقعہ پر حضرت شاہ صاحبؒ نے ارشاد فرمایا کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کے معنی میں بھی مجھے تسکین نہ ملتی تھی کیونکہ عام معنی ہیں: دکھا ہم کو راہ سیدھی راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے انعام کیا نہ ان کی جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ ان کی جو گمراہ ہوئے۔

لیکن جب شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ پڑھا تو بالکل وضاحت ہوگئی اور وہی عین مطابق معنی ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

"چلا ہم کو سیدھی راہ۔ راہ ان لوگوں کی جن پر فضل کیا ہے تو نے نہ ان لوگوں کی راہ بتا جن پر غصے ہوا اور نہ بہکے ہوئے گمراہوں کی راہ دکھا ہم کو۔"

ظاہر ہے کہ جو بات اس میں ہے وہ اس عام ترجمہ میں نہیں، یہ دونوں ترجمے ایک دوسرے کا عکس ہیں اس میں ایک تو اھدنا کے معنی دکھانے کے کئے گئے ہیں جو اس کی ذات وحدہ لاشریک لہ کے منافی ہے جہاں کانٹے ہی کانٹے ہوں وہاں اکیلا چھوڑ دینا اور ساتھ چلانا ایسا ہے جیسے باپ بچے کو انگلی پکڑ کر ساتھ چلاتا ہو اور راستہ کی دشواریاں سہل کردیتا ہے اپنی توفیق اور حفاظت میں چلاتا یہ اس بارگاہ کی عین شان ہے۔ (امروز ص ۴)

۵۷) حضرت امیر شریعت نے ایک مرتبہ مسئلہ بشریت پر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

نبی یا رسول وہ مقرب اور برگزیدہ انسان ہے جسے پروردگار عالم اپنے احکام بندوں تک پہنچانے کے لئے منتخب فرمائے۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ جتنے انبیاء نبوت کا تاج سر پر رکھ کر اس دنیا میں تشریف لائے وہ سب کے سب حضرت آدم علیہ السلام کی نسل سے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق قرآن حکیم میں تصریح کردی ہے کہ وہ بشر تھے اور مٹی سے پیدا کئے گئے تھے۔

جب یہ حقیقت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا اور وہ خاکی مخلوق ٹھہرے تو صاف ظاہر ہے کہ ان کی ساری اولاد بھی خاکی اور ان کی ہم جنس قرار پائے گی۔

بریلوی حضرات نے مشہور کر رکھا ہے کہ آپ ﷺ نور تھے اور جامہ بشریت لائے تھے۔ بلاشبہ حضور ان معنوں میں سراپا نور ہی ہیں کہ آپ ﷺ کے وجود مسعود سے ظلمت کدہ عالم میں روشنی پھیلی اور گم گشتگان راہ کو راستہ ملا۔ بزم عالم میں آپ کے رونق افروز ہوتے ہی کفر وشرک کی ظلمتیں کافور ہوگئیں اور چاردانگ عالم میں توحید وسنت کی روشنی پھیل گئی۔ لاریب سید الانبیاء آسمان ہدایت کا آفتاب بن کر تشریف لائے۔

لیکن جن معنوں میں بریلوی حضرات لفظ (نور) کو حضور ﷺ کے متعلق استعمال کرتے ہیں افسوس ہے کہ اہل سنت کی مستند کتابوں میں اس کا سراغ نہیں ملتا۔

قرآن حکیم میں مسئلہ بشریت پر اس قدر واضح انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے کہ کسی شک وشبہ کی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی ہاں البتہ ضد اور کج فہمی کا تو کوئی علاج ہی نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے:

قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا (تو کہہ سبحان اللہ میں کون ہوں مگر ایک آدمی ہوں بھیجا ہوا) (پ ۱۵ ع ۱۰)

بشر ہونے میں (یعنی جنس میں) ہم جیسے نبی ہونے میں بہت بلند، بہت بلند، بہت بلند

خاتم الانبیاء کی ذات وہم وگمان سے بلند

خدا کا حسن انتخاب، انتخاب لاجواب

اکٹھا کرو تمام علماء کو اس مسئلہ میں وہ اسی مقام پر پہنچیں گے جہاں (عطاء اللہ شاہ) بخاری کھڑا ہے۔ (یادگار بخاری: ص ۵۵)

۵۸) حضرت امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے مرزائیت کے مسموم زہر سے لوگوں کو بچانے کی بہت کوشش فرمائی۔ چنانچہ ایک موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

مذہب اسلام کا یہ ایک بنیادی مسئلہ ہے کہ سلسلۂ نبوت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ختم ہے اور اب آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ کی تشریف آوری سے نبیوں کے سلسلہ پر مہر لگ گئی اب کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی۔ بس جن کو ملنی تھی مل چکی، اسی لئے آپ ﷺ کی نبوت کا دور سب نبیوں کے بعد رکھا جو قیامت تک چلتا رہے گا۔

جس طرح روشنی کے تمام مراتب عالم اسباب میں آفتاب پر ختم ہوجاتے ہیں اسی طرح نبوت و رسالت کے تمام مراتب وکمالات کا سلسلہ بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود مسعود پر ختم ہوجاتا ہے، بدیں لحاظ کہہ سکتے ہیں کہ آپ علیہ السلام رتبی اور زمانی ہر حیثیت سے خاتم النبیین ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نبوت و ہدایت کا وہ مہر درخشاں ہیں جس کے طلوع ہونے کے بعد اب کسی دوسری روشنی کی مطلق ضرورت نہیں رہی، سب روشنیاں اسی نور اعظم میں محو ومدغم ہوگئیں۔ (یادگار بخاری: ص ۵۸)

۵۹) حضرت امیر شریعتؒ نے مرزائیت اور مرزا کی خود ساختہ نبوت کے بارے میں تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی ہی وہ واحد ذریعہ ہے جس نے مختلف فرقہ بندیوں کے باوجود مسلمانوں کی وحدت کو برقرار رکھا ہوا ہے، یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کسی نئی نبوت کا تصور وحدت اسلامی کو پارہ پارہ کردینے کے مترادف ہے۔

ہندوستان میں انگریزوں نے حکومت مسلمانوں سے چھینی تھی اور وہ مسلمانوں ہی کو انقلاب ۱۸۵۷ء کا ذمہ دار سمجھتے تھے، گو مسلمان غیر منظم ہونے کی وجہ سے آزادی کی جنگ ہار چکے تھے لیکن ہنوز انگریزوں کو کھٹکا ہوا تھا، چنانچہ اس دور میں مسلمانوں کے جذبۂ حریت کو کچلنے کے لئے انگریزوں نے جس بربریت کا مظاہرہ کیا تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس کے باوجود برطانوی استعمار پرستوں کو اطمینان قلب حاصل نہیں تھا، یہ کانٹا برابر ان کے دل میں کھٹک رہا تھا کہ یہ شیر جو زخمی ہو چکا ہے ایک دفعہ پھر حملہ آور ہوگا۔ انگریز چاہتے تھے کہ کسی طرح مسلمانوں کے جذبۂ جہاد کو ختم کیا جائے اور ان کے شیرازے کو منتشر کردیا جائے تاکہ وہ پھر سر نہ اٹھا سکیں، لیکن اس آرزو کے پورا ہونے کی صورت نہ تھی جب تک مسلمان رسول عربی ﷺ کی غلامی کا طوق گلے میں ڈالے ہوئے تھے۔

مرزائیت کی تحریک جو مذہبی روپ میں نمودار ہوئی دراصل مسلمانوں کے دلوں میں جذبہ جہاد کو فنا کرنے اور ان کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی ایک خوفناک سازش تھی جو انگریزی عہد حکومت میں کی گئی۔ بالفاظ دیگر مرزائیت کی تنظیم انگریزی راج کو دوام بخشنے کی ایک تدبیر تھی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس تحریک کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی ساری زندگی انگریزوں کی قصیدہ خوانی میں گزری۔ مرزائیت کو ہم ایک ایسے درخت سے تشبیہ دے سکتے ہیں جس کی آبیاری اور حفاظت اپنی سیاسی مصلحت کے تحت انگریز کرتے رہے اور جب تک وہ یہاں رہے اس کے برگ وبار سے متمتع ہوتے رہے۔ (یادگار بخاری: ص ۶۰)

☆.....☆.....☆

خواتین اسلام سے رسول اکرم ﷺ کی باتیں

بچوں پر شفقت کرنا عورت کا ایمانی تقاضا ہے:

مومن وکافر سب ہی اپنے بچوں کو شفقت سے پالتے ہیں لیکن اگر مسلمان عورت اس کو دین بنالے اور اس عمل میں اللہ کی رضا کی نیت کرلے کہ اولاد کی پرورش میری دینی ذمہ داری ہے اور ان کے ساتھ شفقت کا برتاؤ کرنا میرا ایمانی تقاضا ہے میں ان کی پرورش کرنے میں ایمانی تقاضے کو پورا کررہی ہوں تو اس کو اس شفقت و پیار پر ثواب بھی ملے گا، پھر اگر جسمانی تربیت کے ساتھ ایمانی تربیت بھی کی اور بچوں کو دین کے راستہ پر ڈالا اور نماز روزہ کا پابند بنایا تو اس کا ثواب علیحدہ ملے گا۔ اس کے بعد یہ اولاد دینی ذہن رکھنے کی وجہ سے اپنی اولاد کو دین کی راہ پر لگائے گی تو اولاد کی اولاد کی دین داری کا ثواب بھی اس دادی اور پردادی اور نانی اور پرنانی کو ملے گا جس نے اپنی اولاد کو دین کے راستہ پر ڈالا تھا۔ محبت اور شفقت کے تقاضوں کی وجہ سے بچوں کے نان نفقہ اور خوراک وپوشاک نیز مرض اور علاج معالجہ کا اہتمام تو کیا ہی جاتا ہے اور اس میں بھی بہت بڑا ثواب ہے لیکن اصلی اور سچی شفقت ومحبت کا تقاضا یہ ہے کہ بچوں کو دینی زندگی پر ڈالا جائے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ دینداری آخرت کے عذاب سے بچانے والی چیز ہے۔ اس کے ذریعہ قبر اور آخرت کی غیر فانی زندگی میں آرام ملتا ہے اور کھلانے پلانے کے ذریعہ جو پرورش ہوتی ہے اس کا فائدہ دنیائے فانی تک محدود ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ ماں باپ کے ذمہ ہے کہ بچوں کو شفقت سے پالیں، ان کی جسمانی اور ایمانی دونوں طرح کی تربیت کریں، بہت سے لوگ بچوں کے روٹی کپڑے کا فکر کرلیتے ہیں اور طرح طرح سے ان کی دلداری کرتے ہیں مگر دیندار بنانے کی فکر نہیں کرتے، یہ بہت بڑی بھول ہے اگر بچوں کی دنیا آرام سے گزرے اور آخرت خراب ہو تو یہ کون سی سمجھداری کی بات ہے؟ اور وہ لوگ بھی قابل تنبیہ ہیں جو اولاد کو دیندار بنانے کے لئے تو ڈانٹتے ڈپٹتے رہتے ہیں مگر پیسہ ہونے کے باوجود کنجوسی کے ساتھ ان کی ضروریات کا خیال نہیں رکھتے حالانکہ میانہ روی کے ساتھ اولاد پر مال خرچ کرنا بھی ثواب ہے۔

حدیث شریف میں جو یہ الفاظ ہیں کہ احناہ علی ولد فی صغرہ ان میں لفظ ولد نکرہ ہے جس میں مطلق اولاد کا ذکر ہے اگر لفظ ولدھا ہوتا تو حدیث میں شفقت سے پالنے کی فضیلت صرف عورت کی اپنی اولاد تک محدود رہ جاتی، اپنی اولاد کے علاوہ دوسرے بچوں پر شفقت کرنے کی فضیلت بتانے کے لئے حدیث میں مطلقاً لفظ ولد لاکر اس طرف اشارہ فرمایا کہ جو بچہ بھی عورت کی پرورش میں آجائے اپنا ہو یا دوسری عورت کا، اسے شفقت سے پالنا خیر وخوبی اور فضیلت اور ثواب کی بات ہے۔

شوہر کی پہلی بیوی کی اولاد کو تکلیف دینا ظلم ہے:

بہت سی عورتیں ایسے شوہر سے نکاح کرلیتی ہے جس کی پہلی بیوی سے بچے ہوتے ہیں ان بچوں کی پرورش اس نئی بیوی کو کرنی پڑتی ہے مگر بہت کم عورتیں ایسی ہوتی ہے جو شوہر کی پہلی بیوی کی اولاد کو پیار ومحبت سے پرورش کرتی ہوں، ایسے بچے اکثر اپنی ماں کے مظلوم ہی ہوتے ہیں، بعض عورتیں تو یہ کرتی ہیں کہ شوہر کا مال اپنے ان بچوں پر دل کھول کر خرچ کرتی ہیں جو پہلے شوہر کے بچے ہیں اور انہیں ساتھ لے کر نئے شوہر کے یہاں تشریف لاتی ہیں اور اس نئے شوہر کی اولاد کو جو دوسری بیوی سے ہے خرچ اخراجات کی تکلیف میں رکھتی ہیں، حالانکہ یہ بچے ساتھ لائی ہے یہ تو اس نئے شوہر کی اولاد بھی نہیں، ان پر خوب دھڑلے سے خرچ ہو اور اس کی اصل اولاد تنگ رہے یہ سراسر ظلم ہے، اپنے شوہر کے وہ بچے جو دوسری عورت سے ہوں (خواہ اس کی اس بیوی سے ہوں جو وفات پاچکی یا طلاق لے چکی یا اس بیوی سے ہوں جو اس وقت بھی اس کے نکاح میں موجود ہو) ان بچوں کو محبت وشفقت سے پالنا ان کی خوراک و پوشاک کا خیال رکھنا اور ان کو دیندار بنانا بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔

جیٹھ، دیور اور نند کی اولاد کی پرورش:

اس طرح اگر بھائی، بہن یا نند اور جیٹھ دیور کی اولاد کی پرورش کرنے کا موقع ہاتھ آجائے تو ثواب کے لئے غنیمت جانے اور سچے دل سے ان کی پرورش کرے اور پوری شفقت کے ساتھ ان کی ضرورتوں کی دیکھ بھال رکھے۔ بعض مرتبہ بچے یتیم ہوتے ہیں ایسی صورت میں ان کی شفقت بھری پرورش اور پرداخت کا ثواب مزید بڑھ جاتا ہے، اگر نسوانیت اور نفسانیت کے جذبات مذکورہ بچوں کی خدمت سے روکیں تب بھی ایمانی جذبات کے پیش نظر ان کی خدمت کرے۔

☆.....☆.....☆

طب نبوی ﷺ

امام ذہبیؒ

171

آنحضور ﷺ سے مروی ہے کہ جب کسی کو نظر بد کا خوف ہو تو یہ پڑھے (اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْہِ وَلَا تَضُرُّہٗ) ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: "رسول اللہ ﷺ جنات اور انسانوں کی نظر بد سے خدا کی پناہ مانگتے تھے۔"

مذکورہ حدیث میں لفظ "سفعۃ" چہرہ پر سیاہ نشان کو کہتے ہیں، بعض کہتے ہیں کہ چہرے پر زردی کے نشان کو کہتے ہیں۔ ابن قتیبہ کہتے ہیں کہ "سفعۃ" اصل میں چہرے کے خلاف رنگ کا نام ہے۔ اصمعی کہتے ہیں کہ "سفعۃ" سرخی مائل سیاہی رنگ کو کہتے ہیں۔ ابن خالویہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ "سفعۃ" جنون اور دیوانگی کو کہتے ہیں اور کتاب العین میں ہے کہ "سفعۃ" سیاہی اور چہرے کے تغیر کا نام ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نظر بد کا دم کرنے کی اجازت دی ہے۔" (بخاری ومسلم)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ: "جھاڑ پھونک نظر بد اور زہریلے جانور کے ڈسنے میں ہی جائز ہے۔" (بخاری) حدیث میں مذکور لفظ (الحمۃ) زہریلی چیز کے زہر کو کہتے ہیں اصل میں بچھو اور بھڑ کی سوئی کو "حمۃ" کہتے ہیں۔

آنحضور ﷺ کی حدیث صحیح ہے کہ: "رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو کسی درد تکلیف کی وجہ سے دم کیا تھا۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نظر بد، زہریلی چیز کے ڈسنے اور نملہ (ایک مرض) میں دم کرنے کی رخصت دی ہے۔"" "سفعۃ" جسم میں جو پھوڑے نکل آتے ہیں اسے کہتے ہیں۔ بعض حکماء کا خیال ہے کہ نظر لگانے والے کی آنکھوں سے ایک قوت سمی نکلتی ہے جو نظر زدہ شخص کو لگ کر نقصان پہنچاتی ہے۔

کہتے ہیں کہ سانپ کی ایک قسم ایسی ہے کہ جب اس کی نظر کسی انسان پر پڑ جائے تو انسان ہلاک ہوجاتا ہے۔ سہل بن حنیف کی حدیث میں نظر لگانے والے کو وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے جس کا پانی نظر زدہ شخص استعمال کرتا ہے۔ یعنی حضور ﷺ نے اسے وضو کرنے کا حکم دیا اور پھر وہ پانی نظر زدہ شخص پر انڈیل دیا ہے۔ (کمارواہ مالک)

الادب والادیب

کب کسی سے شکوہ جور وجفا کرتے ہیں ہم
خوش دلی سے ہر بلا کا سامنا کرتے ہیں ہم
دن مشقت میں گزر جاتا ہے لیکن رات بھر
سجدۂ صد دانہ پڑھ پڑھ کر دعا کرتے ہیں ہم

گولیوں کی سنسناہٹ ہو یا توپوں کی گرج
فرض جو واجب ہے ہم پر وہ ادا کرتے ہیں ہم
قید تنہائی میں بھی تنہا کبھی رہتے نہیں
روز وشب زنجیر سے باتیں کیا کرتے ہیں ہم
طاقت پرواز ہے نہ آشیاں کی چھاؤں ہے
کیا کریں، جہاد کے حق میں دعا کرتے ہیں ہم
تیغ کے جوہر دکھائیں تو دکھائیں کس طرح
مصلحت کی گود میں جبکہ پلا کرتے ہیں ہم
اشک خوں آنکھوں سے بہتے ہیں تو بہنے دو انہیں
شمعیں وہ امید کی روشن کیا کرتے ہیں ہم

(کشیر وبابر آفریدی شہید)

بزم القلم

محترم ایڈیٹر ہفت روزہ القلم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

محبوب عالم اخبار القلم ہر ہفتہ بڑی آب وتاب کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے..... رنگ ونور اور دیگر مضامین سے سجا یہ خوبصورت گلدستہ ہمارے لئے ہدایت کا سامان ہوتا ہے۔ مدینہ طیبہ کی مبارک نسبتوں کا امین، یاس وناامیدی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں امید کا چراغ اور دکھے دلوں کا مرہم ہے۔ لفظ لفظ خوشبو، حرف حرف معطر، غرض پورا شمارہ پھول کلیاں اور مشک وعنبر بالخصوص رنگ ونور بیمار قلوب کی دوا اور سقیم ارواح کی غذا ہوتا ہے، ہماری جانب سے حضرت سعدی دامت برکاتہم کی خدمت میں ڈھیروں دعائیں اور سلام۔ اللہ کرے یہ اخبار عالم پر یونہی ضوفشانی کرتا رہے اور ترقی کی منزلوں پہ منزلیں طے کرتا چلا جائے۔

"آمین"

والسلام

(محمد عثمان، کراچی)

طلحہ السیف

السلام علیکم

tlhasaif@gmail.com
talhausaif@alqalamonline.com

خاص لوگ

یہ جماعت کے شہداء ہیں ——
یہ جماعت کی آن بان شان ہیں ——
جماعت کا قابل فخر سرمایہ ہیں ——
بلکہ سب سے بڑی حقیقت یہ ہے کہ یہی لوگ جماعت کے محافظ ہیں ——
یہ جب تک زندہ ہیں جماعت کی خدمت میں ہیں ——
اور جب دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں ان کی آخری اور سب سے اہم فکر جماعت ہے ——

یہ گمنام ہیں، خاموش ہیں —— کہیں جھاڑو لگا رہے ہیں اور کہیں برتن دھو رہے ہیں، کہیں مریضوں کی خدمت کر رہے ہیں اور کہیں کھانا کھلا رہے ہیں، کہیں اپنی خاص موجودگی کا احساس نہیں دلا رہے۔ پھر ان کے نمبر آ جاتے ہیں اور وہ "خاص" بن جاتے ہیں، اس وقت ان کی باتیں، ان کے خیالات اور ان کے خطوط، ان کے خاص ہونے کا احساس دلاتے ہیں۔ یہ تو بڑی اونچی سوچ اور فکر والے لوگ ہیں ——

یہ تو اُمت کے درد میں تڑپنے والے حقیقی غمخوار ہیں..... ان کی فکر تو وہ تمام حدیں پھلانگ چکی ہے اہل دانش جن کے دوارے بھٹک رہے ہیں۔

شکر اللہ تعالیٰ کا، لاکھ لاکھ شکر کہ ہمیں ایسے لوگوں کی صحبت اور ان کا قرب نصیب ہے۔ ہم ان میں کچھ وقت رہتے ہیں، ان کی مجالس سے فیض یاب ہوتے ہیں اور ان کی صحبت کا حظ اُٹھاتے ہیں۔

ان کا ساتھ ایمان افزاء اور ان کے بعد ان کی یادیں مشعل راہ بنتی ہیں۔ یہ سب کچھ مجھے آج اس لئے پھر یاد آ رہا ہے کہ میں نے کل ایک خط پڑھا ہے۔

کیسا عجیب خط..... سبحان اللہ

یہ اُس مجاہد کا خط ہے جس کے دو چھوٹے بھائی اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہادت پا چکے۔ وہ خود ایک طویل مدت خادم کی حیثیت سے جماعت کے مختلف مراکز میں رہا اور بحیثیت خادم اپنی شناخت بنائی۔ وہ ہر جگہ اسی تعارف سے جانا گیا کہ وہ بہت اچھا خادم ہے۔ کھانا بنانا، مریضوں، زخمیوں کی عیادت کرنا، کپڑے دھونا اور ایسے کئی کام اور پھر تشکیل کی محدود مدت نہیں بلکہ قریبا عشرے پر محیط رضاکارانہ دورانیہ۔ پھر وہ اپنے دو چھوٹے اور ایک بڑے بھائی کو بھی اپنے ساتھ اسی راستے پر لے آیا۔ دونوں چھوٹے دو مختلف محاذوں پر داد شجاعت دیتے ہوئے راہی منزل ہوئے اور پھر اس نے اپنے لئے اسی خواہش کا اظہار کیا اور جلد ہی منزل کو پا لیا۔ چوتھا بھائی منتظر بیٹھا ہے اور اس کے عزائم میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ بظاہر انتہائی سادہ نظر آنے والے اس خادم نے جو اپنا آخری خط حضرت امیر محترم کے نام تحریر کیا وہ اس کے مقام و منزلت کا حقیقی آئینہ دار ہے۔

ایک مسلمان کا نظریہ جہاد کیسا ہونا چاہیے؟

اللہ تعالیٰ کو قربانیاں کس شان سے پیش کرنی چاہئیں؟

والدین اور بھائیوں کو جہاد پر لانے اور قربانیوں والے راستے پر کس طرح چلایا؟

اپنے امیر محترم کے ساتھ کیسی محبت، کیسی اطاعت، کیسی وفاداری، ان کی کیسی قدر و منزلت ایک مجاہد کے دل میں ہونی چاہیے؟

جماعت کے ساتھ خیر خواہی، وفاداری اور اس نعمت کی حفاظت و ترقی کی کیسی فکر؟ ——

جماعت کی قدر ——
اپنے ساتھیوں کی ایمانی تربیت و اصلاح کی فکر ——
اُمت مسلمہ کا درد اور تڑپ ——
امت پر گزرنے والے حالات کا مکمل ادراک و احساس اور اسے درپیش مسائل کا حقیقی حل ——

یہ سب باتیں ایک مختصر سے خط سے اس طرح واضح ہو رہیں کہ ایک پوری فاضلانہ تصنیف بھی اتنی خوبصورتی سے اجاگر نہیں کر سکتی۔ لیکن اہل اخلاص کی باتوں کی یہی شان ہوتی ہے۔ آئیے اس خط کے کچھ منتخب حصے آپ بھی پڑھیے اور ان سے روشنی لیجئے!!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت اقدس عزیز از جان پیارے امیر محترم حفظہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو دنیا وآخرت کی کامیابیاں، خوشیاں اور سرفرازیاں عطاء فرمائے اور ہر طرح کے مصائب، آفات اور شرور وفتن سے آپ کی حفاظت فرمائے اور غم اور خوف سے آپ کو دور رکھے۔ آمین ثم آمین

حضرت جی اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا اور آپ حضرت کی خصوصی شفقت بھی ہوئی الحمد للہ بندہ منزل مقصود پر پہنچا۔ الحمد للہ تعالیٰ حضرت امیر صاحب آپ حضرت کے بندہ پر بہت احسانات ہیں۔ اللہ آپ کو ان سب احسانات کا اپنی شایان شان اجر عظیم عطا فرمائے (آمین) بندہ آپ کے لئے ہر وقت دعاء گو رہا الحمد للہ۔ دنیا میں کسی سے محبت کی کوئی حد ہوتی تو بندہ آپ کی محبت میں وہ حد توڑ ہو چکا ہوتا۔ آپ حضرت سے بندہ کو دلی محبت کی انتہاء، ہو گی اللہ جانتا ہے۔۔ دنیا میں حسرت رہی تمنا رہی کہ آپ کی خدمت کر سکوں مگر یہ تمنا ہی رہی۔۔ کاش ایسا ہو سکتا! دعاء ہے اللہ پاک جنت میں آپ کا قرب نصیب فرمائے آمین۔۔ شکر ہے مالک کا کہ اس نے احسان فرمایا آپ حضرت کی ہم دیوانوں کو زیارت کرادی اور پہلے اجلاس میں مجھ ناچیز کو جگہ مل گئی اور برسوں کی تمنا پوری ہوئی الحمد للہ۔۔ وہ محفل میں کبھی نہیں بھول سکتا اس محفل کے روح رواں تو ہر وقت محبت نچھاور کرتے رہتے ہیں مگر اس دن تو اللہ اکبر —— وہ محفل یاد کرتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں کتنے شہداء اس دن دھاڑیں مار کر رو رہے تھے عجیب سماں تھا —— اس کے بعد ہر اجلاس پر امید کے چراغ روشن کی حضرت تشریف لائیں گے مگر تقدیر کے فیصلے جیت جایا کرتے ہیں حسرتیں ٹوٹ جایا کرتی ہیں اور شاید یہی دنیا کی حقیقت ہے —— الحمد للہ جماعت اور امیر جماعت کے موقف پر دل وجان سے فدا ہوں اللہ پاک اس حسین شہداء کے گلشن کو آباد رکھے اور ہر حاسد کے شر سے اس شہداء کی پیاری جماعت اور شہداء کے دلوں کی دھڑکن حضرت امیر صاحب کی حفاظت فرمائے (آمین) —— اللہ پاک جلد شہداء کے خون کا انقلاب دکھائے اور بڑی فتوحات امت مسلمہ کو نصیب فرمائے (آمین) ہم سے جو ہو سکا اللہ کے فضل وکرم سے وہ کر دیا اور ہمارے حیاتی بھائی یہ سلسلہ جاری رکھیں گے۔ اور ان شاء اللہ تعالیٰ کافروں اور منافقوں کے ناپاک وجود کے پرخچے اسی طرح اڑاتے رہیں گے۔ ہم پر بحیثیت مسلمان بہت بھاری قرض ہیں۔ کافروں نے حد کر دی، بہت ظلم کر لئے، بہت زیادتیاں کر لیں ہم نے بدلہ تو ضرور لینا ہے کیونکہ ہم غیرت مند نبی ﷺ کے امتی ہیں اپنا حصہ ضرور شامل کرتے رہیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔۔ اے کاش اس امت کے نوجوانوں کو خواب غفلت سے بیداری نصیب ہو اور وہ خود کو فیس بک کے منحوس حصار سے باہر نکال لیں اور انٹرنیٹ کے تباہ کن حملے سے خود کو بچالیں تو ان کو امت مسلمہ پر ہونے والے مظالم کا درد نصیب ہو۔ اور ان کو محسوس ہو کہ کشمیری بہن کی عزت صرف اس کا مسئلہ نہیں بلکہ اس سے زیادہ میرا مسئلہ ہے۔ اسی طرح پوری دنیا کے مسلمان ممالک کی ماں، بہن اور بیٹی پر ہونے والے مظالم صرف ان کا مسئلہ نہیں بلکہ ہمارا بھی ہے۔ جتنی توجہ آج کے نوجوان انڈیا اور پاکستان کے کرکٹ میچ کو دیتے ہیں کاش اتنی توجہ فریضہ جہاد پر دیتے تو آج دنیا کا نقشہ بدل چکا ہوتا۔۔ اللہ کرے ہمارے جسم کے ہزاروں ٹکڑے ہوں اور ہم اپنے مسلمان نوجوان بھائیوں کو پیغام دیں کہ ہم سے اور کچھ نہ ہو سکا تو ہم اللہ کے کلمے کی سربلندی کیلئے ٹکڑوں میں تقسیم تو ہو سکتے ہیں۔ کیا معلوم ہمارے ہر ٹکڑے کے بدلے کسی مسلمان کو مسئلہ جہاد سمجھ آ جائے اور وہ بھی کافروں پر بجلی بن کر گرے —— اللہ کے حکموں کو ماننے میں ہی خیر ہے بس جو حکم جس وقت سب سے اہم ہو اس پر دل وجان سے فدا ہو جانا چاہیے اور اس وقت کا سب سے اہم حکم جہاد فی سبیل اللہ ہے اللہ پاک پوری امت کو جہاد پر کھڑا فرما دے اور اللہ کرے اس دور کے علماء کو بھی اللہ جہاد پر کھڑا فرمادے اور یہ جہاد کے داعی بن کر نکلیں گے اور ایک وقت آئے گا جہاد کا مسئلہ مائیں بچوں کو بطور گھٹی وگھرتی کے دیں گی اور وہ ہوش سنبھالتے ہی جہاد کی حقیقت جان چکا ہوگا —— الحمد للہ میرے امیر سے اللہ پاک نے جہاد کی وہ خدمت لی کہ جس کی مثال نہیں ملتی اللّٰھم زد فزد —— اللہ راضی ہو جائے۔ ہم پر حضرت آپ کے بہت احسان ہیں۔ چشمہ جیش محمد ﷺ سے میرے بھائیوں نے پانی پیا اور امر ہو گئے اب مجھ پر بھی مالک کا احسان ہوا۔ ایک چوتھا بھائی بھی منتظر ہے —— اللہ اس کی بھی جلد مراد پوری کرے پانچواں بھائی تشکیل میں ہے اور اگر وہ بھی قبول ہو جائے تو پھر آپ ماں باپ کی مخلص دعائیں میری پیاری جماعت اور میرے امیر صاحب کے شانہ بشانہ رہیں۔ میری خواہش تو یہ تھی کہ ہم سات بھائی تھے سب اس عظیم راہ پر باری باری قربان ہو جاتے حتیٰ کہ میں نے اباجی کو بابا فضل شہید کا قصہ سنا رکھا تھا اور کہا ابا بابا فضل بالکل آپ کی طرح سفید ریش بزرگ تھا اور بڑے ٹھاٹھ سے شہادت پائی اس نے گویا کہ ہم نوجوانوں کو شرمندہ کر گیا —— اباجی آپ بھی ہمت کرو میں امیر صاحب سے التجاء کروں گا اور میرا ابا بھی اپنے بیٹوں کے ساتھ حشر کے دن شہداء کی صف میں کھڑا ہو..... اباجی مسکرائے کہ ٹھیک ہے بیٹا امیر صاحب کو کہو میں حاضر ہوں جب حکم ہو۔۔ میرے گھرانے سے یکے بعد دیگرے شہید ہونے کی وجہ سے آس پاس کے جہاد مخالف اور ہمارے خوش نصیبی سے جلنے والے لوگوں نے شور مچایا کہ ان کو پیسے ملتے ہیں اور یہ ظالم اپنے بھائیوں کو خودکش کرا دیتے ہیں اور اس کے پیسے ملنے پر مکان وغیرہ بنواتے ہیں اور عیش کر رہے ہیں استغفر اللہ ربی۔۔۔ جب چھوٹا بھائی سعید شہید ہوا تو اتفاقاً ان دنوں بھائی نے کمیٹی ڈال رکھی تھی وہ نکل آئی اور دو کنال زمین اباجی کی پڑی تھی وہ بیچ کر ضرورت کے مکان بنائے اور لوگوں نے کہا کہ بھائیوں کو بیچ ڈالا اماں ابا اور بھائی یہ لوگوں کی باتیں سن کر پریشان ہوئے مجھے بتایا۔ میں نے کہا اماں اللہ کیلئے قربانی دی ہے اور اللہ پر چھوڑ دو ان لوگوں کو۔۔ آپ خاموش رہیں —— مگر اماں کے دل پر جو گزری میں جانتا ہوں جس نے اپنے تین بیٹے راہ خدا میں کٹوا دیئے اور دو بیٹے مزید بھی وقف کر دیئے اس کو یہ باتیں تکلیف تو دیتی ہیں۔۔۔ ایک تو شعبہ دعوت والے ساتھی جب عبد المعید اور سعید کی شہادت کی خبر دینے آئے تو ساتھ علاقہ کے پرانے مجاہد کو ساتھ لائے اور ان کے سامنے ابتدائی تعاون دیا بس پھر ان لوگوں نے بہت بدنام کیا کسی نے اس کو بیس لاکھ بنایا تو کسی نے پچاس لاکھ بنا کر بتایا۔ بس یہ ماجرہ ہوا۔ اس لئے مجھے اماں نے تاکید کی ہے کہ امیر صاحب کو کہہ دینا اس بار تعاون نہ کریں اللہ آپ کو خوش رکھے آپ کے بہت احسان ہیں ہم پہ۔

آپ نے میرے بچوں کو دنیا کی غلاظتوں سے نکال کر جنت کا راہی بنایا کیا اتنا تعاون کم ہے؟ یہ اتنا بڑا احسان ہے کہ ہم ساری زندگی جماعت کی غلامی کریں گے بس اماں کا پیغام تھا اس لئے لکھ دیا ورنہ کبھی نہ لکھتا۔ اور ہو سکے ایک بار سب کو زاد مجاہد کتاب مطالعہ کی تاکید کی جائے یہ عجیب پر تاثیر اور مفید کتاب ہے جو جتنے درد دل کے ساتھ لکھی گئی۔ صرف اس زاد مجاہد کو ایک بار صدق دل کے ساتھ عمل کی نیت سے پڑھا جائے تو ان شاء اللہ بہت فائدہ ہوگا مرکز شریف میں اس کی تعلیم دورہ تربیہ میں ہوتی ہے کیا ہی اچھا ہو کہ محاسبہ شروع ہو اور زاد مجاہد کی تعلیم بھی ہو۔۔۔ حضرت جی ایصال ثواب تو اکثر ساتھی شہداء کو کرتے رہتے ہیں اور آپ حضرت بھی کرتے ہیں مگر ہو سکے تو ہم پر کچھ زیادہ شفقت فرمائیں خصوصاً ہمارے لئے 30 منٹ استغفار آدھا پارہ تلاوت اور درود شریف 20 منٹ اگر جماعت کا ہر ساتھی ہدیہ بھیج دے تو ہماری ایڈوانس عیدی ہو جائے گی اور یہی سب سے قیمتی تحفہ ہوگا اور اس طرح سے ہر ماہ میں سے کوئی ایک دن کچھ وقت شہداء کرام کیلئے ایصال ثواب کے لئے خاص کر دیں جس طرح جمعرات والا عمل ہوتا ہے وغیرہ اس طرح کوئی ترتیب بن جائے تو شہداء پر جماعت کا احسان ہوگا۔ حضرت جی مجھے اماں نے تاکید کیا تھا آپ خود بھی دعاء کرنا اور اپنے دوستوں سے بھی کرانا اور حضرت امیر صاحب سے بھی کہنا کہ ہمارے لئے دعاء فرما دیں اللہ پاک ہم دونوں میاں بیوی کو حج کی سعادت نصیب فرما دے بہت دل تڑپتا ہے زندگی میں اللہ کے گھر کی حاضری نصیب ہو جائے میں تو دعاء کرتا ہوں آپ حضرت بھی شفقت فرما دیں اللہ کرے وہ دن بھی آ جائے کہ میرے والدین حج کر لیں اسباب تو نہیں ہیں مگر میرے اللہ تو اسباب سے بے نیاز ہیں جب چاہے جس کو چاہے اپنا گھر دکھا دے۔ خط کافی لمبا ہو گیا حضرت معاف کرنا آخری خط تھا اس لئے سوچا حضرت جی سے دل بھر کے باتیں کر لوں دل سے معذرت خواہ ہوں آپ کا کافی قیمتی ٹائم لے لیا۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے ہمارے پاس جماعت اللہ کی بڑی نعمت تھی اور ہم ناشکرے اس کی قدر نہ کر سکے ہمارے پاس حضرت امیر صاحب بڑی نعمت تھے ہم سے قدر نہ ہو سکی اللہ معاف فرما دے اے اللہ معاف کر دے ہم گنہگار ہیں حضرت آپ کی اطاعت میں بندہ سے ضرور کوتاہی ہوئی ہو گی اللہ کی رضا کے لئے بندہ معافی مانگتا ہے بندہ کو معاف کر دیں جس طرح اطاعت کا حق تھا ہم سے نہ ہو سکی آپ کا دل دکھایا اللہ کے لئے معاف کر دیں حضرت امیر صاحب آپ کے توسط سے پوری جماعت کے ساتھیوں سے قول وفعل کی معافی کا طلب گار ہوں مجھے معاف کر دیں میں نے سب کو معاف کر دیا اور جماعت کے ہم مشن ساتھیوں کو یہی آخری پیغام دوں گا کہ جماعت کی اور حضرت امیر صاحب کی دل سے قدر کریں اور استغفار ہم کا فائدہ جن ساتھیوں نے حاصل کیا وہ اس نعمت کو لازم پکڑ لیں اور استغفار کو اپنی غذا بنا لیں ہاں رب کعبہ کی قسم گناہ گار صرف ہم ہیں باقی سب ٹھیک ہے۔۔ بس سارے شکوے چھوڑ دیں بس اپنے مالک کو راضی کر لیں آپ کامیاب ہو جائیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ حضرت امیر صاحب سے پھر آخری بار دعاء کی درخواست کہ اللہ پاک ہماری شہادت قبول فرما لے اللہ پاک جماعت کو تمام شرور سے اپنی پناہ میں رکھے۔۔ یا اللہ میرے امیر صاحب اور میری بلکہ تمام شہداء کی اس پیاری جماعت کا اللہ حامی وناصر ہو ——

اللہ حافظ
والسلام
آپ کا بیٹا
شاہجی

☆......☆......☆

شیڈول برائے علمی وتربیتی دورات

بہاولپور دورات

دورہ تفسیر / دورہ اساسیہ: ۱ — 05 نومبر، ۲ — 19 نومبر

دورہ تربیہ: ۱ — 11 نومبر، ۲ — 25 نومبر

مقام: جامع مسجد عثمان وعلی، ریلوے لنک روڈ، ماڈل ٹاؤن بی، بہاولپور

کراچی

دورہ تربیہ: ۱ — 18 نومبر تا 24 نومبر

مقام: جامع مسجد رشید، پاپوش نگر، کراچی

0336-3353813

پشاور

دورہ تربیہ: ۱ — 04 نومبر تا 10 نومبر

مقام: مدرسہ عثمان بن عفانؓ، گاؤں جوگیان، گھڑی اسلم سٹاپ، علاقہ ترناب فارم، پشاور

0315-9324524

ایرانی جارحیت

نقش جمال —— مدثر جمال تونسوی

تاریخی حقیقت یہ ہے کہ خود کو مسلمان کہنے والے فرقوں میں سے کسی بھی فرقہ نے اسلام کے بنیادی عقائد اور مسلمانوں کے ساتھ ویسا ظلم و ستم نہیں کیا جتنا روافض نے کیا ہے اور اس کی وجہ بھی بالکل واضح ہے کہ دیگر فرقے اپنی گمراہ فکر کی وجہ سے مسلمانوں کی عام جماعت سے الگ ہوئے اور انہوں نے اپنی الگ پہچان بنائی جبکہ روافض اس تحریک کا حصہ ہیں جس کی بنیاد ہی اسلام کی مخالفت اور اسلام دشمنی پر رکھی گئی تھی۔

اس لیے دیگر فرقے تو اہل اسلام کی کاوشوں اور علمائے حق کے سمجھانے اور ان کے باطل نظریات کی تردید کرنے کی وجہ سے یا بالکل ہی ختم ہو گئے یا ان میں سے بہت سے سدھر گئے اور یوں ان کا وجود موثر نہ رہا لیکن اس فرقے کی بنیاد ہی غلط تھی اس لیے اسلام دشمن طاقتیں اسے ہر دور میں قوت فراہم کرتی رہیں اور ان کی آڑ میں اسلام دشمنی کا غیض وغضب نکالتی رہیں۔

بانی دار العلوم دیوبند مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تو یہ بھی فرمایا ہے کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کے آنے کے وقت ان کے دشمنوں کی ایک بڑی تعداد انہی روافض کی ہوگی کیوں کہ محکم دلائل سے یہ بات واضح ہے کہ وہ اس عقیدے اور نظریے کے پاسبان ہوں گے جو سنیوں کا ہے، ایسے میں یہ روافض انہیں بھی اپنا دشمن ہی سمجھیں گے، اور حالات وواقعات سے یہ کچھ عجیب بھی نہیں۔

ماضی میں بھی ایسا ہو چکا اور اب یہ تو کل کا ہی واقعہ ہے کہ ایران کے حمایت یافتہ یمنی حوثیوں نے مکہ مکرمہ کی طرف میزائل داغ کر اپنے مکروہ عزائم کی ایک جھلک دکھا دی ہے اور ان کے مزید عزائم بھی سامنے آ رہے ہیں۔

چنانچہ اب تو انہوں نے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ ہماری سرحدیں بحیرہ احمر اور بحیرہ روم تک پھیلی ہوئی ہیں اور اسی لیے وہ عرب ممالک کو نگل رہے ہیں۔ حال ہی میں ذرائع ابلاغ پر ایرانی پاسداران انقلاب کے نائب سیکرٹری جنرل حسین سلامی کا جو بیان سامنے آیا ہے وہ اس کی تائید کر رہا ہے۔ بیان کے مطابق "ایرانی پاسداران انقلاب کے نائب سیکرٹری جنرل نے دھمکی دیتے ہوئے کہا ہے کہ ان کا ملک اپنے مخالفین کے تعاقب میں سرحدوں کو تسلیم نہیں کرتا اور "حرم کے محافظین" کی فورسز دنیا میں کہیں بھی ان مخالفین کو جا کر دبیں گی۔ ایرانی حکام "حرم کے محافظین" کی اصطلاح بشار الاسد کو سپورٹ کرنے کے لیے شام کی جنگ میں موجود اپنی عسکری فورسز پر لاگو کرتے ہیں تاہم اب یہ اصطلاح ایران کے اندرون و بیرون پاسداران انقلاب کے زیر انتظام تمام بسیج فورسز کے لیے استعمال کی جا رہی ہے۔

ایران کے مغربی شہر اورومیہ میں گفتگو کرتے ہوئے سلامی کا کہنا تھا کہ ایرانی افواج نے گزشتہ برسوں کے دوران یہ ثابت کیا ہے کہ وہ "ایرانی نظام کے مخالفین کے تعاقب میں کسی ریڈ لائن کو تسلیم نہیں کرتی ہیں"۔ ان کا اشارہ تہران کی جانب سے مغربی ممالک میں اپنے مخالفین کو موت کی نیند سلانے کی کارروائیوں کی جانب تھا۔

ایرانی خبر رساں ایجنسی تسنیم کے مطابق حسین سلامی نے بسیج فورسز کے اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "آپ لوگ دیکھ رہے ہیں کہ ہماری سرحدیں کس طرح وسیع ہوئی ہیں.. ایرانی سرحدیں بڑھ کر بحیرہ احمر اور بحیرہ روم کے مشرق تک جا پہنچی ہیں۔ یہ سب ہمارے شہیدوں کے لہو کے دم سے ہوا ہے"۔

ایران نے گزشتہ ہفتے "الفاتحین بریگیڈز" کے نام سے ایک نئی فورس تشکیل دینے کا اعلان کیا تھا جس کی بنیادی ذمے داری اندرون اور بیرون ملک "ولایت یعنی مرشد اعلیٰ علی خامنہ کی حفاظت کرنا ہے۔"

عراق اور شام کی جنگ میں ایرانی کی کھلی مداخلت کا بنیادی مقصد بھی یہی ہے اور وہ اس سلسلے میں اپنے اعلیٰ ترین سپاہیوں کو محاذ پر موجود رکھے ہوئے ہے۔ جس کی واضح مثال جنرل قاسم سلیمانی ہے جو اس وقت ایک بار پھر عراق کی جنگ میں شمولیت کے لیے وہاں پہنچ چکا ہے۔" ایرانی ذرائع ابلاغ کے مطابق ایرانی عسکری تنظیم "مقدس فورس" کا کمانڈر میجر جنرل قاسم سلیمانی موصل کے معرکے میں شرکت کے لیے عراق پہنچ گیا ہے۔ سلیمانی وہاں ایرانی پاسداران انقلاب کی فورس اور تہران نواز فرقہ وارانہ ملیشیا پاپولر موبلائزیشن کے دستوں کی نگرانی کرے گا۔

نیم سرکاری ایجنسی "مہر" کے مطابق سلیمانی اتوار کے روز اچانک عراق کے ریجن کردستان پہنچا تا کہ موصل کی لڑائی کے دوران عراقی اور کرد پیشمرگہ فورسز کو مشاورت پیش کرے۔

ایجنسی نے مزید بتایا کہ سلیمانی نے پیشمرگہ فورسز کے ہلاک ہونے والے جنگجوؤں کے اہل خانہ سے بھی ملاقات کی۔

مہر ایجنسی نے حسین منصور کے بیٹے کے ساتھ سلیمانی کی تصویر بھی نشر کی ہے۔ حسین منصور پیشمرگہ فورسز کا ایک اہم کمانڈر تھا جو 2015 میں داعش کے خلاف لڑائی میں ہلاک ہو گیا تھا۔

قاسم سلیمانی کردستان میں ذمے داران اور عسکری قیادت سے ملاقات میں انہیں موصل صوبے میں جاری معرکوں کی تفصیلات سے آگاہ کرے گا۔ واضح رہے کہ ایرانی "مقدس فورس" کے کمانڈر قاسم سلیمانی ایسے وقت کردستان پہنچا ہے جب امریکی وزیر دفاع ایشٹن کارٹر بھی کردستان کے دورے پر ہیں۔"

اس سب صورتحال میں مزید تشویش اس وقت پیدا ہوئی جب لبنان میں بھی ایسی حکومت قائم ہو چکی ہے جو ایرانی حمایت یافتہ تنظیم حزب اللہ کی قریبی اتحادی ہے جو اس بات کا واضح اشارہ ہے کہ اب لبنان میں گویا مکمل کنٹرول ایران کا ہو چکا ہے۔

خبر بھی بتایا گیا ہے کہ "لبنان کی پارلیمان نے سابق آرمی کمانڈر میشال عون کو ملک کا نیا صدر منتخب کر لیا ہے۔ پارلیمان نے گذشتہ اڑتیس ماہ کے بعد ملک کے نئے صدر کا انتخاب کیا ہے۔

پارلیمان میں سوموار کو صدر کے انتخاب کے لیے پہلے مرحلے میں رائے شماری کے دوران 128 میں سے 84 ارکان نے میشال عون کے حق میں ووٹ دیا۔ انھیں صدر منتخب ہونے کے لیے 86 ووٹ درکار تھے۔ اس طرح ان کے حق میں دو ووٹ کم پڑے تھے۔

انھیں دوسرے مرحلے میں جیت کے لیے سادہ اکثریت یعنی 65 ووٹ درکار تھے لیکن وہ اتنی تعداد میں ارکان پارلیمان کی حمایت حاصل کرنے میں ناکام رہے تھے۔ اس کے بعد مزید دو مرحلے کے لیے رائے شماری کو بے ضابطگیوں کی وجہ سے مسترد کر دیا گیا۔

بالآخر میشال عون پارلیمان میں چوتھے مرحلے میں 83 ووٹ لے کر لبنان کے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ اس مرحلے میں 36 ارکان نے اپنے بیلٹ پیپرز کو خالی رکھا تھا اور سات نے بیلٹ پیپرز کو خراب کر دیا تھا۔

لبنان کے نو منتخب صدر اس وقت 80 کے پیٹے میں ہیں اور وہ ایران کی حمایت یافتہ شیعہ ملیشیا حزب اللہ کے قریبی اتحادی ہیں۔ ان کا انتخاب ایک سیاسی سمجھوتے کے نتیجے میں عمل میں آیا ہے اور اس کے تحت اب توقع ہے کہ سنی اکثریتی جماعت کے سربراہ سعد الحریری ملک کے نئے وزیر اعظم بن جائیں گے۔

سابق وزیر اعظم سعد حریری نے گذشتہ جمعرات ہی کو صدر کے عہدے کے لیے میشال عون کی حمایت کا اعلان کیا تھا۔ میشال عون لبنان میں مسیحیوں کی سب سے بڑی جماعت آزاد محب الوطن تحریک (فری پیٹریاٹک موومنٹ) کے بانی ہیں"

یہ تمام باتیں ایرانی جارحیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں اور اس کے خطرناک اور اسلام دشمن عزائم بھی سامنے ہیں، اس کی بڑی وجہ اہل اسلام اور سنی مسلمانوں کا باہمی انتشار اور جہاد سے دوری ہے اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم پر ایسے حکمران مسلط ہیں جنہیں اسلامی سرحدات اور مسلمانوں کے مفادات سے زیادہ اپنے مفادات عزیز ہیں۔ وہ اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے تو ہمہ قسم سرکاری وغیر سرکاری وسائل بروئے کار لاتے ہیں مگر اسلامی ممالک کے تحفظ کے لیے کوئی اقدام ان کے تصور میں بھی نہیں آتا۔ فالی اللہ المشتکی

شرم وحیا

قلم تلوار

نوید مسعود ہاشمی
Naveedmasoodhashmi@gmail.com

ایک سیالکوٹی وزیر نے حکومت کی مخالف جماعت کے خلاف قومی اسمبلی کے اجلاس میں "کچھ شرم ہوتی ہے حیاء ہوتی ہے" جیسے الفاظ ادا کئے تو میڈیا نے ان الفاظ کی اس قدر تشہیر کی کہ اب بعض مولوی صاحبان بھی اپنی تقریروں میں سیالکوٹی وزیر کا نام لے کر یہ الفاظ دوسرے مخالفین کے لئے استعمال کرتے ہیں... یہ "شرم" کیا ہوتی ہے؟ اور حیاء کسے کہتے ہیں؟ اس کا اسلام کی روشنی میں مختصر جائزہ لیتے ہیں۔

قرآن حکیم میں شرم وحیاء کو اپنانے کی واضح تلقین کی گئی ہے سورۃ الانعام کی آیت نمبر 151 میں ارشاد ربانی ہے کہ ترجمہ "اور بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ کھلی ہوں یا چھپی" قرآن حکیم میں سورۃ النور کی آیت نمبر 31 میں ارشاد ربانی ہے کہ ترجمہ "اے نبی ﷺ مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کے مواقع کو ظاہر نہ کریں مگر اس میں جو کھلا رہتا ہے اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں"

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر مذہب کے ماننے والوں کی کچھ خاص صفات وعادات ہوتی ہیں (جو ان کی پہچان ہوتی ہیں) تو اسلام کی خاص صفت وعادت (جو مسلمانوں کی امتیازی شان ہونی چاہیے) وہ شرم حیا کی عادت ہے۔ (سنن ابن ماجہ 308)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "حیاء ایمان کی حصہ ہے اور ایمان کا تعلق جنت سے ہے اور فحش کلامی جفاء کا حصہ ہے اور جفاء کا تعلق جہنم سے ہے۔ (مسند احمد)

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "حیاء کا نتیجہ صرف خیر ہے، ایک اور روایت میں ہے کہ حیاء ساری کی ساری ہی خیر ہے۔ (بخاری شریف)

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "ایمان کی ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں حیاء بھی ایمان کی ایک بڑی شاخ ہے (۵) سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "جب بھی فحش کسی چیز میں ہوتا ہے وہ اسے عیب دار کر دیتا ہے اور جس چیز میں حیاء ہوتی ہے وہ اسے زینت بخشتی ہے"

(۶) حدیث نبوی ﷺ ہے کہ "حیاء اور کم بولنا ایمان کی علامت ہے" (۷) حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "تمہارا رب مہربان اور حیاء والا ہے بندہ جب ہاتھ اٹھاتا ہے تو اسے شرم آتی ہے ہاتھوں کو خالی لوٹا دے (ابوداؤد، ترمذی)

(۸) حدیث نبوی ﷺ ہے کہ حیاء اور ایمان کو ایک جگہ رکھا ہے ان میں سے جب ایک کو اٹھایا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھا لیا جاتا ہے (بیہقی) (۹) فرمان رسول ﷺ ہے کہ جس شخص میں شرم وحیاء نہ رہے تو وہ بڑی سے بڑی بے ہودگی نافرمانی اور فساد برپا کر سکتا ہے (صحیح بخاری)

لہٰذا قرآن وحدیث کی تعلیمات کی روشنی میں آج ضرورت اس امر کی ہے کہ حیاء کو متاثر کرنے والے ان عوامل یعنی فحش لٹریچر، غیر معیاری ادب، اختلاط مرد وزن یعنی آزادانہ میل جول مخلوط تعلیمی اداروں، ستر وحجاب سے بے نیازی، نام نہاد تفریحی پروگرام، صحبت بد اور غیروں کی نقال سے دور رہا جائے بقول شاعر

حیاء نہیں ہے زمانے کی آنکھ میں باقی
خدا کرے کہ جوانی تیری رہے بے داغ

اسلام میں شرم وحیاء پر قائم رہنا اسلامی شرائط میں سے لازمی شرط قرار دی گئی ہے جہاں ہر قسم کی بے شرمی سے دور رہنے کی ضروری تلقین کی گئی ہے وہاں عورتوں کو بالخصوص باپردہ رہنے پر زور دیا گیا ہے کیونکہ شرم وحیاء ہی مسلمانوں کی امتیازی شان ہے حیاء جہنم سے دوری اور جنت میں جانے کا سبب ہے۔ سرتاسر خیر ہی خیر ہے مسلمان کی زینت اور جزو ایمان ہے۔ الغرض حیاء و ایمان باہم لازم وملزوم ہیں اور جوانی کا حیاء تو واقعی بے داغ کردار کا طرۂ امتیاز ہے شاید شاعر اسی لئے کہہ گیا ہے کہ

در جوانی توبہ کردن شیوہ پیغمبری
وقت پیری گرگ ظالم می شود پرہیز گار

اب آتے ہیں دوسرے موضوع کی طرف... دینی مدارس کو جہالت کی فیکٹریاں قرار دینے والے پرویز رشید کو وزارت اطلاعات سے فارغ کر دیا گیا، ان کا وزارت سے نکالا جانا قومی سلامتی کے خلاف خبر کے لیک ہونے سے متعلق ہے، وقت اور حالات وواقعات نے ثابت کر دیا کہ انگلش مارکہ لادین عناصر ہی اس ملک کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدات کے دشمن ہیں... دینی مدارس اگر خدانخواستہ جہالت کی فیکٹریاں ہوتیں تو کوئی پرویز رشید جیسا وہاں سے بھی نکل پڑتا، مگر زمینی حقیقت یہ ہے کہ دینی مدارس کے 25 سے 30 لاکھ طلباء وعلماء میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں کہ جو پرویز رشید کی طرح ملک کو عالمی سطح پر بدنام کرنے والا ہو۔

صرف پرویز رشید ہی نہیں... ایسے کئی اور ن لیگی کاٹھے لبرلز کے مکروہ چہرے بھی عوام کے سامنے بے نقاب ہو کر رہیں گے کہ جو عالمی سطح پر پاکستان کو بدنام کرنا چاہتے تھے۔

☆......☆......☆

میں غازی ہوں، جہادی ہوں

خزاں سے ڈرنے والا ہوں نہ فصل گل کا عادی ہوں
نبی السیف کے لشکر کا نوکر ہوں، جہادی ہوں
درِ مسعود ازہر سے مری نسبت پرانی ہے
میں خاکِ قافلہ، جیشِ محمد ﷺ کا منادی ہوں
اسی تلوار سے میں نے کبھی گلکاریاں کی تھیں
مگر میں آج کل اُن کی نگاہوں میں فسادی ہوں
مجھے آتا نہیں فن سر جھکا کر بات کرنے کا
میں حق پر ہوں تو پھر گردن کٹا دینے کا عادی ہوں
غلامانِ محمد کی غلامی فخر ہے میرا
درایت کا مقلد ہوں، نہ جاہل اجتہادی ہوں
مجھے تم دین بیزاروں سے دہشت گرد منواؤ
نگاہِ اولیاء اللہ میں غازی ہوں، جہادی ہوں
یہ تعزیریں پرانی ہیں، ستم کوئی نیا سوچو
گرفتاری، تشدد، قید خانوں کا میں عادی ہوں
خدا کے دین کی خاطر مرے سو رنگ ہیں واثق
کہیں سجاد افغانی، کبھی ساجد جہادی ہوں

گوشہ مکتوب خادم

مکتوب خادم (27-10-2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ ہمارے قلوب کو قرآن مجید کے نور سے منور فرمائیں۔ مغرب سے اس محرم کے آخری جمعہ شریف تشریف لاتے ہیں "مقابلہ حسن" اور جمعہ عصر کے بعد "آیۃ الکرسی" کا عمل یاد رہے، ظالم حکومت لڑکھڑائی تو ہے۔ کل مکتوب میں آیۃ الکرسی کا ایک خاص ترجمہ پیش کیا جائے گا جس سے آپ کے لئے یہ عظیم آیت کو سمجھنا اور آسان ہو جائے گا ان شاء اللہ..

والسلام

مکتوب خادم (28-10-2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید کی سمجھ عطاء فرمائے.. قرآن مجید کا ایک اردو ترجمہ سب سے "منفرد" ہے، اس ترجمے کا کمال یہ ہے کہ یہ "تحت اللفظ" ہے یعنی جس ترتیب سے قرآن مجید کے عربی الفاظ آتے ہیں یہ ترجمہ اسی ترتیب کے مطابق چلتا ہے.. مثلاً قرآن پاک کا پہلا جملہ ہے "الحمد للہ" اس میں چار "الفاظ" ہیں (۱) ال (۲) حمد (۳) ل (۴) اللہ اب "تحت اللفظ" ترجمہ بھی اسی ترتیب سے چلے گا.. پہلے "ال" کا پھر "حمد" کا.. سب تعریف واسطے اللہ کے.. یہ ترجمہ حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی کا ہے.. آج ہم اسی سے آیت الکرسی کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں.. آپ اوپر آیت الکرسی کے عربی الفاظ لکھ لیں پھر نیچے ترتیب سے یہ ترجمہ لکھتے جائیں تو آپ کو ہر لفظ کا ترجمہ معلوم ہو جائے گا.. اللہ، نہیں کوئی معبود مگر وہ، زندہ ہے ہمیشہ قائم رہنے والا، نہیں پکڑتی اس کو اونگھ اور نہ نیند واسطے اسی کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے.. کون ہے وہ جو سفارش کرے نزدیک اس کے مگر ساتھ حکم اس کے کے.. جانتا ہے جو کچھ آگے ان کے ہے اور جو کچھ پیچھے ان کے ہے، اور نہیں گھیرتے ساتھ کسی چیز کے علم اس سے، مگر ساتھ اس چیز کے کہ چاہے، سما لیا ہے کرسی اس کی نے آسمانوں کو اور زمین کو اور نہیں تھکاتی اس کو نگہبانی ان دونوں کی اور وہ ہے بلند مرتبہ، بڑا..

والسلام
خادم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ